

جلد حقوق محفوظ

۱۹۵۲

دفتر افضل

حصہ اول

للفاضل المقبل الدہلوی
جس کے

یونیورسٹی پنجاب کے امتحانات ۱۹۲۲-۲۳ء کے لئے نصاب نشی فاضل میں داخل فرمایا
جس کے
ایک صفحے پر اصل مضمون فارسی اور مقابل کے صفحے پر سلیس اردو ترجمہ انہیں کل کتاب
کی فرہنگ مع حالات مصنف جوڈ

پست

نیچر دفتر فاضل مقبل کشمیری دروازہ دہلی کے طلبہ

مطبوعہ

افضل المطابع برقی پریس دہلی

قیمت ۱۰ روپے

بلاشبہ بہترین کتاب و مشق و تصدیق

نمبر شمار	کتاب فارسی	تشریح امکانات
۱	اردو ترجمہ بی۔ اے کورس فارسی جدید مکمل درجہ	مشتمل
۲	مع فرہنگ لفاظ و حالات مصنفین۔ اردو ترجمہ انٹرمیڈیٹ کورس فارسی مکمل صفحہ دار مع	امتحان بی۔ اے اور بی۔ اے عالم پنجاب
۳	فرہنگ لفاظ و حالات مصنفین مع اردو ترجمہ کتاب پنجاب	امتحان ایف۔ اے اور بی۔ اے عالم پنجاب
۴	اردو ترجمہ نصاب فارسی مکمل مع فرہنگ حالات مصنفین طبع پنجاب	مشتمل امتحان انٹرنس پنجاب
۵	فارسی کی تیسری کارڈو ترجمہ (خلیفہ صاحب) مع سوالات و جوابات	سوم مدل کے لئے ہے۔
۶	فارسی کی دوسری کارڈو ترجمہ (خلیفہ صاحب) مع کے حل اور سوالات کے جوابات۔	ایضا اور دوم مدل کیلئے ہے۔
۷	فارسی کی پہلی کارڈو ترجمہ (خلیفہ صاحب) مع کے حل اور سوالات کے جوابات موجود ہیں۔	اول مدل کے لئے ہے۔
۸	تحقیق فارسی۔ فارسی ترجمہ بنانا سکھانے والی بہترین کتاب منظور فرودہ یونیورسٹی پنجاب۔	مدل ڈیپارٹمنٹ اور ایڈیٹریٹ
۹	فرہنگ الفاظ نصاب فارسی۔	نویسہ ہائی اسکول کے لئے
۱۰	امتحانی مقامات از نصاب فارسی۔	پنجاب یونیورسٹی کے فارسی پڑھنے والے
۱۱	خلاصہ معیار القواعد جامع القواعد مع تعلیمات طلباء کے لئے بہت مفید ہے۔	کلیچہ اعلیٰ کا خلاصہ پیرہ دوم فارسی کے سوالات مع جوابات (قابل دید)

اخلاق جلالی

اس کے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اردو ترجمہ موجود ہے

اللفاضل المقبل الدہلوی

علاوہ مزین جو مین ضمیمہ بہ مشتمل ہے

فیہمہ اول حسین کل کتابی مشتمل الفاظ کی تشریح و تفسیر کی گئی ہے
 میہمہ دوم حسین کل کتابی مشتمل کافلاضلہ اور کتابیہ تفسیر اردو کیا گیا ہے
 میہمہ سوم حسین کل کتابی مشتمل ہے وہ سوال و جواب اور سوالات مکملہ قیامات پر لکھے ہیں
 زیر طبع ہے

قیمت تین روپے علاوہ محصول ڈاکس۔ پتہ

دفترا الفضل المقبل الدہلوی

دعوتِ اسلامیہ پبلیشرز لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

گو تا گوی بنایش مرداوری را که وجودی را از کارخانه معنایت خود گسخت حیات بدو نشاند
 و در توان گوی منالیت را بر ابراج هدایت برآه افروخت و با پای تابش بر زبان گفتن از بحر حکمت
 و عشق بدین گفتن از بحر ریاضت بی ابله چنانست که دائم گفتن و انصاف چنان گفتن از بحر حکمت
 و جان جهان ~~چنانست~~ شمع سفارت را که سر فرازان انجمن خود و یقین را فریغ ایمان را نور وین نشود
 و جانان را به سلاطین معرفت و مال را به روانه جمال جمال آرای خود گردانید و با پای آن سرور کائنات
 و آن خورشید بر علی بن زکریا دوست یسیر و خاک گفت پایش سر نه دیده هم و خاشاک سر ایش
 انسر مسکندر برادران و انسر و انور و زرت نکسای پای بلند و شیده نهان که چون از تو تلوونی درگاه
 و نیزگی زنده گاه و اقدار شهادت او رنگ نشین بارگاه خکوه و ملک سره نور و شامه از انکه نفس خسته
 عالم عالم ظاهر و عارف کامل و فیاض باطن آصف همه فلاح و من شیخ ابوالفضل و در خاقان و در
 زمان زبانی شایسته و قضاوندگی گسار آن گردیده انس و آفاق گشت عالم و جرم همانا تیر و نورد
 قیامی حیات در این معنی فکرت بر میت نهشته شاه جهان و فاش دیده بر رخ خنده شکسته اشک حسرت
 ریخت و فلاح و عالم شده مفاد منات آن صدر نشین جلالش فضل و کمال که کار نهاده قضا و قدر و
 دستور لعل ساینه که است بر آئینه افق ده بود و شکسته عابد محمد ام و در و الا و بدان از هر طرف
 خورشیدهای ایلمتیه را یکی نسبت فرزدی داشتیم و منظور نظریت او بودم این گدشته فرسنگ است و میری
 شرف و کثرت ادراک شهادت خود داشته و فرام آردن آن کسری بر لبتم و در انظار آن نظر بهمت یکا شتم

بیتالش

Checked 1975

یافتا ح

اس منصف حاکم کو طرح طرح کی نیا زوراری زیب دیتی ہے جس نے ہستی انسانی کو اپنی جہر بانی و
 معنیت کے کارخانے سے لباس زندگی پہنایا۔ اور دنیا میں گمراہی کے راستوں پر چلنے والے نابیناؤں کے لئے ہدایت
 کا چراغ یعنی شمس رسالت کو روشنی کیا رہا کی پیغمبر کا نام نہ پہنلا نہ پیسے لٹو نہ عقل میں داخل ہے اپنے منہ سے
 ان کی تعریف کرنا جالت ہے (اگرچہ لازم ایمان ہے) (۲۰) حقیقت یہ ہے کہ میں اس کہنے کی وجہ جانتا ہوں مگر انصاف
 یہ ہے کہ میرا ایسا کہنا جسکی میں وجہ جانتا ہوں نادانی میں داخل ہے (کیونکہ تو اسی نیکی بھی بغیر خدا کے تبارہ
 سے ممکن نہیں ہے) اور مجمع رسالت یا ذات محمد کے لئے بکثرت نعت بیان کرنا اور بہت تعریف کرنا مناسب
 ہے جس نے محض خود و یقین کے سر بلندوں یا شریعت کے پھول کو مذہبی روشنی اور دینی نور بخشا اور اس پیغمبر
 نے فرض معرفت اور ستر کمال کے عارفوں کو ذات خدا کی کسے جہاں را جمال کا عاشق بنایا دیرپائی رسول
 صلعم دنیا کے سردار استیا احمد جی انسانی یہ حضرت آدم کے لئے قابل فخر ہیں جبریل میں جگہ خدا میں آپ کے
 تقرب کو دیکھ کر ان ہے (۲۱) آپ کے تلوے کی خاک جفتیکی آنکھ کے لئے سرسب ہے۔ آپ کے کلمہ کا لڑا کر کث
 سکندر کے اسم کا تاج۔ مشکل پسند و ناواقف اور بلند مرتبہ غور و خوض کر رہے ہوں پر پوشیدہ نہ ہے کعب زندگی
 تیرگی اور زلالہ حق دنیا کے انقلاب سے (در بار شان و شوکت کے تحت پر میٹھنے والے اور طر معرفت و یقین کے
 راستے کو ملنے کرنے والے قطعہ عالم اور عامل اور زمانہ ہر کا صاحب علم ہر اور اوصافی اور حیران بخشش کرنے والا
 اپنے وقت کا ایسا وزیر شیعہ آصف بیضا حضرت سلیمان کے تھے اور اپنے زمانے کا ایسا حکیم جیسا کسی وقت میں
 اظفار اول تھا یعنی شیخ ابو الفضل جو الکبر بادشاہ کا وزیر تھا اسکی شہادت کے واقعہ نے دنیا اور دنیا داروں کے
 جوش و حماس باقہ کر دئے اور موت کی تلوار نے اُس دنیا اور آخرت کے قابل شخص کی زندگی کو کاٹ ڈالا۔
 والوں کی آنکھوں میں حیرانہ حیر ہو گئی۔ اور زندگی کا لباس صاحبان باطن کے جسم پر تنگ ہو گیا۔ بیت
 ابو الفضل کی وفات پر الکبر بادشاہ کی آنکھیں آنسو ڈوبیا لائیں بلکہ سکندر انھیں کر کے روئے لگا لگا دیا اور اسے

اگرچہ جو جلیبے جالی ہیں کہاں دم ہے کہ چاند کے جسم کے لئے کتنی پوشاک سیوں (کیونکہ کائنات تو بالکل تاریک ہوتا ہے
 جو جانی میں پوری ہو جاتی ہے) اور ہشتاد کر کے پھل سے سنواروں ساویتی یا یوگ سے صبح کو روشن کون
 اور آبلہ یا آریو کا چاند کی نمائش کروں۔ لیکن زیادہ تر سامنے سلوٹے اور گورے جیسے ہونے کی وجہ سے بارہا
 پائے نہ دیکھے ہونے کے سبب سے اس خیالات کی پرورہ نشینوں اور غور و فکر کی کیناؤں میں اس سے زیادہ چھپے رہنے کی
 طاقت نہ دیکھی میں نے یہاں کہ اس غلط فہم حال کا راجا کو صاحبان کا کام کے سامنے پیش کروں اور نئی آتش فشاں
 کے ماحول میں ان کے روبرو روشن کروں اور اس خوبصورت دامن اور جوان پھل عورت کو جس سے مراد انسانیت کا
 ہے بنا سنوارا کیسا جہان ہلے کے سامنے ظاہر کروں۔ آخر کار منہ را دوڑ دھوپ اور تلاش کے بعد ہر جگہ سے ایک ایک کتبہ فقر
 اکٹھا کیا جس کی سطح پر کئی کئی سے باتوں پر ہندی لگائی اور غور کرنے والی نظر کو جو دوسرے مشاہد کی میسر نہ کی
 مادی ہے (فوب و زحی زحی) اور اپنی سمجھ کے دوسرے ہر ایک شخص کی سرخی ٹھکان کی کہ تین ہفتوں پر انشا پہلے حصہ
 میں وہ غلط فہمی اور غلط فہمی میں جو کراہت و ستاہ کی طرف سے ایران و توران کے پوشا ہوں اور عالی رتہ امیدوں کو
 مضامین و غیرہ سے خبردار کئے گئے ہیں جو دوسرے دفتر میں وہ عینیان اور ہمتیالہ پر جو پوچھنے سے ایک پڑھنا
 کے ہفتوں میں ان کیسے کیا جیتا رہ سکا اور ان کو تھکد کس قیصر کے دفتر میں بھیجے جی کتابوں کے دیباچے اور ان کا
 کے نام لکھ کر پورا کتب خانہ جاتی ہے ہم دوا و دوا رتوں اور کامیوں اور کتابوں کا انتخاب اور دیگر طلب و مقصد وغیرہ
 میں پیشوا کی فہم خود ادا خط ہمارے میں لکھے ہیں ان تمام چیز کو قوی سے سے وقت میں مرتب کیا اور ہن کا چھپنا
 مستقیم کرنا اور اس کتاب کے ترجمہ کرنے کا سن تاریخ اس رہائی میں ملے گی ہے کہ نوبت کی میں بطور گریا اور دل
 کے پروردگار کے نام پر یہی بلایا رہا تھا یہ کتاب میں سے علم و ہنر نامور ہو گیا اس لئے کہ دارا بواہر اسل
 دیا جیسی جو وقت کی ایک ایک کتاب کی گہری میں ختم ہوئی ہے اس کی تاریخ و ترتیب و کتابت و کتابت سے معلوم
 ہے (مستطاب ہو) کہ اس کی کتاب کو دوا و دوا رتوں کیسے خوش و خوش اس اثرات کے لئے عشق و محبت ہو ظاہر ہوئی جو یہ خط
 کیسے کے تیار ہیں اور ادبی کے لئے یہاں تک ہیں لیکن بلند نظر انسان کو چاہیے کہ غلطی کی سبب سے دیکھو تو ان
 پوشاک پہنے کے کیونکہ ان غلاموں کی سیر پاک پرورہ نشینوں کی غفلت گاہ کے مانند ہے اور انسانی فکر کو ان نشانی
 کے خوبصورت انشا سے رنگ برنگ و رنگین پہنچائے اس لئے کہ یہ اگر یہ غلط فہمی اور زبان و دل کے عمل کے لئے روشندل

[illegible]

[illegible]

دست آورده سخن ساخته آنگهی که مخالفت مبانی دویستی باشد مذکور کرده اند و اما امری که در خلوت است
 دل نباشد. چنانکه در بیان آن باید و آنچه بطراز تقریر و تحریر میرسد و عمل و فطرت آن رود آنکه
 آب و هوا و سایر اشیا را درین باره خوش آمده بود چنان محظوظ میسر شد که بصیرت از الحاق آن اگر نهضت فرایم
 تا زمان نژاد ثانیان بسته آید و آنکه غریزی رفته بود که نسبت شایع در زبان عباد در خاطر است موجب
 نامل شده که هر که سر بر او نهاده سیر فرمازد و ایان و الا مشکوه که مطالع اول و ثانی و مقایسه هر دو از خصوصیت
 و صفات و آثار افعالی و اسرار و انطباق و استقراری پذیرد و از مسائل حقیقات چگونه قرار گیرد
 علی الخصوص این که نشان آن فرد سالی و نادانی باشد چنانچه زلال صفی میگوید و آواز خود کای که مورد
 تعجب است نسبت باین دوران از انظار و کافات آسمان گشته با بره نوبت شد چون بنیاد ایجاد آن در نفوس
 خداست از انچه حال و ظهور داشته و گدازیده شد و آنکه ایانی رفته بود که انچه نمودن شایع میزد و
 فرزندان محکم در زبان آستان و دولت از آثار محبتان نهاد و در زمان مجید و اعلم است چگونه درود
 این متباین با چنان آفتابان تصور نموده آید و آنکه محققانای محبت و یگانگی تحصیل فتوحات و نعم
 پدید آید و نخواهد شد بود از انرا از تنگ محبت است که انرا از خود و خرد و خود شوق شدیم را آنکه مصوب
 مولانا سبکی نگاشته کمک محبت بود که هر نوع برز و موجب فرد سالی و ایانی چند که در چهار باب شده
 نموده است دل نگارانی دارد که مباد اخباری بردارند محبت نشسته باشد و در استعدا و انانیت و انانیت
 قاضیه بیشتر از دور در دشمنی راه در آب غرور و دشمنی معلوم نشد خاطر حق گریز از سبب اربع ای میانه است
 داشت و ابطا قرایت قدم باضو الباطن محبت جدید بدانگونه از نظام و انتظام میافته است که باقرین کبر
 صیبه و غیر اطلال بر دامن مهادرت ذمیمه فرزندان ابا به را تعقیب تا از کینه میانه خود میانه آید و در نگاه
 اگر بایران نری نیز آنگهی بنیاد بر دامن مهادرت و دشمنی که در زمان جوئی بر دامن مهادرت و دشمنی
 در نگینانی این سر رشته نگار بوسیله غاید همان دلائل عموم و شرافت و شایع که بنیاد و انچه کاردان مرده
 بعد از این قرار یافته در خاطر حق پسند مرسم است و در رسم اسلام و آیین کرام از برای التماس
 ارکان دویستی و یقینی حاکم حقیقت گزینان فوت منش را عنبر عشره آفرینی و کانیست

قائم کوئے کو آپ سے ہاتھ نہ لایا اور نہ باقی کہ دوست کی بیادوں کے نالانہ پر ایمان کر دی ہیں ہماری خان
 کے خلعت نہ کہ خیال دل کے اندر نہ ہوا اس کی زبان پر لائیں اور جو کہ فریاد و محنت میں زبانے اس کے حلقہ عمل
 کیا جائے اور گویہ جناب کی آب و ہوا اور سر و شمار کو پسند نہیں آئی لیکن اب یہ خیال آتا ہے کہ دارا غلام شاہ کو اگر ہاں
 کوئی کیا ہیں تاکہ جو اس کی زبان بند ہو جائے اور بات تو اب کے ظاہر گھٹی گئی تھی کہ شاہ نے مرزا کے نفس سنا
 دشمنی محنت لے دل میں مزید وہ تامل کا باعث ہوئی کہ جس وقت بلند مرتبہ بادشاہوں کے پاک و لوہے میں جو صفائی
 روشنی میں کے گھٹنے کی گھٹکی اور صفائی و پاکیزگی کے ظاہر ہونے کی جگہ میں بلورہ الہی اور ساتھ میں کی چشمی دل میں
 نہیں تھی اور اگر اس میں کثرت قیام با ستوں اور سانی کو رہوں کی طرت سے کہو تو مرزا کو اس سے کہ خاص کچھ کہہ
 دشمنی و جمال کے چھپے اور زارانی کی وجہ سے پہلے ہوئی جو صفائی نہ کرے اور درگزر کرے کہوں اس کو یابی کی طرح
 دوسرے دیا جائے اور شاہ پر مرزا کو غمی سے ہو کہ نہایت بلند خاندان ولے بادشاہ کے ساتھ باعث مذکار ہوا تھا
 اس کے بدلے میں سافرت پر دوسرے جنگل کے آوارہ ہو گیا جب وہ ہماری طرف بھاگ لینے آیا اس کی پریشانی پر
 شرمندگی کی علامتیں ظاہر تھیں اس لئے اس کو صفائی دیدی گئی اور اب نے جو اپنے خط میں اشارہ کیا تھا کہ شاہ پر مرزا
 عالی پرستان اور محمد علی مرزا دانی کا بل کی اور لاؤ کا جائے دربار میں بیٹھا لیٹا رہے کے ساتھ آپ کی چشمی سے ہم پر
 دیکھ کر کے خاندان کے علاوہ کی محنت کی نشانیں میں سے ہے (مطیع رخصت بعد اللہ خاں نے اب کو کو گھاٹا تو اب نے
 ہمارے دشمنوں کو بیٹا رہی ہے گویا کہ اب کی جہاں سے ساتھ محنت کی نشانیں میں سے ایک نشانی ہے تو ہمارے پاس
 اس جہاں سے خاص نشانی داروں کا آج کی اپنی دشمنی کی بنا پر کیوں خیال کیا جائے اور نت دوستی کی بنا پر اتحاد سے
 برائی دشمنوں کی نشانی نہ ہو کہ گئی ہم ان فوجوں کو ترک خاندان کا اچھی نشانی ہے جن میں سے خاندان کے گھٹنے
 ہوئے اور وہ بات جو ہم نے اپنے جھجکا سنی کے ساتھ ہم وقت سے چھری کی کہ بتا ہے شہر علیہ میں عادی ہے
 اپنے کی وجہ سے کہو تو انہیں کی ہی اس کے لئے وچوں نہیں ایسا کہ ان سے آپ کے دامن میں رہے ہیں
 بدو ہوا اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہی میں اپنی غرق ہو گیا اور اس خواہش کے مستحق معلوم ہوا ہمارا حق بلند دل مغیر کی اس سرگزشت گہنی سے
 مرے کی خبر نہ رکھو تھا ہرانی رشتے داری کے تعلقات کی محبت کے قاعدوں کے ساتھ کہ اس طرح مسلسل اور مرتب

بلکہ یہ ریاضت اور بات جو کھڑی کی گئی کہ اچھا علی بابی کے آجانی پر بعض تھے موقوفہ رکھے ہوئے ہیں جو بھاری واضح
 ہو گئی۔ پس جہاں ناپاکدار سے اس بابی کے رسل کو جانے کی نصیحت آپ کے روشی کو گوارہ دی ہو گی کہ ہم سے رخصت
 ہونے کے بعد یہ خوفناک واقعہ پیش آیا وہ ابھی تک وہاں اور رواق کا رخسار اگر آپ کے دربار شاہی میں پہنچا تو فرم
 عالی خاندان کو بہت سے درستانہ راز اور اتفاق کے ہنستے ہیں کہ جی زبان سے معلوم ہوئے۔ دست خال ملے دلیں
 براہ و بدینہ ہو باطنی پوشیدہ گشت عالم ظاہری میں لائیں اور شرط کی امداد کا خیال ہو و ستانہ حالت کے لئے
 لازمی ہے حق پسند میں پیدا ہو اس سے مکرر ملنے والی اس کے انجام دینے والی شکریہ کو رشتہ
 ظاہر میں خدائے شکر ہے کہ کف حکومت پر سلسلہ غوثی نشانی کے زمانہ سے یہ ایک ہیکہ کہ ہمالی کی مدت میں
 سے سوال پر ہے اور حق اقبال کے شکستہ ہونے کا آغاز دیر ہو گئی وہاں کے سکھ کے کی جاتی ہے ہوش سے
 ہماری بچاں پر بنایا دیکھنے والی نصیحت ہے مگر اپنی غرضوں کا دھیان کر کے دائمی طور سے دنیا داروں کے انکسار اور
 میل واپس ہونے کو شش کرں اور اس عمل کی برکتوں سے ہر اچانکی کی روشنی دینے والا ہے ہندوستان کی بڑی
 ساری حکومت جو بہت سے بلند مرتبہ گول پر چڑھی ہوئی تھی ہماری قدرت کے احاطے میں اور رخصت کے حلقے میں آئی
 اور اسالی گروہ جو کھینچنے بہاؤں اور مضبوط قلعوں اور اختیار گزار مقامات پر دروز اور بروکی کے سر کو
 نیز فراہم داری کی زمین پر فروغ ملے ہوئے مخالفت کا راستہ طے تھے داب ہماری روحی نصیحت کے سبب بھٹا
 وقت کی ادب چلتے ہیں اور ان کی مخالفت جانتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ اہم معاشرہ کے نکات جاتی
 ہیں اور باہمی وضع طے کرنے کے لئے جو ہے اور ستانہ سلسلے ظاہر ہو گئے ہیں جو کہ دینی تہذیب اور انسانی اعتبار اور
 اپنے کاروبار کا تذکرہ ہوئے سلسلہ گفتگو سناں تک پہنچا ہے اس لئے ضرورتاً انسانی غیبات میں کے کو ان کے رشتہ
 کے تذکرے سے جدا و شکریہ اور مسنون پروردگار کی تعریف اور ایک اور ستانہ چھپے کو خوشنود و گناہوں آپ کے
 آئینے چھپے دلی پر وہ عالم قومی کی رویتوں سے اثر پذیر ہے جہاں اور پوشیدہ نصیب کہ اس رات میں یہ جی کرنا ہمارے
 سوا ان کو مالک پنجاب کی طرف نے کمال اتفاق ہو رہا اگرچہ پہلے پہل تو ان نہ وہیں میرا نکلا یہ خیال کیا تھا لیکن
 کشمیکے و کشمیر کا فتح کرنا (جو کہ دنیا کو کے بادشاہوں کے قدم اس وقت تک اس ملک میں جو مضبوطی اور
 پسندیدگی میں مثال و نظیر نہیں ملتا اور یہ کہنے والے شہزادہ ہندوں میں ان کی زندگی کا دور سے (پیش)

[illegible]

شاہنشاہی کاں کا گوہر اکبر شاہ فانی ہے (عبداللہ خاں وزیریک کے نام جو ملک توران

کا سب سے سالار ہے

باکبر کی رہنمائی کرنے والا لشکر ایسے اکبر اور کرنے والے خدا کے لئے نرس و تکتے جس نے اس بخت آزمائے کو دنیا کو اتنے
لگن مند لگا کر وضع کرنے کے ساتھ جس سے مراد اس عالم کی صورتوں کی صورت ہے) اپنی اپنی قدرت کی
قادت سے بالحق ہم خانے سے ظاہری دنیا میں پیدا کیا اور مخلوقات کے گرد وہوں کو کبھی تو نہ پہنچا کون کے غنیمت
میں جس سے بیخود اور غصوں کی ہلک ہستی مراد ہیں ان پر خدا کی رحمت و سلام ہو) دیکھو جو معنی اتفاق و
اتحاد ہیں بیرو کو بیروست اور میں ملاپ ہوتا ہے اور کبھی دوسرا وہی تخت نشینوں کے نزدیک دست بٹھیں جو بڑائی کا بارگاہ
کے حضور ہیں شاہی کر کے برقیق کے نزدیک دست اتحاد و بیخود ظاہری دنیا کے انتظام کو سچا یا پھر بہت بہت : یا اور سلام
مذہبی راستے کے پیغمبروں کی رو سے یہ ہیں جنہوں نے تقویٰ کے راستوں کے پہلے والوں اور اولیاء ظاہری کے دیا
اور دیکھا کہ اس کے صحرا اور بر خلاف کے کلک سے نکال کر محبت و اتحاد اور ہدایت و تقویٰ کے عالم میں لاکر فرما دیا
اور دیکھا کہ اس کے ساتھ دینی بہت سی طرف روانہ ہو گئے (اور وہ وقت کے ہیں کہ کثرت تائیدی اور اور گمانی
نیکان اور انسانی ہر گز کے زمانے کے نزدیک ہو وہ جنہوں نے وہ وہ زمانے کو کثرت سادہ کے غور و
سہ اور زمانہ کی مضبوطی کے رہنمائی ہے پکارا کہ یہ شہر اسلام پر حکومت باندھے رہتے ہیں کہ ساری دنیا کو جاب اسلام
پیش خلق جو اختلاف ہو رہا ہے) اس زمانہ کے فرشتہ براہ و نظام پیش واکار میں پکارا کہ وہی وقت کے سامنے کی
وہوش کرتے ہیں (اگر وہ اور اور وہوش و ہلکے کے لئے ان کی ہول میں شریک تائی کرتے ہیں) اور دینی اور
شعوبت خوشنودی کے وقت جبکہ دنیا خوشنالی تھی اور بدوش تھا نہ بہت آباد و ہل میں مسلمانوں کی ہر گز کی کثرت
اور کچھ کی اور نر دیکھی کے دیا چھ کے دیکھت اور پڑھتے سے لائی تھا کہ یہ سلاطین سے (وہ وقت کے بہت کم و کثرت
دینی کا تصور تھا تھا خوشنود اور مسرور ہو (اللہ تعالیٰ شہد ہے) اور کتبہ جو جاری اور بھی چاہے کے حضور
کی خوشنودوں اور خوشنود و دلی کہ انہوں سے خاص کر وہ کیا کریں یہ ہیں اور کثرت کے واسطے اور اور اور
مسلمانوں یعنی کی کیا ہیں یہ ہم اور آپ کے خدا کے دیا چھ کے الفاظ ہیں اور ان کی معنی سے خوشنود (یعنی)

دست آورده یعنی ساخته آئینی که مخالفت بانی دوستی باشد مذکور ده اند ما شاء الله که در خلوت قرآنی
دل نباشد چنگ و زبان نرود باید آنچه بطراز تقدیر و تحریر می رسد و عمل و فطانت آن رود آنکه
آب و هوا و سیر و تنگداری و قوتش آمده بود چنان محاط می رسد که بصورت اراکله اگر نه صفت فرایم
نازبان تراش و نایان بسته آید و آنکه غمخیزی رفته بود که نسبت شایع می زیاده از آنجا که قاطع است موجب
تأمل شد که هر که در بواطن تدبیر فراز و بایان و الا شکر که مطالع از اراکلی و متظاهر اراکلی و صفت
وصفانه غبار افکند و سراسر انطباق و استقرار نمی پذیرد و از سایر طبقات چگونه قرار گیرد
علی الخصوص که مشار آن فرد سالی فسادانی باشد چرا زلال غمخیزی چون بگوید و آواز خود کای که مودود
تقدیر نسبت باین دوران لا اله الا الله بکافات آن گشته باشد که غریب شد چون بیاید اینجا آب آورده
تداست از انجمله حال و ظهور داشت و نگه میداشت و آنکه ایامی رفته بود که آنجا خودن شایع می زیاده
فرزندان محکم می زیاده از آنجا که دولت از آنجا محبت است نفاذ و دودان عید و اعلاست چگونه درود
این منتبhan با چنان آب آید و آنکه بمقتضای محبت و بیگانگی غصص غصصات نم
پذیر خاتم نهاد شده بود از آنرا از محبت حسن نیست آن الا شکر و غمخیزی شدیم و آنکه مصحوب
مولانا سینی نگاشته کلک محبت بود که غمخیزی بوجوب خود سالی خواستی چند که در خواست باشد
نموده است دل نگرانی دارد که مباد اخباری بر دامن محبت نشسته باشد و راسته از آنرا تقصیر رفته
قاصد نیز از دور و در انجمله راه در آب غمخیزی و غمخیزان معلوم نشد خاطر حق گزین از سنج حرام اقتضا است
داشت و روابط قرابت قدیم باصلوابط محبت جبرید با نگونه انتظام و التیام نیافته است که بافتن بیک
میوه و غبار طلال بر دامن مصداقت ذمیمه فرزندان ابایه را حقیقی ناز که نباشد مضروب آنرا و نگاه
اگر بایران بازی نیز آئینی نباشد که در دست مسما و شند فرخنده که در رنج جوئی بر وجهت ام و پوره
در نگینان این سر رشته نگار بوسه نماید همان طلال غمخیزی و غمخیزان شایع که بذریع اینها کار در امر
بعد از آنکه قریب از اینتر و خاطر حق پسندم قسم و شکر است و در رسم اسلام و آئین کرام اندر بایه الباقی
ارکان و دو ستم و حق و حقیقت گزینان فوت نش را غمخیزی آنانی و کما نیست

قیام کر کے لو کہ آپ سے (ایک بات) کہ وہ سب کو بتا کر دیتا ہے کہ وہ سب کی زبانوں کے خلاف ہو رہا ہے جس جہاں زبان
 کے خلاف ہے کہ یہ خیال دل کے اندر رہا ہے جس کی زبان پر لائیں اور جو کہ فریب و فریب میں رہا ہے اس کے خلاف عمل
 کیا جائے۔ اگرچہ خیال کی آب و ہوا اور سیر و سفر کو پسند آگئی ہے لیکن اب یہ خیال آتا ہے کہ اگر اختلاف اگر کہ اطراف
 کو چھو کر جائیں تاکہ اگر کہ اسوں کی زبان بند ہو جائے۔ اور بات جو آب کے خلاف گئی گئی تھی کہ شاہرہ مرزا کے منہ سے یہ
 دشمنی تھی کہ دل میں ہو تو وہ تامل کا باعث ہوئی کہ جس وقت ملیند مرزا بادشاہوں کے پاس آئے تو یہ سب جو خدا کی
 روشنیوں کے کھینچنے کی جگہ اور صفائی و پاکیزگی کے ظاہر ہونے کی جگہ تھی۔ برابر وہاں اور ساتھ ہی کی دشمنی دل میں
 نہیں تھی اور اگر انہیں کچھ توفیق باطنی اور انسانی گروہوں کی طرف سے کہ وہ کوئی قرار دے کہ خواہ کچھ کہ وہ
 دشمنی و مخالفانہ کے کھینچنے اور روانی کی وجہ سے پہلے ہوئی ہو۔ سبھی نے کوئی اور درگزر کر کے کہوں اس کو بانی کی طرح
 دوسروں کو مانا۔ اور شاہرہ مرزا خود غرضی سے ہو کر تھیں بلکہ خاندان ولے بادشاہ کے ساتھ باعث مذاکار ہوا تھا
 اس کے بدلے میں ساقی و برہمن کے جھگڑے اور آوارہ ہو گیا جب وہ ہمارے وطن بنا لینے آیا۔ اس کی پریشانی پر
 شرمندگی کی علامتیں ظاہر تھیں اس لئے اس کو معافی دیدی گئی اور آپ نے جواب دیا جس اشارہ کا ہاتھ شہر فرار
 والی بدستار اور حکیم مرزا دلی کابل کی اور لاہور کا ہائے دربار میں بیٹھا لیتا اس کے ساتھ آپ کی دشمنی ہے کہ ہرگز
 وہ برہمن کے خاندان کے علاقے کی محبت کی نشانیوں میں سے ہے (بطور طعنہ) عبدالغفار نے ان کو کچھ تھا کہ جواب نے
 ہائے دشمنی کو پناہ دی ہے گویا کہ یہ آپ کی ہمارے ساتھ محبت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تو ہمارے پاس
 ان ہمارے خاص دوستے داروں کا آب کی اپنی دشمنی کی بنا پر کہیں خیال کیا جائے اور تبت و دوستی کی ساری تمام
 جو اپنی فحشوں کی شہرت پر کھڑی گئی تھی ان فوجات کو تبت خاندان کی اجتناب تبت دلتے تھیں اس سے نہ ان کے خوش
 ہوئے اور وہ بات جو ہم نے اپنے غریبانامہ سینی کے ساتھ نام تبت سے چھوڑ دی کہ کہتا ہے شہر خوار و خوار
 کچھ کی وجہ سے کہ جو غواہ تھیں کی ہر اس کے لئے تازیانی نہ تھیں۔ اس بات کہ ان سے آپ کے دامن محبت پر طوفان
 پیدا ہو جائے اور اس ہائے میں آپ نے بہرہوری سانی مانگی ہو مگر فاسد ہو رہا ہے دربار میں جتنے سے پہلے راضی
 رہا جس بلحاظ غرق ہو گیا اور اس خواہش کا حصول معلوم ہوا۔ ہمارا حق پسند دل سیر کی اس سرگزشت گاہی سے
 سب کی خبر نہ لے رہا تھا۔ بلکہ دلی کے تعلقات ہی محبت کے قاعدوں کے ساتھ کہ اس طرح پر سب لے رہا ہے

و آنکه مردم بدو که بعضی از شما بدان احمد علی اقبالین موقوفست بوضع بیست حقیقت بدو
 کردن او چنان کرد از ترسین شریف رسیده باشد که بعد از خدمت پس امر از ترسین پشیمان گردانی
 و اگر کسی بود که از بعضی رسیدی بسا اصرار و عداوت و غوغای موافقت از زبان استگویی
 او معلوم اند و الا گوهر شد بهر اراده که اکنون بمنیر جواب اندیش باشد از مکان تو پیش
 آورند و هر گونه معاونی که لازم فشار دوستی بخاطر حقیقت طار از سر بدین غایند که در آن مسامی
 مشکوره لوا مع ظهور بهر شد احمد که از غفلت ان جلوس بر او نگ فرما زوای تا حال که در معاشره
 از قرن ثانی و او اگر انکشاف صبح اقبال و مبداء اقسام بهار از اجلال ستا یکی بیت علی اسکان
 این نیازمند درگاه الهی آنست که اگر اخلاص خود و منظورند آشفته همواره در انعام و انتقام
 چنانچه گوشتد از میان این کردار عداوت پر تو ملک و وسیع هندوستان که بر چندین فرمانروایان
 و الا شکار انتقام یافتند و در حیطه تصرف و احاطه اقتدار ما و آمده طبقات انام که در حال انقراض
 حصین و محال شکستبار است و سنجیده و سنجیده از زمین اطلاع یافته اند و در راه خلافت میسر و در محقق
 و سستی نیست راه اطاعت و ابراد مسلوک میدارند و طریقه انصاف را یکدیگر بجا آورده و تبااین او صریح
 و عاقل اظهار و باطل پیوند بدیدار شد چون عثمان و لا ویران تمام درستی نیست و درستی گفتار و حسن
 انحال تا با نجا کشید تا گذر بر تو که بر غمی از نعم الهی نیایش آید و دستایش و او را بتقدیر رسانید و تو هم
 یکجتنی را شادی آید و دیگر داند بر آت میسر که از طبل و پذیرا شرافات عالم قدسی مت بخشی بحقیق تا اگر
 درین و آنکه در و دو سو که با بی حجاب تداقی یافتند اگر چه نخستین نظر بکسر و شک را بخند و جو و اما
 تجزیه و الیت و دلکشی کشید که تا این مان تمام سلاطین و سوار گار در آن سرزمین که در استقام و استقامت سیم
 و عدیل ندارد و در زمره و طوایف ضرب المثل نظام گاهان و شجوه اربابند و دست زخمی بود و نیزه کز بر این
 بود که چهاره بیدادی حکام آنکه از این صانع قدسیه میسرید تا میکت ساوی برادران بهر کیش غایبان
 شهابست اندیش و ماند که فرستی آن ملک او را حاطه تصرف و آرد و اند اگر چه حکام آنجا در ملک و
 بدال تغییر نکرد و اما چون نت حق اسامی من خبر و با حسن موجه مفتوح شد و تو هم در آن سرزمین

بلکہ یہ ریلوے اور یہ بات جو تحریر کی گئی تھی کہ اعلیٰ علیٰ علی کے آبائی پر بعض ملے ہوئے نہ رکھے ہوئے ہیں بھری دانش
 ہو گئی پس جان ناپاکدار سے اس ایلچی کے رسلت کر جانے کی نصیحت آپ کے گوش گزار ہوئی مگر یہی کہ ہم سے رخصت
 ہونے کے بعد یہی وقت تک واقعہ پیش آیا وہ ایلچی ایک ذات اور واقعہ بکار بھادہ الگ آپ کے دربار شاہی میں پہنچا تو ہم
 علی خاندان کو بہت سے درستانہ راز اور اتفاق کے بکتے اس کی جی زبان سے معلوم ہوئے۔ درست خیال ملے و لیں
 بوا را وہ پویشید ہو باطنی پوشیدگی سے عالم ظاہری میں لائیں اور برطانیہ کی امداد کا خیال ہو درستانہ حالت کے لئے
 لازمی ہے حق پسندوں میں پیدا ہو اس سے بہتر طریقہ نہیں ہو کہ اس کے انجام دینے میں قابل شکوکہ و شبہ
 ظاہر ہوں خدا کا شکر ہے کہ وقت حکومت برائے وقت نشینی کے زمانے سے یہ ایک ایسا ملک کہ ہمسایہ کی مدت میں
 سے دسواں برس ہے اور سچ اقبال کے شگفتہ ہوئے کا آغاز اور برتری کی بہار کے سبب اپنے کی ابتداء ہے ہمیشہ سے
 ہماری تجاویز بنیاد رکھنے والی نصیحت ہے کہ انی موصوف کا دھیان کیے کہ وہی طور سے دنیا داروں کے استقامت اور
 سیل طلب میں کوشش کریں اور اس عمل کی برکتوں سے ہر امتیازی کی روشنی دینے والا ہے ہندوستان کی بڑی
 ساری حکومت جو بہت سے بلند مرتبہ نگاروں پر چلی ہوئی تھی ہماری قدرت کے احاطے میں اور تھکے کے خلاف میں گئی
 اور انسانی گروہ جو بچنے پہاڑوں اور مضبوط قلعوں اور دھواں گراہ قنات پر دروز اور اور برتری کے سر کو
 بغیر فائدہ داری کی زمین پر قبضہ کئے ہوئے مخالفت کا راستہ چلے تھے۔ اب ہماری دوستی نصیحت کے سبب اس
 دقت کی راہ پر چلے ہیں اور لوگوں کی مخالفت باغیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ دھڑکنا شہتہ کے خلاف
 ہے اور باہمی دشمنی طرح کے نہ ملتے ہوئے درستانہ سلسلے ظاہر ہوئے ہیں چونکہ دوستی ثابت اور اس کا مقدار
 اچھے کاروبار کا ذکر ہوئے ہوئے سلسلہ گفتگوں میں ایک پہنچا ہے اس لئے ضرورتاً خدائی عنایت میں سے کہ اس وقت
 کے نہ کرے خدا کا شکر ہے اور مصنف پروردگار کی تعریف اور اگر کے درستانہ جیسے کو خوشنود و گزہ ہوں آپ کے
 آئینہ جیسے دلی پر جو عالم قدس کی روشنیوں سے اثر پذیر ہے یہاں اور پوشیدہ ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ زمانہ
 سوار کی کو مالک پنجاب کی طرف آنے کا اتفاق ہوا اگرچہ پہلے پہل تو ان سے وہیں سیر نکال کا خیال کیا تھا لیکن
 قشربے دلکش ہو کر قلعہ کرنا (چونکہ دنیا بھر کے بادشاہوں کے قدم اس وقت تک اس ملک میں جو مضبوطی اور
 پسندیدگی میں مثال و نظیر نہیں لکھا اور میر کرنے والے شہزاد پسندوں میں تازگی کی وجہ سے (پیشہ)

نخست آنکه از عطیات مجده الهی بدرسیده شکر بر دروکار بجای آوریم و نیز چون سیر و شکار کابل و
 گلگشت آن عشرت سرلای مانوس طبی بود تا انصای کوهستان کشمیر و بت سیر نموده و نوا در آن گشتن
 صنایع الهی را چشم حیرت بین نظاره کرده از راه ولایت بلخی و دستور که از قشادام جبال و تو را هم گریه
 و مناک بگذشت که افکار آسمان سیر و او هام بلند ی بیای جهورا نای طریق با ملک و شوار سیر کند
 جریده بر صحنه بنشین کابل رسیده شد و هزار دکنونات خاطر حق برست آن بود که حاکم عظمی را که
 غنی ملکیت و مغان فزون بر مراحل دریای شورست و بر زیر دستان آن مرز بود و راه معدلت
 نمی سیر نخستین نعل بهوش افزا فرموده بشا همراه فرمانبرداری برهنون گردد اگر از ناسا سادی
 بخت گوش بصورت نموش نداشت باشد آن ولایت را که ملکیت است پیچ و ولایتیت آبادان یکی
 از دادگران فزان پذیر سپرده آید چون نخل صلیح اندیش و دیده دور بین و گوش شنوا نداشت و
 داستان موعظت را از ناسا نگاشته از باده خود کاهی سرشته بهوشمندی گسخت لشکر می شایسته بلبل
 ناحیت فرستادیم و تا قریب دو سال بهادران اخلاص مند در هر گونه قطره و تر دوا اهتمام نموده
 چه در دریا و چه در صحرا اقسام جنگ و جدل کوه و چو بیگیت حق پذیر بر فراست عالمیان بود همه
 جانفرت و غیر زمندی قرین حال فرخنده ناک آن گروه عقیدت گشت و از اینجا که آئین
 قدیم است که کار معامله دشمنان کوتاه بین تباہ گردد حاکم آنجا را شکست بر شکست افتاد
 چون در نهاد و اوایه سعادت بود برینهار و بیجان اولیای دولت در آمد و تکانی آن ملکیت
 و صبح و قلع آن دیار داخل مملکت محروسه شد و با آنکه چندین جنگ و جدل کرده بود و بعد
 از آنکه بخدمت مشرف شد از ناصیه احوال او نقوش سعادت و تمدنی فرا گرفته باز آن ملکیت را
 که بجنگ عظیم بدست آمده بود با و مکرمت نمودیم و نیز از مصلیات نصیر مواباندیش تسبیه و
 تا ویریا فغان و خوش بیست بهایم سریت که از مور و مخ میفش بودند و در جبال حصینیه سواد کور و تیراه
 مسکن ساخته همواره متعرض قوافل اه توران میشدند آن نیز به مقتضای عدالت صورت شایسته
 پذیرفت اکثری حلقه عدالت و انقیاد و گوش هوش کشیدند و گریه و زاری از آن قلع الطریق

جو خدا کی بد بخششوں میں سے تھی یہ بھی ہمارے شکر خدا کا کیا۔ اور چونکہ کابل کو دکن اور شکار کینڈا اور اس
عشرت خانے کی سرکار کا چاہئے ہے جیسی کہ اس سے مانوس تھا کثیر وقت کے آخری پہاڑی ضلع تک کی سیر کے اور
اس قدرت خدا کے ناش خدے کی نصیحت اختیار کرنے والی نظر سے دیکھا گیلی اور دو منوں کے راستے سے کہ پہاڑوں کا
گھانا اور گڑھوں اور ٹیلوں کا رکاوٹ پیدا کرنا یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ آسمان کو عبور کرنے والے خیالات اور عرض
پر گزرنے والے تنکرات اس خوفناک راستے سے عبور کرنے کو دشوار جانتے ہیں۔ تن تھا کابل کے دل پسند میدان میں
جا پہنچے اور جتنی پرست دلی رازوں میں ایک راز یہ بھی تھا کہ ماکم قصہ کو روم مغرب کی طرف درپائے شو کے کنارے پہ
دن بدین پڑھنے والا علاقہ ہے اور باوجود اس کے کہ وہ خود اس ملک کے باشندوں اور رعایا کے ساتھ انصاف کا
راستہ اختیار نہیں کرتا محض کی بڑھانے والی نصیحتیں فرما کر فرماں برداری کے راستے پر رہنمائی کروں گا۔ بد اقلانی سے
نصیحت سننے والے کان نہ لگتا ہو تو اس ملک کو جو ایک بڑی سہولت ہے اور سر پر علاقہ ہے زبان پر اور شفقت
ماحقوں میں سے کسی ایک کو دیدیا جائے چونکہ بہتری کو خیال میں لانے والی قتل و اور بربادی کا رکھنا اور نصیحت سننے
والے کان نہ لگتا تھا۔ وعظ و نصیحت کے تذکرے کو قصہ سمجھا اور بغور غرض کی شراب (دی) کی دانائی کے سلیس کو توڑ
ڈالا۔ ہم نے بھی واقعہ کار فوج اس طرف روانہ کی محبت کرنے والے بہادروں نے تقریباً دو برس تک ہر قسم کی
نعمت و کوشش سے تیاری کی۔ اور دریا کے موقع پر دریائی اور میدان کے مقام پر میدانی لڑائی لڑی جو کہ لڑائی
حق پسندیت بالکل دیا والوں کی خیر خواہی پر وابستہ تھی۔ ہر موقع ہر فتح و ہر فتح اس اعتقاد کی طبیعت رکھنے
والے اور بہادر کھاتم والے گروہ کی حالت کے نزدیک ہوئی۔ اور جیسا کہ پُرانا طریقہ ہے کہ کم نعم اور نا تجربہ کار دنیا
کا کام بڑھایا کرتا ہے۔ محض کے حکم کو بھی شکست پر شکست حاصل ہوئی۔ چونکہ اس کی ذات میں مساعدت تھی۔
شاہی ملکوں کی پناہ اور علیہ پر چلا آیا۔ اور وہ تمام بڑی ساری مسافرت دہان کے ضلعوں سمیت شاہی مقبوضہ
میں داخل ہو گئی۔ اور اگرچہ اس نے اپنی لڑائی بھڑائی کی تھی۔ لیکن عجب دقت سے کہ بارے ساتھ آیا اس کے
حالات کی پیشانی سے مساعدت کی کی علامتیں پا کر اگرچہ وہی ملک بڑی بھاری لڑائی سے لڑا تھا اسی کو
بمخندہ اور چونکہ دلی درست خیالات میں سے ایک جہان یہ بھی تھا کہ جہاں جیسے طبیعت رکھنے والے اور
جنگیوں جیسی عادت رکھنے والے پٹھانوں کو سزا دیا جائے اور تنبیہ کی جائے جس کی تعداد پیروٹیوں سے (بقیہ)

که بخار شقاوت و انحازان در دماغ آنجا پیچید و در دماغ کمال پیلان کوه نینب خرد و بسید
بحال سطوت قراچی اسیر شده بفرودخت رفتند و نیز از کینوات بطون حقیقت شیون اصلاح و
افلح بلوچان بد نهاد بود که پیوسته در غوث و در جلج انحراف و اطاعت انده بر باد
پیاپیان ایران راه میگرفتند و لغمار اقمنا نام نهادند اکثری بندهای خدایانی برگ و بی امید
سیاحتند آل هم بدستند و پسند نقش است و هر گونه صورت و پند بر که بچیل صبیح خفی بود خوش از آن
بر منصفه ظهور جادو نمائند و از برکات و یک نیمی با که زیات اقبال در تنجیب بود سلطان مظفر
نجرانی که با چیل نهر اگر دم بخورید بهی مجاهدان الله نمند که خوار اند و جمیع سرکشان و گردن فرازان
آن که یار زندها خواسته غاشیه قرآن بر دوش کشیدند و از بدان سوار آنکه در یک نام و دلی او
بقتله خلافت خود را خود کشید و همان صحت بنان بود که خاطر هرگز بر پیشش نمی آید و در میان
لا خایه نام دارد و فالسلان بود که برین در پیشگاه بگری آرد و در سلامت بماند و نیز نام سلطان
پیکار طلب سوگمات شود و چون گدازد و سوار ولایت مدد رتبه که جنوب روی بر سارسل برای آنکه
در تصرف در آمد و نگر بران الملک برادر نظام الملک که معظم ولایت دکن داشت و از حیوان
رزرگاریناه با پنجانب آورده بود و داد اسلحه خرم و در سلان بلاد بسامتی حق بخش میر سید و در
بجوانعت جلایه شمال فرموده که در دکن را سوتون داشته بود و چون غیر طبعان و تهر رسیدگی در باب
رسید امرای ولایت مالوه و خاندن حکم و الا را کار بند شده بران الملک را حکومت
ولایت داده و صادرات نمود و چون کوتاه توصله بود و ناب داده مردم آزادی نماید و در
درم استقلال زد از آنجا که بر مسلک ناسپاسی شتافتن استقلال خویش نمود و دست در
اندک زمانی آخری از دوا فرزندان او خاندن سران آن دیار یکی از منسوبان آن پسران
بر داشته تخت آوای شدند بتائیدات ایزدی و عساکر ظفر طراز بر کردی غره ناصبه اقبال
قره با صره دولت و ابلال فرزند سعادتمند سلطان مراد از دست فرود و یک بسیاری آن
ملک و بیج را که هندیستان و گریست در حوزه تصرف در آوردند و نیز بر و از مالایه

دین کے دامن میں مکرشی اور بغاوت کے غلالت سائے ہوئے تھے بہادر جیسے ڈراؤنے ہاتھوں سے روند کرے
 گئے اور بہت سے افغان شاہی باغیانی زبردست دبدبہ کی رسی میں قید ہو کر پھٹالے گئے اور حقیقت وہاں دل
 کی پوشیدہ باتوں میں بدذات بلوچیوں کی آزادی اور رستی کا خیال بھی مقبوضہ ہوا تھا جس سے خوف کے مالے
 یا مکرشی کے ہونے کا اعتبار کر کے یا بعض بلوچی اطاعت ظاہر کر کے ایرانی مسافروں کے راستے بند کر لیتے تھے۔
 اور لوٹ مار کا قصہ دل نام رکھا بہت سے خدا کے بندوں کو منسلک اور بے سرو سامان بنا دیتے تھے یہ خیال بھی
 دل پسند نظر لیتے تھے پورا ہو گیا۔ اور ہر طرح کی دل پذیر صورت دلی آئینے میں پوشیدہ تھی۔ اس سے بھی فریاد
 ظاہر ہو چکی پرغیاں ہوئی۔ اور اگرچہ شاہی سواروں کا خیال تھا کہ یہ جنگ میں بھی گریز نہیں کیا جائے گا مگر سب سے سزا
 منظر گھرائی ہو جانے لگی تھی اور لوگوں کو ہراسے کرنا شروع کیا کرتا تھا۔ فوج مندوں کی کوشش سے گرفتار
 ہو گیا۔ اور اس علاقے کے سالے مندوں اور سرکشوں نے بنا مالنگ کر بھیجی زین کندھے پر اٹھایا یعنی
 فرمانروائی قبول کی اور عجیب واقعات میں سے واقعہ ہے کہ جب اس کو دربار شاہی کی طرف لے کر لے کر کے
 لایا جا رہا تھا خود کشتی کر گیا۔ اور واقعی مصلحت خدا اسی میں تھی کیونکہ ہمارا محنت پسند دل قتل آسانی پر اور غلط
 پیدا کر کے پر پوری ہوئی رعایت برتا ہے۔ اور یہ ضروری تھا کہ جب لوگ مالگ اس کو راسنے لائے تو وہ زندہ
 بچ جاتا اور رہی ہوا کہ منگو بہادر جن کے اہتمام سے سونمات کا شہر جواب جو مالگ کے نام سے مشہور ہے اور
 نام سورت کا علاقہ جو دریائے گان کے جنوبی مسائل پر واقع ہے قبضہ شاہی میں آگیا اور میران الملک الملک
 کا بھائی بود کن کے بیٹے صوبہ کا مالک تھا۔ اور زلمے کی مصیبتوں سے (فنگ ہو کر) ہماری پناہ میں آیا تھا
 جب تک کہ صوبہ دکن کے شہروں کی ضرورتوں و انصاف شاہی حق پسند کاروں میں پہنچی رہی اس وقت تک
 اس کو دنیا ہم پانیوں کی طرف متوجہ کر کے فنگ دکن کو متوجہ رکھ دیا تھا۔ جب مکرشی کی اور رعیت ظلم کرنے
 کی فوجیں صوبہ مالوہ اور صوبہ خاندیس کے امیر حکم شاہی پر حملہ درآمد کر کے اور بران الملک کو اس صوبے
 کی حکومت دیکر واپس چلے آئے چونکہ بران الملک کو محنت تھا وہ اس شراب کے نشے کو نہ سہارا رکھا اور انسان
 کی آزمائش کے لیے بلی پاتی ہے خود کشاری کا دعویٰ کیا چونکہ اس کا گذری کے راستے پر چلنا اپنے کو مراد کرنا
 سے متوجہ نہ ہو تو اس میں اس کا اور اس کی اولاد کو یہ نشان بھی نہ ہوا۔ اور صوبہ دکن کے سردار راجہ مہاراج

در اقصای بلاد شرقیه و ولایت وسیع او ژیب که متعل بدریای شورست تسخیر نمودند و
چندین هزار سپاهی امان یافته در سلک ملازمان مشبه خلافت و مانند چوین تقداد نمای
ایزدی و استانی در ازست برای انبساط خاطر آن عظمت دستگیره بهیمن قدر بسند نمودند و بر
دیباچه اعلان می نگارند که چون مولانا حبیبی بملازمت استعاده یافت در آن نزدیکی بکار برد و آنرا
اشغال سلطنت اشارت شد که بزودی رخصت ارزانی دارند درین اثنا چندی باز در آن گونی
بخت در عرصه دلنشین کشمیر آفاز رفته و فساد نموده با دولت خدا داد دوم مخالفت مسازعت
نزدیک میگذاشتند اما باجمعی از مفرمان بساط عشرت برسم شکار برآید بر مظاهر قدرت نزدیکی به شهرت
بین کشوده بود که آن نورش مسوس شد با وجود وطنیان با دو باران بطریق الحار شود خیمه شسترا
خانان نصرتند قطع کرده بانموده بآن ملک در آن بعضی از سعادت اند و زمان حقیقت منند که
بحسب ضرورت در آن فان بنی تمیزی افتاده بودند قایم شده سرگرد آمده و در آن کمال جلال
نزدیک شده بود مجد د بآن باستان بخیران عبود افتاده و بر آن کلی زیر زمین کش استلا اذ موری و
معنوی بنود فرستاد و آنچنین در تعویق مانده چون ایات های بر او صحت نمود در شایان اخبار واقعه مولانا حبیبی
رسید که با بتلای استلا در گذشت موجب مزید تا صفت گشت بنا بر آن بعضی سخنان محبت افزا بسلامت
الاولیاء العظام و خلاصه الاصفیاء الکرام فراج اشرف که از قدیمان این دو دوان والاست گفته
فرستاده شد تا به حقیقت حال امشود منیل نور گردانده و هم همین و ابطل عود و موافق که بواسطه صل
در ساکن تبیین ترخیص یافته بود و در ترمذ از جلال ماز محبت و یگانگی آنکه بیوسته بنموده بای
مسرت افزا حدیقه باطن اطراوت بخشند بعد الله خال او زبک قیمه از ویاد اتحاد
در قوم شد را بطه خلعت و صفاد اسطه محبت و ولای یعنی کلام مصافات پیام مولات الیقام کرد
مطاه می رفیده کریمه خدای غنیقه اینه عالی حریت و معالی منقبت سلطنت و اوست پناه رفعت
و شوکت دستگیره فارس مضار شامت و ایالت مرقی مدایج نصف رعدالت نقاد و دوان
عز و علا عضاده خاندان محمود و اعتلا سطرخ اشعه بوارق آبی مجلی انوار شوارق آگاهی

بڑا بھاری ملک بود رہے خود کے نزدیک سے فتح کر لیا۔ اور نہ راجا سیلاہ یا نہہ انکے تخت شاہی کے ملازمین کی
 شاہی اٹنے کے جو کہ خداوند عالم کی نعمتوں کا گنت بڑا بھاری تذکرہ ہے اس لئے تم بلند مرتبہ کی دلی خواہش کے لئے
 آنا ہی کافی سمجھا اور شروع انداز میں یہ بھی تحریر کرتا ہوں۔ کہ جب مولانا حسین ملازمت شاہی میں سر ملے ہوا
 دھاتھ رہا ہوا تو ابھی دنوں میں سلطنت کے کاروبار کے دتے و دیوں کو اتار دیکھا گیا۔ گماں آپ کے
 اچھی کو حلی سے رخصت کر دیا جائے۔ کہ اسی زمانے میں قتلے دنوں کے لئے برا قبلی سے کشمیر کے دلکش میدان
 میں نقشہ و فساد کی ابتدا ہو گئی۔ بھاری خدا داد سلطنت کے سامنے (کشمیریوں نے) بگڑنے اور لڑنے کا دھویں کیا۔
 شاہی سواری (ہندوستان خاص) پیش و عشرت کے تخت کے نزدیک رہنے والوں کی ایک جماعت کے ساتھ شکار کیلئے
 کے لئے نکل کر قدرت خدا کے مقامات عجیب کے نظارہ کے لئے جہت میں نکل کھڑے ہوئے تھے کہ شہر خوشی شہر خوش گزار
 ہوئی باوجود ہوا و بارش کی کثرت کے ہم ذیل تابع کرتے ہوئے اس طرف روانہ ہوئے۔ اس سے پہلے کہ محمد
 سہادر نیلوں کو ملے کہ کشمیر میں داخل ہوں۔ یعنی خیر خواہ شاہی اقبال اللہ وقت و کھٹک اس طرف ان
 بے تیزی میں (بظاہر شریک ہو گئے تھے) موقعہ پا کر ان بد معاشوں کے سردار کا سر کاٹ کر لئے گئے۔ جو کہ
 ان لوگ شاہی نزدیک پہنچ گئے تھے اس سے اس بے خصال بلغ یعنی کشمیر میں گرہ ہوا۔ اور اس میں بخش قطعہ
 زمین پر ظاہری اور باطنی لذت حاصل کی ران و جومات سے اچھی کے رخصت کرنے میں تاخیر پیدا ہو گئی۔ جب شاہی
 سواری واپس ہوئی۔ تو راستہ ہی میں مولانا حسین کے گھر پہنچنے کی خبر معلوم ہوئی کہ زیادہ کھا جانے والی بیماری
 یعنی میٹھے سے مرگیا جو زیادہ انیسویں کا باعث ہوا اس لئے جو باتیں محبت و اخلاص کو بڑھانے والی (ملاہٹہ
 فائدہ ان اولیئے نظام و برگزینگان کرام) خواجہ اعرف کی سرفروشی و عائداتی کے لئے کہ پرانے ملازمین
 میں سے ہے) لکھنؤ بھی جانی ہیں۔ تاکہ سالہ سے سچے واقعات میں انور خطاب پر وائے کدوس اور عہد وصال باجی
 کے سلسلے میں (در خط و کتابت کے ذریعہ سے مستحکم اور مستقل ہو چکے تھے) روضہ میں جو باتیں محبت و اخلاص کی تھیں
 علامتوں کی وجہ سے پرامید کی جاتی ہے کہ ہمیشہ خوشی بڑھانے والی خبروں سے دلی دلی کہ باجی کرتے رہیں گے
 عبدالقادر خان اولیئے ک کے نام محبت پڑھانے والا خط لکھا گیا۔ بڑی اور دلی کا سلسلہ محبت اور
 پیر کا دریں میں دہ شاد میل (پڑھانے والا) باجی نے خالی کا پیغام ملا۔ والا مضمون جو بہت گانڈھ (تہیہ)

مشیّد ارکان شجاعت و خرمی و سرافرازی و عظمت مستند نشین محفل عز و اقبال صدر آرائی
 بارگاه جاه و جلال الفخر من جباری الفطره بجمالی المصنوع بیهیمن النور بجلالی المنعم قطعه
 گوهر آفرینی نگیں و تیغ فیدائش خاں آمله تیغش برده از آینه امیر رنگ
 استیلا و اربابیدان خود کار شیر ادبم اورا بدریاسه و غلام هنرنگ
 لازالت ارکان محبته مشیّد بالمدام و دو عالم دولت محو کسب المانظام مندرج و مندرج بود
 و نسبت قرابت و محبت سابقه را تا یکدی و شکیدی و قوا صدرا قتی می را تمیدی رفته بود بطلو بیت
 مورث صفای خاطر و ترا بنجای باطن ظاهر شد مبانی کجی و یگانگی استحکام پذیرفت و قوا م درستی
 و یکت دلی انتظام گرفت بر مراتب خیر فرد و خاطر منیا گستر که از اخراجات عالم قدس المانات عالم
 انس انطباق می پذیرد و مخفی و محجب مانند که از ابتدای جلوس برادر رنگ جهانمانه محال
 که مبادی قرن ثانی است بمساعت تو فیق ازلی و معاضدت تا مید سادی و خاطر حق پرست
 چنان جلوه نمایش داده که مقصود از سلطنت و فرمانروائی و است و کشور کشائی تقدیم
 در اسم شانی و اقدام بر لوازم پاسبانی است جمع مال و منال کردن و در خلق و نفائی و ستاد
 جسانی آفرورفتن لهذا طریق سلوک سلوک طریق این نیازمند درگاه آسمی باد دست و دشمن و
 خویش و بیگانه بغیر از مدارات و مواسات و معاطفت و محاسبات امری دیگر نموده و همواره حاضر
 در ترفیع احوال و آسودگی او ضلع همدم خلایق و جمهورانام مصروف است و عنان توجه
 باطن باین مقصد بلند و طلب بار چند معطوف حق جل و علی شایه است و گفته الله شهیدا که
 تشیخ و تفتیح ممالک و مستدان که مساحان بلع مسکون و سیاحان کوه و دما موی مواد و اعظم
 و چهار دانگ عالم تشیخ کرده اند و از سه طرف بدریاسه محیط اتصال وار و بمقتضای
 هو او هموس نبوده است بل پیش نهاد و تیر از رعایت ملوفان و حمایت مظالم امری
 و دیگر منظور گذشته و این است که روی است هابوین بهر جا که آورد دولت و اقبال بفرم اقبال
 پیش آمد و عنان عزیمت مبارک بهر جا که معطوف داشت فتح و نصرت بطریق استیلا اقبال

بلند کنندہ ارکان شجاعت و شریکت بنا ہند و بنیاد صولت و عظمت مستندین محل عزت و اقبال صدر آرائے بادشاہ
 ماہ و جلال و جلال و دل میں ابتداء کے پیدائش سے متقد و رہے۔ اور جو کامیابی کی برکتوں سے اعلیٰ نعمتوں
 پر مخصوص کیا گیا ہے۔ قطعہ عبداللہ خاں تلوار اور برکوزینت دینے والا جس کی پیشینہ اس کے آئینے سے لنگ کو
 صاف کر دیا ہے ۲۰، مہر و کامیور گھوڑا اہلادی کے میدان میں شہر کو کام دیتا ہے۔ اور شہر کی گھوڑا اڑائی کے دریا
 میں مگر جو کا حلق بن جاتا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ اس کی محبت کے ارکان بلند رہیں۔ اور اس کی مصلحت کے مستند جس
 انتظام سے مضبوط کئے جائیں (کی طرف سے) درج اور شمال تھا۔ اور جس میں قرابت واری کے لئے ناکہ دار و کچلی
 محبت کی مضبوطی اور برقیائی کے پیکے قاعدوں کی ابتداء کی گئی تھی۔ ظاہر ہوا۔ جو دی و حسانی کا بچنے والا اور ظاہری و
 باطنی روشنی کا فائدہ دینے والا ہوا۔ اتفاق اور یکا لکت کی بنیاد میں جو کچھ ہو گئیں۔ اور برکت کی درود و سستی کے مستندین کا
 ہو گئے۔ روشن دلی کے آئینے پر اور نور پیلانے والے قلب پر جو عالم ارواح کی روشنیوں سے اور عقبت کی نشانات والے
 الہاموں سے اثر قبول کرتا ہے۔ پدیدہ اور پناہ نہیں ہے۔ کہ تحت شامی کی تحت نشین کے زمانے سے لیکر اب تک جو
 دوسرے جنگ کی ابتدا ہے۔ ایک قرن سے مراد ۲۰ سال ہوتے ہیں یعنی پہلے ۲۰۰ غم ہو چکے اور دوسرے قرن کی ابتدا
 ہے۔ و انکی حمایت خدائے اور آسمانی تائید کے سہارے سے ہمارے حق پرست میں جی ایسا جلوہ گر ہوتا رہا ہے۔ کہ
 سلطنت و حکومت اور شان و شوکت سے اور ملکوں کے فتح کرنے سے چر و اسے بنے کے قاعدوں کا پورا کرنا اور
 نگہبانی کے اسباب برقی و رآمد کرنا مقصود ہے۔ دھن دولت اکتھا کرنا۔ اور نفسانی خواہشوں اور جسمانی
 لذتوں میں مصروف ہونا (مراہ نہیں ہے)۔ اس لئے مجھ درگاہ خد کے نیاز مند کا بھلی در آ کر کرنے کا اور نبی کریم
 پر علیہ کا طریقہ۔ دوست اور دشمن اور اپنے اور اپنے کے ساتھ آؤ بھگت خاطر تواضع شجاعت و مہربانی اور شرف
 و مہربانی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور ہمارا دلی ہمیشہ سے عام مخلوقات اور مہربانی بلکہ کے اسلحہ و
 اطوار کی آسودگی اور ان کے حالات کی برقی میں لگا ہوا ہے۔ اور باطنی توجہ کی باگ اس بلند مقصد اور طاق
 مطلب کی طرف پھری ہوئی ہے۔ خدائے بزرگ و بزرگواہ ہے اور اسی کا گواہ ہونا کافی ہے۔ کہ ہندوستانی
 ملکوں کا فتح کرنا اور زیر کرنا جس کو روئے زمین کے بلند چنے والوں نے اور جنگل و میدان کے کچھرنے کو خد
 والوں نے ایک تراختم و دو دنیا کا سہارم حصہ بن کر لیا ہے۔ اور جس کے تین پہلو دیئے ہوئے ہیں (میں)

نمود هرگاه که شیوه تقویمه و سببه مرئیه ما با سائر عباد الله چنین باشد باطل سلطنت و دستگاه که از
 عنده تائید یا فسخان درگاه که برپای آئین اند و معذرا در عابط آشنائی با اینها بنوا بر محبت نبیین
 مستحق و ممکن است و در اینها تقویمه سابقه نسبت لا حقه شده باشد و برپوشند ان حق شناس
 ظاهر است که یکی از این روابط در التیام محبت و ولا کافست فلیت که اینهمه دواعی جمع شده باشد غیر از
 دوستی و محبتی منظور نظر حق بین حقیقت آئین خواهد بود و بیدار است که میاسن برکات این موافقت
 و موالات و سید استقام احوال عالم و عالمیان و نظام او ضاع جهان و جهانیان خواهد شد
 اینانیکه در وادی موانع ارسال میل و رسائل مرقوم شده بود هر چند در نظر عقل و در بین سخن
 در آن باب ناگردن ترجیح بر سخن کردن داشت اما اغماض از آن وادی در رنگ تعویل کلام
 در آن مقام تا ملائم پیدا نشود باین قطعه که از اجله و اکابر دین منقول است گفتا نمود قطعه
 قیل ان الله ذو ولیه قیل ان الرسول قد کتبا ما نزل الله و ان الرسول من الله لسان الله و رساله
 فکیف کتبا ما لا یحمد الله که از بدو انکشاف صبح ایجا و توکون ظهور شمع بر سلطنت سعادت قرین
 بهو از طبع نظر صبح تویم ملت و دین و رسالت تقیم حق و یقین بوده لا حرم بموجب الملك اللین
 تو امان ارتقای مدارج سلطنت جهانی و اعتلای اعلام دولت روز افزون کمال خیلاری
 ما را و لیلی قاطع و حجتی ساطع است الله تعالی بمانند در درجیات خویش باسخ دم و ثابت
 قدم داراد و جوی جوامع هم سلاطین عدالت اتنا که صدر نشینان را انگل عظماء اند آنت
 که کافه خلایق و جمهور بر ایا که بدائع دوائع حضرت محمدت اند درها دامن و امان بود در و ارام
 عادات الهی و مراسم معاش غیر خواهی جبهه بلخ نمایند بنابر آن دین است تدبیر و تنظیم و نظام این
 ممالک و سبب فضیلتی که بفر چندین سلاطین عالمیقدار و حکام دوی الاقتدار و سبب میز و بغایت
 ایندوی که شامل حال این نیازمند درگاه الهی بوده از سر انجام جهام این ممالک فراغ کلی است و ا-
 اکنه و محال که از زمان طلوع نیز اسلام الی هذه الایام حواقر قبول سلاطین کثیر کشا و لمعات
 سیون خواتین فرمانروا بر امون آن نگردیده بود سکن موطن اهل ایمان شده و کن گیس

صوت کہ ہماری کچی عادت اور پسندیدہ فصلت سارے بندگان خدا کے ساتھ اس روش کی ہر قسم سے سلطنت پر قابو یافتہ کے ساتھ (کہ نہائی درگاہ کے عہدہ تائید یافتہ لوگوں میں سے ہو) اور ساتھ ہی دونوں طرف سے دوستی سلسلے اور باہمی محبت کے قاعدے صاف اور مستحکم ہیں۔ پھر پہلی قریب کی رشتہ داری، دوسرے رشتہ داری، تیسری کہ قرابت اور جنگیں خاں دونوں چیزیں بھائی تھے۔ اگر قرابتوں کی اولاد سے ہے۔ اور عرب اندر نہال اور تک جنگیں نہیں کی گئیں سے ہے) موجودہ تعلقات میں شامل ہو گئی ہو۔ تو حق شناس انسانوں پر ظاہر ہے کہ ان سلسلوں میں سے ایک سلسلہ محبت و دوستی کے سبب طلب کے لئے کافی ہے خاص کر جب کہ اسے اسباب تھے ہوئے ہوں (حقیقت کا طریقہ رکھنے والی سچائی کو دیکھنے والی نظر میں سوائے دوستی اور طلب کے اور کچھ منظور نہ ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ اس دوستی و طلب کی برکتیں دینا اور دنیا والوں کے انتظام حال کا وسیلہ اور جہان و جہان والوں کے انتظام معاشرت کا سبب ہوگی) (عبداللہ خاں اور بک نے جب یہ سنا کہ اکبر نے ایک یا مذہب گھر لے جس کا نام دین الہی ہے تو اس نے خط و کتابت بند کرنے کے لئے لکھ دیا تھا اب ابوالفضل اس کی صفائی کرتا ہے اور مانتا ہے۔ بتل) اشارت آپ کے خط میں باہمی خط و کتابت کے میدان کو بند کرنے اور روکنے کے لئے جو تحریر کیا گیا تھا۔ اگرچہ دو دین عقل کی نظر اس بارے میں یوں ہے کہ نسبت خاموش رہے کہ مناسب سمجھتی ہے۔ لیکن اس موقع پر اس باب میں چشم پوشی کرنا چاہیے جو موسے یو اب کی صورت میں تو آموزوں سمجھا۔ یہ مختصر سا قطعہ جواب کافی ہے جو مذہبی زردگوں اور بڑوں سے نقل کیا گیا ہے۔ قطعہ کیا گیا ہے کہ بیشک خدا صاحب اولاد ہے (یعنی عیسیٰ کو فرزند بتایا گیا ہے) اور رسول خدا کے لئے کہا گیا ہے کہ واقعی وہ (عبد و گریہ کا بہن سے) (جو جنات اور شیطانوں کو قابو میں کر کے جہنم منکوار ہے) عرب کے کفاروں کا قول تھا) (۷) جب کہ خدا اور رسول دونوں نے خلقت کی زبان سے جنات پائی کچھ ہم کو کچھ کہنے میں۔ شکر خدا ہے کہ پیرائش و ایجاد کی صحت صادق کے ظاہر ہونے کے وقت سے اور اقبال کو تک شاہی کے چمکنے کے ابتدائی زمانے سے (لیکرا بتک) مذہب و دین اسلام کا سید عمار راستہ اور توحید و یقین کی راہ مستقیم پیش نظر رہی ہے۔ اس قول کے بموجب (جو انبیاء و شہداء کا مقولہ ہے) کہ ملک اور مذہب دو بزرگوں کے ہوتے ہیں۔ (جو اکثر صحت و مرض میں شریک ہوتے ہیں) سلطنت سبار کے (جو عرب کی طیندی اور دنا خور) بادشاہت کے جھنڈوں کا اونچا ہونا ہماری انتہائی دین و داری کی مستقل دلیل و مددوشی ہے (یعنی)

و معابد اهل کفر و غدا آن مساجد طاعت و مشاعر عبادت ارباب یقین گردید المنة لله تقدس
تعالی آنچنان که دل سخواست استقام و ایستاد و حسب المدعا سامان و مبرا انجام
پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از خود میزد و غیر هم حلقه اطاعت بگوش اعتقاد
گشیده داخل عساکر نصرت ما تر شدند و طواف کعبه نام را با هم ارتباط و انضباط تمام دست داد
در بایز لمصدای احسن کما احسن الله الیک یحیی توجیه میشتد و اعدا رفت و تاسیس آسایش نصفت
و اشاعت انوار عاطفت مهذول داشته مدافع امان و آمال ایشان را از دشمنات
سحاب مکرمت و احسان و قطرات مطرات منتقل و امان تازه و سرسبزید ابریم و پیش نهاد
سمیت خاطر فیاض آن بوده است که جول ازین صمات فرغ کلی دست و هر پیر و رفیع نبات الهی
و هدایت الی کفار و زنگ که در جزائر دیای شور آمده سر بشور انگیزی بر آورده اند و دست
نقدی بر زائران زمین شریفین زار و نا الله شرفا در از کرده و جمعی کثیر انبوه گشته سنگ
راه زائر و تا جر شده اند و خود متوفیق ایزدی متوجه شده از راه راز فار جوی پاک سازد
لیکن چون شنید میشد که بعضی از امامی عرای نسبت بوالی خود در مقام اغلامی شده
از عروه و تقایم حسن عقیدت که باعث ارتقای ایشان به مراتب علیه بود و در آن نموده بعضی
بے اندامها کرده اند و در خاطر حق شناس می گذشت که یکک فسر زندان کامگار تا بداند
که بارقه سعادت از تاحیه جان ایشان روشن و آشکار شد از آنجا طالع نبال
شالی میرهن است بدان جانب تعیین منبر ایم و تا شاعر از معاصدت آنها جمیع شود
بامری دیگر متوجه شوم الحال که سلطان روم عمو و برادر ایشان جد و پدر خود را کان
لم یکن انکاشته نظر به صنعت صوری و آبی عراق کرده بدقتات افواج فرستاده اند
قطع نظر از آنکه از شاه راه سنت و جماعت انحراف و زدیده اند بعضی انساب نبوت بخاندان
نبوت خود متوجه شده معاونت فرمایم بیکه قارقن اسلات منظور باشند علی الخصوص در نبوت
که مسود میشود که فرمانروای ایران علی اقلی سلطان همدان و علی را با محبت و دایا با تاس ملک

مسلمانوں کے عبادت خانے اور مسجدیں ہو گئے۔ خلیفے بزرگ و بڑے کا شکر و احسان ہے کہ جس طرح اور جگہ کہی جا رہا تھا ویسا ہی انتظام اور باہمی میل جول ہو گیا۔ اور مقصد کے بموجب تیار ہی ہوئی اور خاتمیں ہو گئیں۔ ہندو فوجوں کے معزور آدمی اور سردار اور ان کے علماء وہ اور باشندے غلطی کا حلقہ اعتقاد کے کان میں پسند نہ آیا۔ تختہ لشکروں میں داخل ہو گئے۔ اور رعایا کے مختلف گروہوں میں باہمی میل جول اور پوری درستی پیدا ہو گئی۔ اور ہم بھی اس قول کے بموجب (جس طرح خداوند عالم نے تیرے ساتھ نیکی کی اسی طرح تو بھی آدمیوں کے ساتھ عبادانی کر) پوری پوری توجہ کو (مہربانی کے قاعدوں کے بننے اور انصاف کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور بخشش و عنایت کی روشنیوں کے پھیلائے میں) صرف اور صرف کہے مخلوق کی آرزوں اور امیدوں کی کیا روپا کر بخشش و عنایت کے بادل کی بوندوں سے اور مہربانی و عبادانی کی بارش کے قطروں سے) تروتازہ اور ہر اچھا رکھتے ہیں۔ اور سخی دل کے مد نظریہ بات وہی ہے کہ جب ان کا رو بار سے پورا پورا اطمینان حاصل ہو جائے عنایت خدائی کی راہ دہائی اور ذاتی نہایت سے کافر اگر بدو درائے شور کے خزیروں میں اگر شورش مچا رہے ہیں۔ اور کلمہ مذہب کے حایوں پر ظلم کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں بلکہ برا بھاری ٹھیکھا ہو گیا ہے۔ زیادت کرنے والوں و تبرہا کے راستے کی رکاوٹ ہو گئے ہیں۔ ہندو خدا سے بذات خاص اس طرف متوجہ ہو کر اس راستے کو (غیر ذہب) کے کوڑے کرکٹ سے صاف کر دیں۔ چونکہ سماج مانا ہے کہ عراق کے بعض امیروں نے اپنے حاکم سے بے محنت ہو کر کہ وہ حاکم ان کے ایسے مذہب کا مضبوط دستہ تھا بلکہ اب عالی بر ترقی کرنے کا اچھا ذریعہ تھا) نافرمانی کی ہے اور اکثرے ادیبان کی ہیں۔ اس لئے ہمارے حق پسند دل میں آنا تھا کہ اپنے نامور اقبالندیشوں میں کسی شیعہ کو رکھ کر ان کے حال کی پیشانی سے سعادت تندی کی روشنیوں چلکی ہیں اور ان کے بھائیوں ان نصیب کے ناچنے سے ہدایت کی نشانیاں ظاہر ہیں) اس طرف نصیحت کریں۔ اور جب تک مکہ مدینہ کی امداد سے یا حاکم عراق کی مدد سے دل مطمئن نہ ہو جائے دوسرے کام کی طرف دھیان نہ دھیں۔ مگر اب جب کہ مسلمان روہمنے باب واد کے عہدوں اور پانوں کو سخت و باوجود بھگ کر حاکم عراق کی ظاہری کمزوری پر نظر کر کے کئی یا کم طرف فوجیں روانہ کی ہیں اس امر سے قطع نظر کر کے کہ وہ لوگ یعنی عراق والے سنی مذہب سے بھر گئے ہیں اور شیعہ ہو گئے ہیں۔ صرف خاندان رسول کی اولاد میں ہونے کی وجہ سے بائید ہونے کے سبب سے بذات (بقیہ)

و مدد روانه کرده است بر همت عالی نیت ما واجب و لازم است که عنان عزیمت بصوب عراق
و خراسان مشغول شود بخاطر چنان میسر شد که چون رابطه محبت و نسبت با آن قرابت پناه
سلطنت دستگاه از قدیم لایم است و تشدید نیاز فرستادن مکتوب محبت اسلوب متعصب سبوت فخریت پناه
میر قزیش ضوابط و داد و قواعدا و استقام گرفته است در آن زمان که حدود خراسان مجیم
سر ادوات اقبال و مضرب جام عزه جلالت گردد آن سلطنت پناه تیز از ولایت خود متوجه
شده با آن حدود تشریف شریف ارزانی دارند تا آن سرزمین مجمع البحرین عز و علا و مطلع السعیدین
مجد و بهار گردد و بالمشانه پیوسته قاصد و پیغام اساس محبت و یگانگی مستحکم تر ساخته
بعضی سخنان و آلا ویز و اسرار حقیقت آمیز که مخزون و مکنون خاطر است و شرح خدا شناسی
و حق پرستی که بقدر استعداد با فاضل فیاض علی الاطلاق دریافته است مذکور مجلس انس سازد
و از نفس حقانی الهی در شرف و وقایع آگهی که بر خاطر عاقل آن است دستگاه بر تو انداخته
باشند نیز استماع نماید که خلاصه زندگانی و زبده کرامتی صحبت اشباح انسانی و موانع جهام
روحانی است خفیه که اینجمن در میان دو برگزیده خدا و دو نظر کرده بارگاه کبریا مستحق
شود هر آینه اینجمنی باعث شمول فیض و عموم فضل خواهد بود و در آن زمان که بعنایت
آگهی پس آرزو بر وقوع آید چون همت منظور آن آگهی و سرفراز کرده های خدا تکمیل نمای
حق تعالی است نه استحصال نام و تسلط بر افراد انام بنابر آن مرکز خاطر حق جوآن است و
امید که مطلب و مقصد ایشان نیز آن باشد که در یکی که حق شناسی و حق طلبی بیشتر باشند
دیگری استر نمای خاطر او را لازم دانسته در مقام کمال کجی بوده از اصلاح او در گذرد و
الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر و آشکارا شده است و باره اعداد و ملک
حاکم عراق و خراسان بچو صلاح و دیده و شنا خواهد بود و از کمن بطون عالم نور خواهد آمد و سفر حق که در باب
تقدیر فرزند شاه رخ مرزا قزیه کلک محبت نگار شده بوستمن خاطر انصاف گزین اختار و الحق که
مشاور الیه و اسطر فر دسایه او خود پسندید اندر گذرد کم فطر نه بدو صاحبی فشا چندین امور لایق

علی نقی اور علی سلطان جہاں کو یا سلطان احمد اور علی کے فرزند علی نقی کو اپنی بنائے رکھوں اور نذرانوں کے ساتھ قاضی
 احمد پر روانہ کیا ہے۔ ہماری عالی خیال ہمت پر واجب و لازم ہے کہ اگر اس کی باگ عراق و خراسان کی طرف
 سڑ دی جائے۔ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب تم باہمی رشتے دار ہونے سلطنت پر قابو کرنے والے
 سے دائمی طور سے محبت و قرابت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور حال میں جب کہ سرداری و شرافت کے پناہ دینے والے
 میر قمر شمس کے ہمراہ محبت و پیار والے خطے کے بھیجنے سے دوستی کے ضابطے اور میل ملاپ کے قاعدے معنوی طور پر
 جن دونوں میں کفر اسان کا علامہ ہائے اقبال کے پردوں کی جینہ گاہ اور عزت و جلال کے ڈھیروں کی قرا گاہ ہو۔
 آپ بھی اپنی ولایت سے روانہ ہو کر اس علاقے میں تشریف لائیں۔ تاکہ وہ ملک عزت و بزرگی کے دودریاؤں کا اور
 بڑی وقیت کے زہرہ اور شتری و نیک ستاروں کا جمع کر دینے والا ہو جائے۔ اور زبانی بات بہت سے قاصد
 اور بیجاہ کے بغیر محبت اور اتفاق کی جہادیں اور پکی ہو جائیں۔ اور بعضی دل پسند باتیں اور اصلی اصلی عید جو
 جمی میں پوشیدہ اور پنهان ہیں۔ اور خدا شناسی اور خدا پرستی کی تشریح جو لیاقت کے موافق خداوند کریم کی بخشش
 سے معلوم ہوئی ہے آپس کے پیار و محبت کے جلسے میں بیان کر دیں۔ اور فدائی حقیقتوں کی نفیس نفیس باتیں
 اور رازِ الہی کے بڑے بڑے کتبے جو تم شان و شوکت والے کے خوشبودار دل پر روشنی اور چمک ڈالنے والے ہوتے
 ہوں۔ ان کو بھی سنوں۔ کیونکہ انسانی قالب سے ملنا جلتا اور روحانی آدمیوں سے پیار و محبت کرنا کامیابی کا
 ظالم اور زندگی کا مقصد ہے۔ خاص کر جب کہ یہ صورتِ خدا کے دو پسندیدہ شخصوں میں اور درگاہِ خدا کے
 دو منظور نظر آدمیوں میں واقع ہوئے شک یہ بات عام ہر بانی اور بخشش خدا کے شامل ہونے کا باعث ہوگی
 اور بعد میں خدا سے یہ خواہش پوری ہو جائے۔ جو تم اور ہم دونوں خدا کے منظور کردہ اور بلند کردہ
 بادشاہوں کی ہمت پروردگار کی رضامندی حاصل کرنے پر ہوا ہے۔ نہ کہ یہ ملک کے گروہوں پر غلبہ پانے
 اور ناموری حاصل کرنے پر (شامل ہے) اسی لئے سچائی پسند کرنے والے دل میں یہ بات پوشیدہ ہے اور امید
 ہے کہ آپ کے مقصد و مطلب بھی یہی ہوگا۔ کہ جس کسی میں حق شناسی اور حق طلبی زیادہ تر ہو۔ وہ سراسر
 رضا جوئی لازمی سمجھ کر پورے پورے اتفاق کی صورت میں رہ کر اس کے مشورے سے باہر نہ ہو۔ اور اب جب کہ
 تمہارا ہمارا ایک اور ملاپ لوگوں پر ظاہر و آشکار ہو گیا ہے۔ حاکم عراق و خراسان کی مدد کے بارے میں فیصلہ

گردیده بود که هر کدام از آنها با افراد مستعدی آن بوده که کار و بایں درجه رسید آرد
 بواسطه احتیاجی پیشه کوه بنیان از لوازم اطاعت و مراسم غیبه دین ما بسیار تساهل نمود
 تا اینجا بآن عظمت دستگاه که قطع نظر از مواد مودت و قرابت که میان ما و آن نعمت بشکاف
 واقع است از روی حالت و رتبت طرف نسبت نمیتواند شد بے ادبانه پیش آن تا لثابحد بر گوار
 خود که چندین حقوق دینی و دنیوی بر ذمه او داشت آنچنان سلوک نمود و تفسیح که نسبت
 یاد واقع شد از قسم القاسم ربانی و الهام بزدانی بود احوال چون شایه رخ مرزا از خواب
 غفلت بیدار و از مستی غرور بشار شده استجا و اعتقاد بمرده و تقاضای عافیت نامنود
 غیر از آن که بتفقدات و تساهلات عزایم از چشم امری دیگر منظور نمیکرد و مامول از مراسم
 مودت و قرابت آن عظمت دستگاه نیز آنست که از زلات اقدام او اغماض نمائید و
 بجهت تشدید مبایعت محبت و استحکام قواعد مودت افادت بکشت پناه زبده که مقربان بود
 و حمده محراب کارگاه حکیم جام را که مخلص راست گشته در مرید درست کرد و درست
 و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب بوده و دوری او را بچشم و چهره نموده بود بچشم
 رسالت فرستادیم چون در ملازمت ما و او را آن نسبت مستحق است که مدحیات را بپایه واسطه دیگری
 بوقت عرفین میرساند اگر مجلس شش ریفت ایشان هم این اسلوب مری باشد گویا بنایین
 مکه کلمه بیواسطه خواب بود و بجهت پیشرفت واقع غفران پناه بر صواب سگاده اسکند خال انار افتد
 بر ملا میاد تائب تقابیت نصاب میر صدر جهان اگر از اعظم سادات کبار و اهل انصافی ایام از دست
 مقرر کرده بودیم و بواسطه پیشه امور در خرقه ای افتاده بود در بنیو ما برفاقت حکمت پناه مشارک
 فرستادیم و نمونه ای از محنت و دایا تجویل عمده الخواص محمد علی بوجیب تفصیل غلظه
 ارسال نمودیم باید که بمقتضای عزای نهاده و اتحادی اعلی فرموده بهواره از طرفین طریق ارسال
 رسل و انعام تحف سلوک باشد و از فرمان طلبه اشق فرستادن کبوتران بیری پروانه آمدن
 حبیب غنبار طارذی بال شوق در انقاس از اینتر آمده اشقام شام بیتی و دودا دیو و اگر چه توجه

کرنا لائقوں میں سے ہر لائق بذات خود اس امر کی موجب تھی جس کے سبب اس کا معاملہ اس ذلت و خوارگی تک
 پہنچا۔ کیونکہ پہلے پہل بعض کم عقلوں کے بیکانے پر ہماری اعانت و فرمانبرداری کے قاعدوں سے مستثنی
 قرار دی گئی۔ اور دوسرے کم ذہن و مست طاقت رکھنے والے کے ساتھ ان رشتے داری اور دوستی کی باتوں سے قطع
 نظر کر کے کہ جو ہم میں اور کم میں موجود ہیں کہ رہتے اور حالت کی کمی کی وجہ سے شاہ فرخ مرزا تھاہارے برابر نہیں
 ہو سکتا بلکہ ادا بنانے طریقے سے پیش آیا۔ تیسرے اپنے نزدیک اور داد کے ساتھ جو دنیاوی اور دنیاوی بہت سے تھے
 اس پر برکت تھا۔ ایراسلوک کیا شاہ فرخ مرزا نے اپنے دادا شاہ سلیمان کو قید کر دیا تھا یا اذکار دیا تھا۔
 اس کی طرف اشارہ ہے جس قسم کی تنبیہ اور سزا نے اس کو دی گویا خدا نے دل میں دلی تھی اور حق پرست
 تھی۔ جو کتاب شاہ فرخ مرزا نے خواب غفلت سے چونک کر اور غور و رستی سے جاگ کر سراسر ہر بانی کے مضبوط
 دے کو یکسر گناہ کی۔ سوائے اس کے کہ غایات اور نہر بائیں سے معزز کروں کوئی اور صورت دل میں
 نہیں پہنچی۔ اور تم بلند رہنے والے کی قربات داری اور دوستانہ تعلقات سے بھی یہ امید کی جاتی ہے کہ
 اس کے قدموں یا گناہوں کی لغزش سے چشم پوشی کریں۔ محبت و پیار کی بنیادوں کے مضبوط کرنے اور
 دوستانہ قواعد کے پکا کرنے کے لئے حکمت و دانائے گناہ دینے والے فیرفروغ غاروں میں سے خصوصیت
 رکھنے والے تجربے کار از داروں میں سب سے عمدہ تجربے کار اور ملازم حکیم ہمام نامی جو بے ہوش
 والا دوست اور درست کام کرنے والا معتقد ہے اور نوکری کے ابتدائی زمانے سے لے کر اب تک اقرب
 درجے پر ملازم رہا ہے۔ کس صورت میں بھی اس کی دوری پسند نہ کی گئی تھی۔ مگر اب تمہارے پاس بھی
 بنا کو کچھ دیکھ رہا ہے۔ ہمارے دیار میں اس کو یہ حق حاصل ہے کہ قدمات کو بذات خود پیش کرے۔ ہم میں
 اور اس میں کسی دوسرے کے لیے کی غرور نہیں ہوتی۔ اگر جناب کے دیار میں بھی اس کا معاملہ
 کا خیال رکھا جائے تو اس کا آپس میں باتیں کرنا کو یا بچے لئے لغیر جاری تھاہارے بات چیت کے برابر
 ہو جائے گا۔ اور ضرورتاً ہمیشہ یہی راجہ رکھنے والے اخلاقیات کی بنیادیں و ظلم ہونے والے معاملات
 والد جناب کی ماتم یہی کے متعدد نام آخرت میں سوال جواب کے وقت ان کی زبان اور روشن
 کرے۔ سرداری کو پناہ دینے والے ہرگز۔ درجہ رکھنے والا امیر صدر جہان کو جو بہت بڑے (مستقیم)

باین شقی برند پاک در نظر اولی از لعل و لعب میشی نمی نماید ولیکن در نظر ثانوی جوهر و باطنی
آنها با داز نسبت شوقی و مناسبت ذوقی را با پای و جد میدهد و موجب توجه بیدار میشود و گرنه حشر
واجب تقالی بر سر ارضه را آگاه است که اشتغال صوری احوال با احوال این خود بر کمال
توجه بیدار جلیانی بیش نیست و بحد بال و بر ظلهای اکتفای خاطر این اندیش نهاسید که
همواره با ارسال شرائک محالک محبت و جلالت رسائل مودت تحریک سلاسل اخلاص و
تأسیس بیانی اختصاص نمایند شهنشاه بر حوت اختصاص تمام کرده شده السلام والا کرام

به عجب الله خال او ز یک پهلدار ملک ران در جوی

استقامت گدسته بهارستان کشادگی و گنجی و استطلاع کارنامه نگارستان دور بینی و فزونی که
آرامش فکری و دان بوستان سرای آشنائی و گنجینه نقش پیونمان نگارخانه دل فروزی
و دلکشی آن والاد و دمان نجسته خاندان گوهر افزای اخضر و اورنگ پرده کشای چهره
دانش و فرهنگ مدر نشین ایوان شهر یاری جایک خرام پیشگاه سپیداری سپیالابرنگ
دلآوری و دلیری شهسوار جولانگاه شیر مردی و شیر خدو کا مکار کشور و اد گستر
نوا این نامدار جهان دانش پردی فروزنده چرخ فانی فرازنده پیکر کمانه بود در خوشترس
هنگامیکه کوس نوروزی آوازده جهان افروزی در گنبد نیلگون بلند ساخته و نیز اعظم
عظیم نقش عالم یعنی آفتاب جهان تاب که سلطان چهار بان دانش ایام و قهرمان سخت اقدار
و اجرام ست سایه فرخی و فرخندگی بر تارک جزا کل انداخته بود و باد بهار سی
روح بنای در کالبد نورسان شهرستان آب و گل میداده و ابر و آفرای پای نورسنگان
شکر بار از اگر در راه شست و شو داده پیرایه نو خدلی و فری و سرایه دلکشی
و شادمانی شده بین دوستی از سر نو بلندی گرفت و آیین بکتا دل تازه از جندی
یافت سخنان دلاور و نازدوستی و غیثی و یگانگی و نیک اندیشی که بخانه خیرین شمامه

اگرچہ تھوڑے بہت سے جو ابتدائی فتنے میں کھیل کر دے بڑھکر نہیں دکھائی دیتے۔ لیکن دوسری گہری نظر میں ان کا بکھر کا نشانہ لڑنا صاحبانِ عشق کے ذوق و شوق اور سعی و محال کی خبر دیتا ہے اور خدا کے گیان کی طرف توجہ کا باعث ہوتا ہے۔ ورنہ خدا کے بزرگ دلی رازوں سے خبر دار ہے۔ کہ کبھی کبھی ایسے کام جو دنیاوی دھندے ہیں۔ خدا کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک پردے سے بڑھ کر نہیں ہیں اور اس اندیشِ دل کے لئے ظاہری پردہ بال کے سوا اور کچھ نہیں۔ امید ہے کہ ہمیشہ محبت کے بڑے بڑے رسالوں اور دوستانہ بزرگ خطوط کے روانگی سے غلغلہ سلسلوں کو حرکت دیں گے اور مخصوص غیبا دوں کو مضبوط کریں گے۔ شعر۔ غلط غلط خصوصیت پر ختم کر دیا کیا۔ نقلیہ سلام قبل ہو۔

عبداللہ اوزبک سپہ سالار توبان کے خط کا جواب

یگانگت اور اتفاق کے بہار دار بلوغ کا خوشبودار گلہ مستہ دور چینی اور دانائی کے نقاش خانے یا تصویر خانے کا واقعیت نامہ یعنی خط جو تم بلند خاندان دے مبارک گھرانے والے تاج و تخت کی زمین پر بھانے والے عقل و دانش کے چہرے سے پردہ اٹھانے والے محلِ شاہی کے صدر پر بیٹھنے والے سپہ سالاری کی وقت آگے آگے چلنے والے۔ میدانِ جنگ کی بہادری و دلیری کے سپہ سالار مردانگی اور بزرگوئی کے میدانِ چابک سوار شہرِ انصاف کے کامیاب بادشاہ ملک و دانش کے نئے قاعدوں والے سکھ سربدار کی چراغ کو جلانے والے۔ شاہی بھتیگر کے لگانے والے کی طرف سے دکھایا تھا۔ ایسے اچھے وقت میں جب کے نور و زکے فقاہت نے دنیا کے سنگار کو نیلے آسمان کے گہند میں رونق و شہرت سے بلند کیا اور بڑے ستارے دھرتی پر دیا کرنے والے یعنی نیکیت کے چمکانے والے سورج نے جو اوقات دنیاوی کی گلدی کا مہاراجہ اور ماتوں اور جائزہ خاندان کی ساتوں ولایتوں کا سورما ہے امبار کی اور بھگوانی کا سایہ بیگے سرسٹا لافا اور مبارکی ہوا سے شہزاد و گن کے پودوں کے ڈھانچے میں بناتی روح جھونک دی تھی اور ماہِ بیت کے بہار والے ابر نے شکرِ مبارک کے پلوں یا پھولوں کے پاؤں کو راستے کی گرت سے دسوڑا لافا قاعدہ ہی کہ جب مسافر راستے کی مسافت طے کر کے آتے تو اس کے پاؤں پر گر دو خیار ہوا کرتا ہے جس کو منزل پر پہنچ کر دھویا کرتے ہیں لہذا نور سید سے مراد وہ بنات ہے جو موسم بہار میں

نگارش یافته بود و بهر کلمه گوهری مسلک گذارش پذیرفته بود منوع بهر دست کرد انش
پسند و دیده آسمان پیوند که گنجینه راز خداوندی و آئینه جبره بهر شنیدی است
پوشیده نخواهد بود که این نیازمند درگاه بی نیاز درین سی سال که ازین روی آسمان
تخت کمرانی رسیده همیشه پیش دید دانش و پیشش باک داشته که این همه جاگیری فرار
و تیغ گزاری و کشور کشائی برائے بجای آوردن گیر و دار شبانه و سرگردن کار و بار
ست نه گرد آوردن گنجهای زر و زیم و آراستن تخت و دبسم و پایگی اندن چو آبشها
ناپاکه اردو سرسبز و بردن در گریبان آرزوهای ناستوار چنانچه همیشه بادوست
و دشمن و خویش و بیگانه جزینگی و نیکوای چیزه دیگر در دل نبوده و بهواره
در آسودگی جهایان از خرد و بزرگ و مهربانی با مردم روزگار از نزدیک و دور
که پیشش بنمود خدا آگاه است که پاک ساختن چهار دانگ هندوستان و خس و خاشاک
و فتن ازین بوستان که از سه پیلو بد ریاضه شور و پیوسته است از سر خود خواهی و خود کامی
نبوده و پیش نهاد آرزو و جزو ازین خاکساران و گذارش سنگ را نشسته و ازین نیت بر سو
که روا داده کارهای دشوار آسانی کشایش یافته و جبره آرزو از برده امید بخوبی نالیش
پذیرفته هرگاه که شیوه فرخنده مایه دیگر بنده های خدا چنین باشد آن والد و دامن
که از بزرگ بار یافتگان درگاه خداوندی اند و باین معنی پیوسته دوستی قدیمی و خویشی
ز دیکه در میان باشند بر پوشش تان خرده ہیں بهوید است که یکی ازینا دیگه یکی و یکدی
سرمایه آبادانی جهان و پیوند همانیاں خواهد شد و آنکه در در فرستادن نامه های گرامی و
و عدم اظهار لزوم دوستی ایالتی از موانع غریبه رفته بود همچنان در پرده کمال پوشیده و بهینان
ماند چو دل نگرانی ایشان از دشمنان و گریه و زاری و با سر کشان روزگار چون برین خواهد داشت
و گفتگو چندی از سخن سازان بیباک و تبه کاران که منقاد نظم بخودست چند از خود
بجمله عیب پسندند و غم منزه و دو دشمن از بد اخلاقی رسیده با دشمنان از بجزای رسیده

جود دل پسند باتیں دوستی رشتہ داری اتفاق اور اچھائی سمجھائی بابت کبھی کسی تھم نہ ہوئیں۔ کچھ دانش مند
 دل پر اور بلند مرتبہ نظر کے (جود دل خدائی بھیدون کا خزانہ اور انائی کے چہرہ کا آئینہ ہے) سنا سنے پوشیدہ نہ رہے گا
 کچھ درگاہ خدا کے نیاز مند نے اپنی سلطنت کے ۳۰ سال میں (جب سے آسمانی مدد کیساتھ حکومت
 تخت پر بیٹھا ہے) ہمیشہ عقل و بینائی کے مد نظر یہ رکھا ہے کہ تمام امورات خواہ ملک کا فتح کرنا ہو یا حکومت
 کرنا چاہے۔ شمشیر زنی ہو یا کشور کشائی ہو سب کچھ چرواہے پن کی نگہائی کے بجالانے اور چوکیداری کے کام
 کو پورا کرے سکتا ہے۔ نہ کہ چاندی ہونے کے خزانوں کو جمع کرنے کے لئے اور تاج و تخت کو آراستہ
 کرنے کے لئے اور نہ پادشاہوں میں گھنٹن جانے کے لئے۔ اور بے فائدہ آرزوئیں کے گریبان میں کھینچ
 بکار کرنے کے لئے۔ اسی لئے ہمیشہ دل میں دوست دشمن اپنے پرانے کے لئے سولے نیکی اور خیر خواہی
 کے کسی قسم کا خیال نہیں کیا۔ اور ہمیشہ دنیا والوں کی بھلائی میں چاہے اپنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اور زمانہ
 بھر کے آدمیوں کے ساتھ چاہے دبی ہو یا پردیسی نیکی کرنے میں کوشش کی گئی۔ خداوند عالم کو خبر ہے
 کہ اس ہندوستان کو غیروں سے پاک کرنا جو کہ اور ملکوں کی نسبت دو گنا ہے۔ اور اس بارے کے کڑے
 کرکٹ کو بھارتیہ کے تین کنارے دریائے شورت سے ہوئے ہیں خود غرضی اور خود غلطی کے طوطے دل سے نہیں
 ہوا ہے بلکہ عاجزون پر مہربانی کرنے اور ظالموں کو مار ڈالنے کے سوا اور کئی قسم کی آرزوئی نہیں کی گئی
 اور یہ نیت کہ جس طرف رخ کیا۔ دشوار کام سہولت سے ہو گئے۔ اور آرزو کا چہرہ اسی کے پردے سے
 اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔ جسوقت کہ اور بلند گان خدا کے ساتھ ہمارا اچھا بیٹھہ اس روش پر ہو تو تم
 بلند خاندان کے ساتھ درگاہ خدا کے بلند دخل یا نشہ لوگوں میں سے ہو اور باوجود اس کے قدیمی دوستانہ
 عقائی اور قریبی رشتہ داری بھی ہو تو پھر سیانے دانہ اؤں پر کھلی بات ہے کہ اتنے تعلق میں سے ایک ہی
 تعلق اتفاق اور ایکے کے لئے کافی ہے جبکہ اس قدر معاملات اکٹھے ہو گئے ہوں۔ لہذا خبر ہے کہ سوائے
 نیکیاں گت اور کچھ ایسی چیزیں نہ ہوگا۔ اور یہ نیکیاں گت اور دوستی دنیا کی آبادی کا سبب اور دنیا والوں کے
 اتفاق کا وسیلہ ہوگی۔ اور آپ نے اپنے بزرگانہ خطوط کے درمیان بھیجیں اور اسباب دوستی کے ظاہر
 کرنے کے بارے میں جو کچھ اشارہ کیا تھا وہ تو عجیب قسم کی رکاوٹوں میں سے تھا (عبداللہ خاں ہے)

کما تیرگی درون و کوتاهی دریافت در بخاساخته بودند و هر چه از ساده دلاں
 پیمیدان را در گرداں کرده سخنان ناخایسته بفرستد این کس بسته اند خود چه گنجایش
 این معنی داشته باشد چه در مرغ بفرستد این گروهبی سرانجام بر مردی که اندک
 بر تو دریافت دارند پیدا است کما والد و دواں که برگزیده درگاه خداوند اند
 دور اندیشی و باز یک بینی ایشان بر همه روشن چه گنجایش داشته باشد که گوش
 برین سخنان ناسزا انداخته از نامه و پیام دوستی بازایستند و اگر چند بی اندازده لمی رگاه
 دور مانده است گمراه از هندوستان آزرده دل رفته باشند و به سالتوسی در آمده و دروغ را
 راست و اموده خواهند که آه سخن یابند و غم از آن دم زنی نکنند و بران شوند که گردی بر
 دامن دوستی نشینند و هر خشمی بگامی بجاشاک بیگامی آید آشته شود و سزاوار دوستی آن بود که
 الطیعیان و دانا فرستاده و مفرغین پیشگامانند و از تکرار آگاه میشدند خدا نخواست باشد اگر بود
 از سخنان دور از کار می یافتند و روش دوستی آن بود که و الشهوران سخنی در امیر شده از
 چگونگی آن می رسیدند باری گذشت آنچه گذشت اکنون چهل سال دارد و وقتی بتازد
 خرم و سر سبز شده دل پیش بران شده که اندکی از سر گذشت های پیشین نگاشته باشد و از سازد
 پوشیده نماند که از برین کتاب و سنت بر ساحت ضمیمه آنگاه تافته و بر شمرده است و از اشارت
 از باب کشف حقیق استضاء یافته و با جمله اتفاق اهل دل و کل و سقر بر شمرده آن است
 که عده در مہجبات شرف و رفعت شرف است و شرفی بران کرد و از اقبالش
 بوقوع وقیع فصلنامه علی کثیر من خلقنا منین است گوهر شریف و عقیقت که شفا حوت
 صمدی باد و بسته است و دیانت کارگاه آفرینش باد باز مودت و اتفاق اصحاب
 عقل و ارباب عقل نورانیت این گوهر عجب تابان باشد با آن بزرگ نقش و شمشاد با آن الاثر و
 از همه روشن تر و در اندو و انشوری تا جداران بخت بلند و بختی از آن پسندانه بیشتر
 است چه هرگاه که در کارخانه آفرینش هر کس را فرخوار احتیاج و استعداد دانشش

یعنی دل کے اندھے پن سے اور سمجھ کی کمی سے ہمارے یہاں گھڑی بھری اور ان باتوں کو نظر کرنا و انکسار
اور سیدھے سادہ سونکی ایک ٹوٹی ہادی طرف سے عجب کا کر سخر کر کے ناموزوں باتیں ہمارے
شکار بندیں باندھی ہیں۔ یا ہر چہ خدا لگا یا ہے ایسی پوج باتیں ہمارے متعلق کیا حقیقت رکھتی
ہوں گی۔ کیونکہ ان لوگوں پر جو کچھ بھی دریافت کا مادہ رکھتے ہیں اس گروہ کا سفید چھوٹ ظاہر
ہے تو پھر آپ جیسے بلند فزائی کے سامنے دکھ رہا خدا کے منتخب لوگوں سے ہیں اور آپ کی دوا لائی
اور تجربہ کاری سب پر روشن ہے، تو کیا حقیقت رکھتی ہوں گی کہ اس نا لائق گروہ کی باتوں کو چھان
سے تنگ دوستانہ خط و کتابت کو بند کر دیں اور اگر کچھ لوگ دربار کے کالے ہوئے اور گراہ مجبور و لاچارستان
سے رنجیدہ دل ہو کر چلے گئے ہوں اور فریب دی پر آمادہ ہو کر جھوٹ کو بیچ بنا کر خواہش کریں کہ اس طرح
متمنارے دربار میں بات چیت کا موقع پائیں اور بولنا چاہیں اور یہ ارادہ کریں کہ دوستی کے پتہ پر گرم دم
جائے اور اگر گنہگار کا چشمہ غیرت کے گور سے سے بھر جائے تو دوستا نہ خیال سے یہ سنا رہا تھا کہ
سیانے الچی روانہ کر کے بات کی کھال نکالے اور کام کی تہ سے واقف ہوتے۔ خدا ایسا نہ کرے
اگر نئے کام کی بوجھ پا جائے تو دوستا نہ روش اس بات کی متعفی تھی کہ سب بانیے سر توں کو
بھیج کر اس کی کیفیت دریافت کرے۔ خیر جو یہونا تھا ہو چکا۔ اب جبکہ دوستی کا باغ نئے سر سے ہلکا
اور تروتازہ ہو گیا ہے تو صاف دل اس امر پر آمادہ ہوا کہ پچھلے واقعات میں کچھ تلم باڑ سے تحریر کر کے
پوشیدہ نہ رہے کہ روشن دلوں کے سینے پر قرآن وحدیث کے دوستوں سے یہ امر روشن شدہ ہوا
صوفیوں اور خدا رسیدہ لوگوں کے گمانات سے اور گہری نظر کی شہادت سے یہ بات قوت پائے ہوئے ہوئے
کہ کام حقدار مذہب دانوں اور ماحق مذہب دانوں کے التفاز سے جو بات کہ انہی لگتی ہے وہ یہ ہے کہ کاشف
المخوقات انسان کی قوم میں جو خیر سیتا زیادہ شریف رہتا اور بلند درجہ ہے کہ جسکی اقبال لہندی کا ہفتا نہ
اس ایت کی بزرگ سرجی سے آراستہ ہے جن لوگوں کو کہنے پیدا کیا انہیں سے بہت سوں کو اکثر و پر
تو بھل کے بزرگی رہی ہے وہ قتل ہے جو شب بھرا غم کی کی مانند ہے کہ جس قتل پر خدا کی شناخت
والبتہ ہے اور دنیا کے کارخانہ کی جانچ پرستل بھی اسی پر منحصر ہے۔ اور عالم حکیم سب متفق ہیں

سیداده باشند هر آئینه این طالع که علیه بنمید فهم و ذکا موصوف خواهند بود و اکنون که دانش پناه
 ویش و نگاه مولانا فرزا جان سر آمد دانشمند را نامدار و یگانه استادان روزگار
 و از اکابر علمائے دین و اعلا علم اصحاب یقین است هر چند باو شایان دانش و انشور را
 بمنشی باین نوع مردم میاید است جای که خود در مرتب دانش خدا آفرین آن عظمت و نگاه
 خواهد رسید فهم افادت پناه مذکور باو نخواهد رسید و چون بر فطرت صاحبان این در یکسان لازم
 است که این با قوت بجا و فیروزه خاتم کبریا را سطل نه گزیند و همواره در سالک معاش و معاد
 استقامت و استقامت از او طلبند خصوصاً در وقت صحبت با خوانده های سیاه دل و سیه کاران
 تیره و در دل کار بر کس خواهش جهاد و بر دیتی و خودی و خودی و خودی چشم بر کاغذ دوخته اند
 و فرمان آسمانی و نامه جادوئی را که فرستاده خدا و رسانیده پیغمبر است از شاه برادرانیه
 بزرگ دیگر و امی نمایند و محلات و خصوصیات و اصولیات و دستورات نموده می خواهند که
 در فرمانروائی و کارگزاری شریک یا دشمنی باشند ازین رهنم در دل دانش گزین
 همواره در تحصیل رضایات الهی میباشند چون اختلافات بسیار در میان بسبع ممالی و امیر
 در مطالب علمی و علمی طلب دلائل و بر این می نمایند و همواره استکشاف عنوان مسائل
 دین و تنقیح معاصد مجتهدین و مستنباط عقاید سلف و اتخاذ ادل حلف و تفحص
 موارد خلاف و تصحیح مواقع اختلاف و انتشار خلائی که درین یکیز ارسال میان علمای است
 متنازع فیله بوده چنانچه کتب متاوانه بطور تفصیل آن مشتملست بمنجید و در مبادی احوال
 گفتگو اینمینی باعث بیرونی و کساد و نظری نادانان که تبلیغ و ترویج در لباس ارباب
 دانش در آمده اعتبار تمام پیدا کرده بودند می شود و موجب پیش آمدن جمعی از ارباب دانش
 و اعتبار گرفتن تا آنکه بواسطه بدفشی طالع اولی در رویای جنون بودند و سگ و دوا
 تا و از آن نامهربانان سر بریت و سوء مدیریت خود تر شده و از طریق گشت به بعضی
 مقدمات لایق را شرت داده موجب فزاید خوانی چند س از امر کس نبگاه در انحصار است.

تو بیشک بادشاہوں کا گروہ عقل اور تیزی ذہن کی زیادتی سے زیادہ سو صوفت ہوگا۔ اب جبکہ عقل کو پناہ دینے والے ہوشیاری پر قابو رکھنے والے مولوی مرزا خان جو نامور سیانوں کے سردار دنیا بھر کے استادوں میں جیتا ہیں اور مذہب کے بڑے عالم ہیں اور زبردست حدیثا سوں میں شہسہیں درج ہوا ہے دربار سے کل کرد و بارہ مہتا رہنے دربار میں چلے گئے ہیں۔ اگرچہ عقل مند بادشاہوں کو اس قسم کے لوگوں کی صحبت میں تو رہنا چاہئے مگر یہ امر بھی ظاہر ہے کہ جس مقام پر ہم بلند مرتبہ کی خدا داد عقل اور دور بین سمجھ پہنچے گی وہاں تک بہتری کو پناہ دینے والے مولانا مرزا خان کی عقل پہنچے گی اور جیسا کہ عقل کے کینا صوفی رکھنے والے بادشاہوں کی ذات پر لازم ہے کہ اس بڑھیا یا قوت اور بڑی انگوٹھی کے فیروزے جس سے مراد عقل ہے خالی اور سیکا تر رہنے دیں اور ہمیشہ دنیا و آخرت کے معاملات میں عقل سے مدد و اعانت لیتے رہیں۔ خاص کر سیاہ دل علماء اور پیسے کے اندھے گنہگاروں کی صحبت کے وقت جو مرتبہ اور اختیارات اور خود مرضی اور خود بینی کے لئے کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور آسمانی احکامات اور دائمی قرآن شریف کو جو خدا کا نازل کیا ہوا اور رسول کا پہنچایا ہوا ہے) راہ مستقیم سے ہٹا کر دوسرے رنگ میں ظاہر کرتے اور تشریح طلب اور غیر تشریح طلب قرآنی جملوں کی یہ تفسیر دیکھ اور سنگار کر سکتے ہیں اور کارگرداری میں بادشاہت کے شریک ہونا چاہتے ہیں۔ سیانا دل ان واقعات سے (در بیان ہو کر) خدا کی مرضیوں کو حاصل کرنے کا وسیعہ رہتا ہے جو نہ کہ ہر معاملہ میں بہت سے اختلاف گوش گزار ہوتے ہیں۔ علی اور علی مطلبوں میں ثبوت اور دلیل نامی جاتی ہیں اور ہمیشہ ایسی ہی سوالات کی بابتیوں کا جاننا اور قاضیوں کے مقصدوں کا سمجھنا اور چھپے اعتقادوں کا پر تانا اور پھیلی باتوں کا لباس لینا اور خلاف مقامات کو کمزور نکالنا اور اختلافی صورتوں کا سمجھنا اور اس خلاف مذہب بات کا منتہی معلوم کرنا جو علماء اسلام کے درمیان ہزار برس تک سبب فروع و مشاد رہی ہے۔ چنانچہ بڑی بڑھ مرد و جہت کا میں ان مسائل کی تشریحوں پر مائل ہیں۔ ایسے سوالات کی تحقیق کیا کرتے ہیں اور ابتدائی حالت میں اس قسم کی گفتگو نادانوں کے بازار کی بے رونقی اور راہ مارنے کا باعث ہوتی ہے جنہوں نے پہلے فریب اور دھوکے سے سیاست کو گوئے کیڑے پنکڑ کا فی اعتبار پیدا کر لیا تھا (بقیہ)

ملک شرقیه هندوستان تعین بودند و بموجب بدینست و کم فطرته اراده یعنی چه دروغ
 ایشان را فاسد داشت و بدین مدید از در خانه و دور بوده دست آمدن براسه نه
 آمدن در خانه و باغی شدن میخواستند نشوند چنانچه این سبب سعادتمان گاهه نسبت
 او عای الوهیت و گاهی نسبت دعوی نبوت باین جانب نموده خود را در گرداب بلا
 و موج خیز طوفان عشاره رسوای خالص عام شدند و خاک ندامت و گمراهی و خجالت بر فرق
 روزگار خود انداخته بدار البوار شتافتند فی الواقع ساحت قدس بمساحت جناب کبریا می
 آلودی را خسر و خاشاک اسکان چه نسبت دور سر پرده صحت نبوت پاسه بندان عقاب اهل
 بوس را چه مناسبت باعث تعجب میشود که در مجلس ارباب بدوستان که از تائید یافتگان
 الهی اندیشال این مقدمات بر زمین احتمال بهم چرا نگذرند و سینه بمان بصیرت گویا بر اسه
 چه اجازت این مقدمات باشد حق تعالی شاهد است که چون بکلی بهت مصروف و بخصیل
 رضای الهی است از سخنان مذکوره ارباب اتفاق بخاری و در شراب عذاب خاطر افراخته
 یافت چه هرگاه حضرت واجب تعالی از دست او کتوت و ستان کم می باشد و شش شده باشد
 و حضرت انبیا و از سر زلفش بجز و ال بد آئین نجات نیافته باشد سائر زنده باشد خدا را از
 آن چه اندیشه و از بدنامی چه بلا حفظ و از کبر و التمه که همیشه پیش و بدویش و پیش فرموده خدا
 و توفیق او بوده در روز آخر دینی بخت بایوں گواه حال پس است الله تعالی بندگان را در
 و نبات خود را رخ دم و نبات قدیم دارد و چون بکلی بهت مسلطین و التمه است
 آنست که در رضای خالق و اسودگی خلایق بوده نبوت سلوک نماید که خلق خدا
 از آسیب ارباب شرارت و اسن بوده در لوازم عبادت الهی و مراسم عاشق خیر خواهی خود
 فانی الیال باشتند بنا بر آن محض از برای رفا هیت که فرموده عباد و عامه بر آید
 که با جمیع و دلایع الهی اند درین سنی سال در پاک کردن زمین آیند و ستمان
 چندانی که شش بجا آورده که جابا سده دشواران چه می رسد و جابای فرما نروا و سرکشان اسرا

(دو ہندوستان کے مشرقی ملکوں کے اس پاس تعینات تھے۔ اور اچھے اور بد ذات ہونے کی وجہ سے بد ذات کا
 امادہ ان کے جوہر مانع کو خراب کر رہا تھا اور صرف تک دربار سے دور ہونے کی سبب باغی ہونے اور بد ذات
 میں رہنے کیلئے سزا چاہتے تھے) ہوئے ہیں چنانچہ یہ بد نصیب کبھی تو ہماری جناب خدائی دعویٰ کی اور
 کبھی بغیر دعویٰ کا چھڑا لگا کر اپنے آپ کو مصیبت کے بھنور میں اور سختی کے طوفان کی لہروں میں ڈال کر پہلک میں
 بدنام ہوئے اور اپنے سر پر بد ذات اور حقارت کی گرد ڈال کر دکھیا نگری میں چلے گئے۔ یعنی ہلاک ہو گئے۔ واقعی
 پاکیزگی سب سے ہوئے دربار خدا کے بزرگ کے میدان کو درم (جیسے) دنیا کے کورے سے کیا نسبت پر اور
 پیغمبری کے معصوم خیمے میں خواہشات نفسانی کی رسی سے بندھے ہوئے لوگوں کو کیا اطلاق ہے؟ تعجب نہ ہو کہ ان کے
 صاحبان اقبال کی گفتگو میں جو خدا کے نام کی یاد تہ کو نہیں سے ہیں اس قسم کی باتیں شک و شبہ کے غور
 پر بھی کیوں ہونے پڑیں۔ اور جو ایسی کمینوں کو ان معاملات کے کہنے کی کیوں عبارت دیجائے۔ خدا کے بزرگ
 گواہ ہے کہ جو خدا کے جلال کے حاصل کرنے پر ہمہ تن محنت صرف ہو رہی ہے۔ منافقوں کی مذکورہ بالا چیزوں میں
 سے دل کے چشمہ شیریں میں کسی قسم کی دشمنی نہ رہا کرتے ہیں یا کیونکہ جب خداوند عالم نامہ کہ جو حوصلہ لوگوں
 طعن سے نہ بچا ہوا اور پیغمبروں کا گمراہ لاندہ بھیا بھیلوں کی طاعت سے نہ جھوٹا ہو دیگر بدکار خدا کو ان لوگوں
 سے کیا خوف ہے۔ اور ان کی بدنامی کا کیا خیال ہے۔ خدا کا شکر اور احسان ہے کہ خدا و رسول کے احکام ہرگز
 عقل و بینائی کے جوئے نہ نفع دے ہیں اور تاہم اندیشہ کی روزانہ ترقی میں ہر کی پوری گواہی ہے۔ ہماری
 دعا ہے کہ خداوند عالم ساری مخلوق کو اپنی عزتیں پر بچا دعوے کرنے والا اور مستقل چلنے والا رکھے۔
 اور چونکہ منافق باو شامیوں کا پورا پورا داعی ارادہ یہ ہے کہ خدا کی رضا مندی اور خلقت کے آرام کے
 خیال میں رکھا ہی طرح پر رفتہ رفتہ اختیار کریں کہ پہلک شریروں کی تکلیف سے بیکر عبارت الہی
 کی نیاری میں اور ہماری خدمت خواہ ہو کر خدا کی کار و بار میں بیٹھیں۔ اسی واسطے صرف عام غیبت
 اور نام مخلوق کی بخلانی کے لئے جو یہ وردگار کی عجیب و غریب امانتیں میں تیس سال تک ملک
 ہندوستان کو پاک کر رہے ہیں ان کی کوشش کی گئی کہ کھٹن مقامات بہت سے فرمانروا اور اہل
 اور نالایق سرکشوں سے

بدست آمد مدگی سرانجام آن بدانگونه که بایستی شد چنانچه تجاها می پندوان بدکیش
خاقله در دیشان خدا اندیش گردید بجای آواز ناقوس بت پرستان بانگ نماز بلند
گرفت و همه کارهای اینچنانچه دل میخواست بچنان شد از روی خواش سامان سر
انجام پذیرفت و همه سرداران و گردنکشان کمر بندگی بر میان جان بسته و گوشواره فرما بر انداخت
در گوش فردوسی شنیده به شکر فیروزی اثر درآوردند و این همه مردم گوناگون ابام پیوند
داد و این سر نیز از بر زین خاکساری و تارک امید بدرگاه خداوندگار نهاده بوستان
آرزوی این مردم مابستر شبه داد و پیش سر بنر و شاداب ساختیم و پیش نهاد خاطر آن بود
که چون این کار و بار سامان و سرانجام یابد بشوریده بختال فرنگ که در دریای شور
درآمده سر بشورانگیری برآورده اند و سنگ لاه دریا نوردان هفت کشور شده سیما
بر زائران حرمین شریفین زاهدان و شرفا آزار بسیار میرسانند خود پرورش نموده آنرا را
ازین خار و خشاک پاک سازیم لیکن چون شنیده می شود که او باش قزلباش از
عباده عقیدت و اخلاص بیرون آمده بوالی خود ملی او بسیار کرده اند بخاطر حق و بی سید
که یکی از فرزندان کامگار را بدان جانب تعیین فرمایم قطع نظر از آنکه از شاه راه سنت و
جماعت انحراف دارند رعایت خاندان نبوت بر دست مهت ملازم مست علی الخصوص
که حقوق اسلاف سابقه در میان باشند و تا خاطر این را بگذر جمع نشود و نصبت بجای دیگر
نکنیم و الحال که سلطان روم محمود و بدیند گوار خود را کالمین انکاشته نظر بر
ضعف صوری و ملی عراق انداخته بدفعات افواج فرستاده اند و مسومع میشود
که والی عراق سلطان علی قلی سیدان ادخلی را به جت طلب کمک با این جانب فرستاده
این خاطر چنان میرسد که عثمان عزیمت بصوب عراق و خراسان منعطف
سازد و اعلام اراد و اعانت بر وجه اتم و احسن بنمایم و در میان میگذرد
که چون این بگانی و...

مل گئے اور جس طرح ہونا چاہئے تھا اسی طرح بخوبی مکمل ہو گیا چنانچہ بد ذات ہندوؤں کے مندر خدا پرست اور
 کے عبادت خانے ہو گئے اور بت پرستوں کی سنگھ کی آواز کے بجائے بانگ ماز بند ہوئی اور دنیاوی کاموں کے کرنے
 کی جیسی دلی خواہش تھی ویسی ہی ہو گئی اور آرزو کے بموجب دست اور ختم ہو گئے اور سارے سرداروں اور بزرگوں
 نے غلامی کی پٹی باندھ لی کہ کپڑوں کے اور فرما نبرداری کا حلقہ عاجزی کے کان میں پہن کر ہماری نعمت و فوج میں اہل
 ہو گئے اور راستے مختلف مذاہب گروہوں میں باہمی اتفاق پیدا ہو گیا۔ اور ہم نے بھی عاجزی کا سر خاک راری
 کی زمین پر اور امید کا مانتا درگاہ خدا میں جھکا کر ان لوگوں کے امیدوں کے بارے کو بخشش و کرم کے چشمہ
 سے تروتازہ اور سرسبز کر دیا اور دلی مشاہیر تھا کہ جب کاروبار و کام کاج ختم ہو جائے بد نصیب انگریز جو دہ کے
 شور کے جزیروں میں آکر شورش مچا رہے ہیں اور ساتوں ولایت کے مسافروں کیلئے راکاٹ بن گئے ہیں خاص کر
 کے سرینے کے تھاجوں کو خدا ان دونوں کی آبرو بڑھائے بہت جاتے ہیں۔ بذات خود حکمہ کرے اس راستے کو
 کر لے کر گت سے صاف کر دیں۔ چونکہ سنا جاتا ہے کہ فریبا شوں کے بدعاش گروہ نے عقیدت اور محبت کے
 راستے سے باہر ہو کر اپنے حاکم سے بے ادبیاں برتی ہیں۔ دوستی اور راستی تلاش کرنے والے جی میں آنا ہے
 کہ قبائلی مذہبوں میں سے کسی کو اس طرف لگا دیں۔ اس امر سے قطع نظر کر کے کہ ایران داسے سنی مذہب
 سے پیچھے ہوئے ہیں۔ ہماری ذمہ دار بہت کے لئے خاندان رسول کی رعایت کرنا ضروری ہے۔ خاص کر
 جبکہ سالہ بزرگوں کے حقوق کا خیال درمیان میں ہو دینی جب ہمارے والد بزرگوار علیوں بادشاہ ہندوستان
 سے شکست کھا کر ایران گئے تھے۔ توشاہ طہاسب والی ایران نے جو امداد دینی فوج ان کے ہمراہ کی تھی ان
 کے دوبارہ ہندوستان تاج کر کے سلطنت منلیہ کی بنیاد ڈالی تھی جب تک اس طرف سے دل میں نہیں ہو سکتا
 اس وقت تک دویر بھان رو اند نہ ہونگے اور اس وقت سلطان روم سے اپنے بزرگوار باپ دادا کے حمد
 پیمان کو نصبت و نابود سمجھ کر حاکم عراق کی ظاہر کمزوری پر نظر کے کئی بار مقابلے کے نو حین روانہ کی ہیں
 اور سنا جاتا ہے کہ حاکم عراق نے سلطان قلی بدانی اوٹلی کو مدد دیا ہے۔ دلسن آنا
 ہے کہ مرادہ کی لگام عراق و خراسان کی طرف موڑیں اور ماہ دو ماہ کے چھپنے سے پوری صرح اور بکریاں
 کریں اور ساتھ ہی جی میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ عالمی خاندان کے ساتھ برسوں سے رہنے والے ہیں ان کی رہائش

قربت از فرستادن مکتوب محبت اسلوب بمصوب سیادت پناه سعادت دستگاه میرفت
 اسلحام یافته است میخواستیم که چون نزد یک نجربان رسیدن شود آن ولاد و دمان
 از اینجا راه دوستی آمده در آن سرزمین سپهر آتش بدیدارگر می شاد کام سازند و بگفت
 دشمن و دلاور بر پرده کشائی چهره یگانگی گردانید که سخنان خدا دانی و راز ملی پنهانی که در دل
 ما جا گرفته یک یک گفته شود و آنچه از دور بینی و خدایتی در دل آن ولاد و دمان پرتوانداخته باشد
 شنیده آید خوشا فرزند عالمی که این چنین دوبرگزیده خدا برای خدا فرامی آمده زبان ما بکشانند
 و سخنان دلاور با هم بگویند و چون پیش دید سر فرزان کرده بانی خدا خواستش بر آوردن نام بلند
 و سرافرازی نمودن بر زمین و با کی دیگر نیست دل خیاں بخوابد و امید که ایشان بچنین بخواسته
 باشند که در هر یک که خواستند و خداوندی بیشتر باشد آن دیگری پیروی و دجوهی او خواهند
 یکدیگر و دیگر و بی او فرزند داشت نه نماید و الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر شده
 درباره داد و دمک این بانی و خراسان موافق صلح و دیدار شربت دستگاه بعل خواهد مد و دیگر
 آنچه از فرزند شاهرخ فرزانو شده اند بسیار خوشتر از سخن آنست که آن بجا که خرد و سالیان و خوشتر
 او بود با این همه که تا جری بهشتیان بر داشت سر او از چندی نداشتی سزده بود که هر که نام
 از اندامیان پایه میرساند چه از آن بی بر و ایما که از بندگی نکرده و چه از آن گستاخها که بان
 ولاد و دمان نموده هر چند از دوستی و خشنی که با دارند چشم پوشیده شود او را چه پایه آن
 بود که سبب او با پیش آید و چه از بد الخیثها که پدیدر کلان بزرگ دار خود نموده هر
 چه با رسیدن خدا رسید و بیکان شاسته این همه آوارگی بود اکنون چون شاهرخ فرزان
 از خواب پریشان بیدار شده برادر تر کرانی سستی به شمار گشته با اینجا بر رسیده است خبر مهربانی
 نمودن و از کادای او فراموش کرد دل چینی و دگر در دل میگذرد و امید از دوستی خوشی
 آن ولاد و دمان نیز چنانست که از گستاخی او چشم پوشند و محبت تشییر مانی محبت و احکام
 تواند نمود تا امانت و حکم به پناه نهد که سقران بخواه همه هرمان کارگاه حکیم بهرام

اور از سر نو نیات پناہ سعادت و سنگاہ میر قریش کے ہمراہ محبت نامے کے رواد کرنے سے پورا کی پہلی
 قربت داری کے اسباب مضبوط ہو گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب شہر خراسان کے قریب پہنچیں تو تعالیٰ
 خاندان بھی دوستانہ خیالی سے وہاں سے روانہ ہو کر اس آسمان جیسی آرائش زمین میں اپنے دیدار مبارک
 سے خوشنود کریں اور دل پسند بات چیت کر کے دوستی کے چہرے سے پردہ کو ہٹا دیں۔ خدا سے امید
 ہے کہ معرفت خدا کی گفتگو اور پوشیدہ عہد ہمارے جی میں موجود ہیں ایک ایک کر کے بیان کر دیں جو کچھ
 بہت ہی خوش نصیبی کا باعث ہے کہ ایسے دو خدا کے پسندیدہ بندے ملتی جمع ہو کر راز و کنوئیاں کریں
 اور آپس میں دل خوش کن باتیں کریں۔ اور چونکہ دونوں معززین خدا کے مد نظر بند و نیر تبار کی حامل کرنے
 اور ناموری پیدا کرنے کے سوا اور کوئی بات نہیں ہے۔ میری دلی آرزو یہ ہے اور یہ سمجھتا ہوں کہ آپ
 بھی یہی مناسب سمجھتے ہوں گے کہ تم دونوں میں سے جس کسی میں خدا شناسی اور خدا پرستی زیادہ ہو
 دوسرا اس کی پیروی اور دعویٰ کو تسلیم کرے۔ اور اس کی طرف داری اور دوستی میں پہلو تھی نہ کرے۔ اور
 اب جبکہ دوستی اور اتفاق کے تعلقات دنیا بھر پر ظاہر ہو گئے ہیں تو کم از کم عراق و خراسان کی مدد کو ہمارے
 میں تم شان و شوکت والے کی مشورہ و صلاح کے موافق عمل درآمد کیا جائے گا۔ اور جو کچھ شہر خراسان
 کے بارے میں لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس میں لطفانہ حرکات اور خود پسندانہ اظہار حقیمہ باوجود
 بذات ہمنشین کی کم عقلی کے اتنی نا لایق و نا سوجب ہوا تھا کہ جن میں سے ہر ایک اس امر کا مستحق
 کرتی تھیں کہ اس کی یہ نوبت پہنچے چاہیے وہاں پر وائیاں ہوں جو تہا زنی و ناز ست میں کی ہیں اور خواہ
 وہ گستاخاں ہوں جو تم عالم خاندان کے ساتھ برتی ہیں وہاں پہ آپ اس دوستی اور رشتہ داری کا
 خیال کر کے جو تم میں اور تم میں ہے۔ شہر خراسان کی خطاؤں سے چشم پوشی کریں۔ اسکو کیا حق حاصل
 ہے کہ وہ سپہ سالارانہ طور سے پیش آئے۔ اور چاہے وہ نازیبا حرکات ہوں جو اپنے بزرگ دادا کیساتھ
 کی ہیں۔ ان معانات کے عوض میں جیسا بدلہ اسکو ملا وہ خدا کی طرف سے ملا۔ اور بیشک وہ اتنی پریشانیوں
 اور مصیبتوں سے لبرائی تھا جو آپ پر تھیں اب جبکہ شہر خراسان میں مرزا خواب پریشان سے بیدار اور رستی کی وجہ
 سے جو ہر عداوتی ہوتا ہے اسے ہوشیار کرنا ہے۔ پھر اس آیت سے رہنمائی کر لے اور کئے کر لے کہ

که مخلص راست گفتار و مرید درست کردارست و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب
بوده و دوری او را هیچ وجه تجویر نکرده بودیم برسم رسالت فرستادیم که چو در ملازمت سا
اورا آن نسبت مستحقست که مدعیات را بسطه واسطه دیگری بموقف عرض پیرسانه اگر درین
شریف ایشان بچنین اسلوب مرعی باشد گویا سکا لئه نیامین بسوا سبطه خواهد بود و بحسب
پیش واقعه بخیرال پناه رضوان و سنگاه اسکندر خان انارالتدبر بانه سیادت ماب
نقابت نصاب صدور جابر که از عظم سادات کبار و اجله اتقیا ی لای دیارست مقرر
کرده بودیم و بسوا سبطه بعضی امور در حیرت رخی افتاده بود و در نیولای برافقت حکمت پناه یا
فرستادیم و نمودجی از موقوفات بتجلیل عمده النواص خواجہ محمد علی بموجب فیض علیہ ارسال
بنمودیم و ترقب آنکه بقضاء غزای تاد و اتجاوا اعلی فرموده همواره از طریقین طریق
ارسال رسل و اتحاف تحف سلوک باشد و دیگر از فرستادن کبوتران پری پرواز آمدن
حبیب عشق یا ز شہر مرغان شوق در جنبش آمد و گلزار خواہش گلگل شکفت اگر چه بحسب
نمود جزایزی پیش نمی نماید یا بد معنی یاد از مواجیدار باب ذوق میدہد معہذا اشتغال
صوری مابین شتی پرندہ چون بدیدہ خردہ میا بازی نگرد جز پرندہ بر چہرہ راز نیست و بر
ہمین بال و پر چشم امید باز نہ امید کہ همواره ہمہ رن آئین نیاسہ و پیغام خوشدل
و شاد کام میافزاید باشد بیت چوں تلم آمد لفظ شاد کام نہ ختم شد خط محبت و السلام
خطاب حضرت شاہنشاهی بہ شاہ عباس تحت نشین کشور ایران
ستایش دنیایش عتبہ کبریای احدیت جل جلالہ تقدس اسماء و بشارت است کہ اگر جمیع نقاط
عقول و جہا و دل بنوم با جنود و مرکات و عسا کر علوم فراہم آیند از عمدہ حرم نے
از ان کتاب یا برتوی ازال آفتاب نتواند برآمد اگر چه در دیدہ تحقیق جمیع ذرات کونہات
سرچشمہ ہمہ آید و اندک از زبان برآوردہ تشنہ لبان و تفسیدہ زبانان بیدای پیہ

جوتج بولے والدہ دست اور دست کام کرنا مقصد ہے۔ اور نوکری کے ابتدائی زمانے سے لیکر داہنگ
 قریبی درجے پر ملازم رہا ہے۔ کبھی صورت میں بھی اس کی جدائی پسند نہ کی گئی تھی، مگر اب ہمارے پاس
 ایچی بنا کر بھیجا ہے۔ ہمارے دربار میں اسکو یہ حق حاصل ہے کہ سقادات اور مطالب کو نوپیش کرے
 ہم میں اور اس میں کسی دوسرے کے بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی اگر جناب کے دربار میں بھی
 اسی قاعدے کا خیال رکھا جائے تو اسکا آپ سے باتیں کرنا گویا بچو لئی کے بغیر باری مہماری بات
 جیت کے برابر ہو جائے گا۔ اور رضوان بہشت جیسا درجہ رکھنے والے مغفرت کی پناہ میں داخل ہوتے
 والے اسکندر خاں والد جناب کی ماتم پر سی کے لئے خداوند عالم آخرت میں سوال وجواب کے
 وقت ان کی ذیل کو ردشن کرے۔ سرداری کو پناہ دینے والے بزرگ درجہ رکھنے والے میر صدر
 جہاں کو جو بہت بڑے سادات میں سے اور اس شہر کے بڑے پرہیزگاروں میں مقرر کر دیا تھا
 جو بڑے کاموں کی وجہ سے ناخیر میں پڑا ہوا تھا اسوقت حکمت پاک حکیم حام کے ساتھ روانہ کر دیا۔
 شغلوں اور سوغاتوں میں سے کچھ بھٹو اساطیر نمونہ عمدہ خواص محمد علی کی سپردگی اور دودھاری کی
 علیحدہ بھیجا ہے۔ جبکہ تفصیل اس کے پاس موجود ہے، مناسب ہے کہ اس حدیث پر مسلمانوں تم
 آپس میں شغف اور سوغاتیں دو تاکہ دوستی زیادہ ہو کر اسے ہمیشہ دونوں طرف سے خط و کتابت
 اور سوغاتوں کی روانگی کے طریقے جاری رہے۔ بھیلے اٹھنوالے کبوتروں کے پہنچنے سے اور حبیب
 کبوتر باز کے آنے سے شوق کے پرندوں کے پر پھڑپھڑانے لگے اور خواہش کا باغ باغ ہو گیا اگرچہ
 یہ امر دکھاوٹ میں تو کھیل سے بڑھ کر نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن دراصل صاحبان ذوق شوق کی فریادیں
 کو یاد دلانا ہے، خیر خواہ یاد دلانے والا ہے۔ حبیب باریکدیں نظر سے غور کرتا مہل توان
 تھوڑے سے پرندوں میں ظاہری طور سے مشغول ہو جانا اس کے جبرہ پر پردہ ڈالنے کے
 لیے ہو سکتا ہے۔ بعد ازاں ظاہری بالی و پر پر امید کی آنکھ نہیں کھلتی، بلکہ حقیقت کی طرف غور کرتی
 ہے، اس لیے کہ آپ ہمیشہ اسی طرح خط و کتابت اور پیغام و سلام سے خوشدل اور خوشنود کر رہے ہیں۔
 بلایت جب ظلم فقط شاد کام نہ کھنے لگا تو اسی لفظ پر خط و محبت ختم ہو گیا۔ اور زیادہ سلام قبول (تھیں)

حقیقتی را تر زیبا و شیراب دارند پس همان بهتر که کنند انبیشه از انگره جلال صمدیت که
 جهانهای پاکان آرد چینه اوست کوتاه داشته در جلای نفوت گروه قدسی شکوه حضرت انبیا
 و رسل علی نبینا و علیهم السالوات و السلام در آمده اولاً شرافت حالات و ثانیاً نبایل عطیاست
 جمهوران را از گروه ضلالت و غوایت بشا همراه عنایت و هدایت آورده اند بر منابر تنیال
 ادا نموده شرح معالی احوال و مکارم اخلاق طالع مقدسه اهل بیت که راز داران اسرار کبریا
 دیده کشایان سر ارباب اند بران افروخته از زوره عزت استعدای رحمتی تازه پدید کرده و بکن
 چون بدیده انصاف ملاحظه میکند ملاحظه این منظر هر کونی و الهی و معانی این مجامع انصاف
 و اتفاقی را که ستمک در حقیقت حق و وفائی مطلق اندخل محامد کبریا می خداوندی و پرتو
 صفات علیای ایزدی میاید شایسته آنست که از ان داعیه نیز دست باز داشته نکته چندی از
 مقاصد شعار از ارباب دانش و پیش که بموجب حکمت عملی انتظام سلسله اسکانی بآن منوط است
 در میانها اظهار نموده که هر آینه درین صورت روان گرم روان سالک دین و شیراب ولان
 منافع یقین که اراده جد اول ظهور و بطون پیش نهاد و مهت قدسی اساس داشته
 اند باین دست آویز نیاز مستفیض سعادت خاص میگرد و المنة الله العالی و قدس
 که مشاهد صفوت نامه گرامی که بمصحوب یادگار سلطان حسین شامو مرسل شده بود
 در اوسط ایام بهار و منظر اعتدال لیل و نهار آینه از بخش باطن مهر آگین شده باد و طریک کبیر
 شقایق دریا حین در دماغ روزگار پیچیده بود که این گلدسته محبت دولانگدت رسان
 شام میگامی گشت و آنچه در توقف تسطیر تماثل خلدت داد رقم پذیر گلک ظهور شده بود
 بنایت در موعود خود جلوه استحسان دادنی الواقع روانه مغربی چنان انقضاست
 میگرد که این همه در ننگد لیکن از صادر در داسموع شده باشد که چگونه شمشاد غل عظیم
 و محاربات تویم با سلاطین ممالک سنده و ستان و اساطین این مرز بوم که ستان
 جد اول آسمانی چهار دانگ هفت آئیم گفتند اتفاق افتاده بود درین مدت مدید

کے خشک زبانوں اور پیاسوں کو پانی سے سیراب اور گویائی سے راحت رکھتے ہیں اس لئے مناسب ہے کہ خدائی بزرگی کے کنارے سے جسکے سر میں پرہیز گاروں کی روحیں وابستہ ہیں حیالات کی کمند کو چھوڑ کر کھڑک پاک و دبیر رکھنے والے گروہ یعنی پیغمبروں اور رسولوں کی نعمت و تفریق کی بزرگوں میں اصل ہو کر مبارکے رسول پر اور باقی سارے پیغمبروں کی روحوں پر دعاء سلام ہو چکے تو بزرگائیاں نکالنا (جو انبی ذات خاص میں شکتہ تھے) دوسرے بڑی بڑی اعلیٰ بخششیں جن سے ساری مخلوق کو گمراہی اور فریب کے تیلے سے بچا کر، عنایت و دھابت کے راستے پر لائے ہیں، عین طریقہ سے بیان کر کے خاندان رسول کے گروہ پاک کے بزرگانہ اخلاق اور ان کے حالات کی بلند یوں کی تشریح جو خدائی بھیدوں سے خبردار ہیں اور پیغمبروں کے باطنی حالات کو ظاہر کر سکتے ہیں (اسے میں) حمد و نعت میں شاکر عزت و ابرو کے گوشتے سے رحمت خدائی خواہش کرتی چاہئے۔ لیکن جب انفرادیت سے دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان خدائی اور دیادی گروہ کے مقام ظہور کے درجے اور اس عالمی اور روحانی جمع ہونیوالی جماعت کی بزرگوں کے لئے جو حقیقت خدائیں اپنے آپ کو مارے ہوئے اور خاص زندگی پرستے ہوئے میں جھکواؤ، انہ خدا کے برگ سے سائے کی اور خدا کے عیساںاتہ جنگ کی حقارت کی ضرورت ہے) یہ منہ سب سے کہ اس خیال سے بھی ملتا رہا کہ اگرچہ ان میں سیانے اور سجدہ داروں عام مقصدوں کی کہ (جنہرنگی سیاست کی رو سے) دنیاوی مخلوق کا انتظام شامل ہے ابتدائی مضمون میں بیان کروں ضروری ہے کہ ان مقامات کے بیان کرنے سے ہمیں براستوں کے تیر چلنے والوں کی روحانی قوت اور یقین کے چشموں کے سیراب اولوں کی روحانی قوت جنہوں نے دنیا و آخرت کی نہروں کی سیرابی اپنی پاکیزہ سمیت کے مد نظر رکھی ہے اس عاجزانہ وسیلے کے ذریعہ سعادت خاص سے فیضیاب ہوتی ہے۔ خدا کے پاک کا شکر و احسان۔ ہے کہ آپ کے پاک انوار نامہ کا مشاہدہ و گردا جو یادگار سلطان شاعر کے ملحقہ بھیجا تھا (تھیک موزم مبارک میں اور یہ سارا دل آپ میں اعتدال کی نظر رکھتے تھے غیبت آلود و کدو خوشی بخشہ والا ہوا۔ دنیا کے دماغ میں کیوں لوں اور لاولی خوشی آئینہ جوا بھری ہوئی تھی کر محبت و مبارک کا گدستہ یا خط کی گت کے دماغ میں خوشبو پہنچاؤ والا ہوا (بقیہ)

این سواد عظیم با همه وسعت و وسعت که در میان چندین رایان خود را می فرماید و
 سپه آرای انعام یافته بود و همواره بر سر تیز و تیز بوده باعث تفرقه و خوار
 خلق الله میشدند به نیروی توفیقات آسمانی به تسخیر ادبیای دولت قاهره درآمد و
 از گریوه هندو که تا اقصای دریای شویاز سه طرف جمیع سرکشان و گردن فرازان
 و فرمانروایان زیر دست و راجه با درایان بدست و افغانان کوه نشین کوتاه میس و
 بلوچان یادیما به بادیه گزین و سایر قلعه نشینان و زمینداران شمولاً و استقلالاً
 در ظل اطاعت و انقیاد در آمدند و در انقیاد صدور و استیلا قلوب
 طبقات انام شد الف ساعی میزدول شد و میامن توفیقات غیبی الهی در
 پیشگاه ضمیر حق گزین می یافت بر وجه انتم ظهور داد و انکون که صوبه نجیب
 مستقر ریایات منصوره شده کنون خاطر حقیقت ناظر بود که سیح از طرز
 دانان بساط غرّت روانه شود درین انام می چند ساختن شد عظم انما استخلاص
 عموم رعایا و کافه سکنه ولایت و پذیر کشمیر از ایداع فی تسلطه او باش بود
 با وجود غایت استحکام و انسداد طریق دار لقاع جبال و تراکم اشجار و وفور گریوه و خاک
 که عجم و موکب او با هم به ارتکاب مصاعب از انجا صعب تواند بود و اشتیاق عرو
 توفیقات الهی و استمداد و ارجح طبعیه حضرات الهی معصومین سلام الله علیهم اجمعین
 باین شکر فحکم بر روی عساکر عالییه فرموده شد چند هزار غارتراش جا بکدست منزل
 بمنزل پیش میرفتند و در قلع احجار و قطع اشجار و یه طولی نموده در تفتیح و توسیع طرق
 و سلاک میگو میشدند چنانچه در اندک فرصتی آن ولایت و لکشا مفتوح شد و عموم رعایا از
 الویه عدالت استقلال نمودند و چون آن عشرت آباد که مدح جمهور نظر رگیان جن است
 از عنایات مجروده الهی بوده خود نیز در آن گل زمین رسیده سجاات شکر بر در دگار
 بجا آوردیم و ما به کوهستان تبت سیر کرده از راه ولایت پکله در متور که را نهیت

یہ زبردست بڑے علاقوں والا ملک اپنی چوڑان چکان کے ساتھ جو بہت سے مغرور راجاؤں اور فوج کے
 اداستہ کرینوالوں حاکموں میں شاہوہاسے جو ہمیشہ سرکش اور زبردست ہو کر حقوق کے دلوں کو پریشاں کیا کرتے
 تھے غیبی مددوں کی طاقت سے ہماری سلطنت زبردست حاکموں کے قتل کر لی اور کوہ ہند کش کی بندی سے لیکر
 دریائے شور کے تیلوں پہلوؤں کے آس پاس تک ساگر کش اور سورما اور بدست حاکم اور بدست راجہ ہمارا احیاء اور
 ہاتھ پہاڑی پٹھان اور جنگی نئے بلوچ اور کل قلعوں والے اور تھیلہ راجہ دوسرے کی دیکھا دیکھی خود مستقل
 ہو کر اطاعت شاہی اور فرمانبرداری میں داخل ہو گئے اور رعایا کے دلوں کی دلجوئی اور سینوں کی صفائی
 اور میل ملاپ میں علی الاعلیٰ کوششیں صرف کی گئیں۔ اور غیبی برکتوں کی امدادوں سے جو کچھ حق پسندوں کے
 سامنے روشن ہوتا تھا پوری پوری صورت میں ظاہر ہوا اور ان دنوں جبکہ سورما پنجاب محمد جھنڈا کا قیام
 ہو گیا ہے۔ ہمارے حقیقی نظر رکھنے والے دلیں پوشیدہ تھا کہ دربار مغرور کے واقعات دروں میں سے ایک آدمی
 بھیجے جاتے کہ اتنی ہی میں کئی لڑائیاں ہو گئیں کہ جن میں سے سب سے بڑا کام بد معاش زبردست ٹولی
 کے شہر دہلی پر کشمیر کے باشندوں کا اور عام رعایا کا جھگڑا تھا اور مضبوطی اور راستوں کی بندش اور پکار
 کی اونچائی اور پیروں کے جھنڈوں اور ٹولیوں اور گڑھوں کے بکثرت ہوتے ہوئے کہ جہاں سے بغیر سختی
 جھیلے جانی فوجوں کا گزرنہ دشوار تھا۔ خدائی امداد کے دستے کو مضبوط تھا اور پاک اماموں کی پاک دھول
 سے مدد لیکر کہ ان پر خدا سلام اور رحمت خدا میں اچھے طریقے سے فوج شاہی کے گزرنے کا حکم دیا گیا
 کئی ہزار ماہر سنگتراش (سلاٹ) ہر پیر اور آگے آگے چلتے تھے۔ اور سنگتراشی کرنے اور چڑوں
 کو کاٹنے میں پوری جہارت ظاہر کر کے راستوں اور سڑکوں کے پھیلائے اور کٹہہ کر کے میں کوشش
 کرتے تھے۔ چنانچہ محروسے عرصے میں وہ کشمیر کا دکن علاقہ فتح ہو گیا۔ اور عام رعیت رشاہی منصفانہ
 جھنڈوں کے نیچے پناہ گیر ہوئی۔ اور چودہ عشرت آباد کشمیر جس کے حسن پر شاہیوں نے تعریف کی
 ہے خدا کی نئی اور تازہ مہربانیوں سے ملا ہے۔ ہم نے بھی اس بہار رنگی میں پہنچ کر شہر پروردگار
 کے کعبہ اوسکے۔ اور تبت کے پہاڑی علاقہ تک کی سیر کر کے شہر یگی اور دستور کے راستے

در نهایت فتوحات عبور نمود و در عرصه کابل و غزنین مخیم عساکر اقبال شد و بنیة افغانان
سباع سیرت و قطار سرسیرت که در ولایت سواد بکورد تیرا و جنگش سنگ راه
سترزدان تورانی بودند و تادیب بآنها نمود و دیگر صحرائینان بهایم طبیعت
انقباض خدیوت که خار راه مسافران ایران میشدند نیز بطریق استعطر ادروی داد و
اصل در توقف بعد از سنوح واقعه ناگزیر حضرت شاه علیس مکان انار الله
برای عدم انقباض احوال ایران و هرج مرج آن دیار بود که بقضای سحابه
و قوع یافت درینو لاکه ایچی جنبه پیغام رسید معلوم شد که آن احتمال روی در
کمی نماند هر آینه از استماع این خبر خاطر نگران و باطنیان آورد و در باطن حقیقت تاس
میرنجت که درین وقت محض پرسیدن شایان آئین مروت و قوت نباشد و درین هنگام
چنان پرسش بطور رسد که هرگونه کمک و امداد که مطلوب باشد بوقوع آید بسی کم
چون هم قدر بار در میان بود و مرزایان آنجا در لوازم مساعدت و مساعدت آن دو حال
مالی تکامل و تقاعد مینمود و در مواقع حوادث و مکاره که محل استطلاع عیار جوهر
وفاق است قطعاً آثار بختی و رنگانی بطور نیارده اند و نیز با منافع ماکر وین صاحبان
ناز و نعم است تو سل شایسته تقدیم نمیرسانند و منظور حواشی باطن بود که اولاً قند بار را
بکسان خود بسیاریم و مرزایان اگر نشسته دولت روز افزون نداشته باشند و از ماجرای
سوالف ایام نادم گشته اغانت و خدمت آن جانشین نقاده طیبین و ظاهرین را مستر م شوند
در صورت افواج قاهره با ایشان بوده هرگونه امدادی که مرکز خاطر آن قره العین باشد
بجا آید لیکن چون مرزایان از تنگسای این خاندان قدسی بودند بآنکه استفسار
شود و فرستادن حیوثر منصوره در نظر عوام کوتاه بین مشبه بعدم ارتباط میشد این اراده
سفر و گشت درین اثنا مرستم فراد و سعادت نمود و صوبه طمان که بچندی مرتبه
زیاد از قند بار بود با اختصاص یافت و مظفر حسین مرزا شمول عواطف دروا بط را

(جو نیت دشوار گزار راستہ ہے) اترے۔ اور غزنی و کابل کا میدان اقبالہ نے فرج کا خیرہ گھاہ بنا۔ اور
 درندوں جیسی حالت رکھنے والے اور ڈاکوؤں جیسی خصلت والے افغانوں کی قیادت میں جو علاقہ بکھر رہا تھا
 ویش میں تورانی مسافروں کی رگڑاؤں بنا کر تھے) اور ہندوستان میں جو چوہوں اور ڈاکوؤں کی جیسے رکاوٹوں پر پاؤں
 کی ہی طبیعت رکھنے والے جنگلیوں کی سڑا بھی (جو ایرانی مسافروں کے راستے میں جھجھکتے تھے)
 ضحاً ہو گئی (میں ہم سر مطلب) اور خط و کتابت میں تاخیر کیسے کی (وہاں میں آپ کے والد بزرگوار
 جنت نشان شاہ ظہار سپہ صفوی کے یوکت مرے کی خبر سے (خدا میں سے جو آپ کے دوست ہیں ان کی دین
 کو روشن کرے) حال شاہ ایران کا ٹھکانے پر نہ ہونا اور اس کی ملکی گزیر اور گزیر کے واسطے ہمارے
 واقع ہوئی۔ اس وقت جبکہ مبارک پیغام لایا تو معلوم ہوا کہ اس گزیر میں ہی واقع ہو گئی
 واقعی اس خبر کے سننے سے فکر مند دل کو تسلی ہو گئی۔ اور حقیقت کی بنیاد رکھنے والے ہی تھے۔ تاہم
 کہ یہی کھل کر بچا کر کے زمانے میں غلامی دریاقت کرنا دوستی اور محبت کے قاعدہ میں داخل نہیں ہے
 ایسے وقت میں اس طرح پوچھ گچھ کی ہے کہ جس قسم کی مدد اور سہار کی ضرورت ہو پوچھ کر کیا ہے جو کہ
 قندہار کی ترائی بیچ میں واقع ہو گئی تھی اور قندہار کی مثل تھی۔ عالی خاندان (دوسری عالی خاندان) کی امداد و اعانت
 میں سستی دکاہی کیا کرتے تھے۔ اور مسیبتوں اور دکھوں کے وقت (جو جو بہت کوتاہی کی کسوٹی پر کھینچے
 کا وقت ہے) محبت و پیار کی نشانیاں بالکل نظر نہیں آتی ہیں۔ اور ہماری بلند ہائے پیادہ میں بھی دشمن
 سیش و آرام والوں کا ویش ہے) بخوبی رسائی پہنچ حاصل نہیں کرتے تھے۔ دینی پردوں پر ہم شہرِ شام
 کہ پہلے تو اپنے آدمیوں میں سے کسی کو قندہار سپرد کر دیں۔ اور مثل اگر دروغزوں (قبائل) کا فتنہ نہ کر سکتے
 ہوں اور پہلی جہتی سے بھپ کر تم پاک بارہا مانو گی قائم مقامی کی مدد و خدمت کے لئے تیار ہو جائیں
 اس صورت میں زبردست فوج آپ کے ساتھ ہوگی۔ تم کو نظر کے جی میں جس قسم کی مدد کا خیال کرنا
 بجا لائیں۔ جو کہ مثل اس خاندان مبارک کے متعلقین میں سے تھے۔ جو پوچھ گچھ کے بعد فتنہ فوجوں کا
 بھیجا عام کوتاہ نظر ہو گئی کی آنکھ میں سیل لاپ نہ ہو نیک شہر و اناقت۔ اسی اور بہت زبردہ بدل آیا
 کہ اسی عرصے میں کہ تم مرزا قندہار کی جیسے چنے آمو جو درجہ کے اور کئے ان کا صوبہ بود (قبیلہ)

شنیده والدیه و پسر کلاں خود را اینجا فرستاده عزیمت آمدن دارد و بعد از آمدن او
 عساکر فیروزمند و رکندها را بوده هر گونه امداد و مساعدت با سانی خواهد نمود و چون در
 این سلطنت کوشش مرآت اتفاق مرآت بر اختلاف و صلح از حرمت علی الخصوص نیت
 حق طوینت ماکه از سبادی انکشاف صبح شعور تا این زمان همواره اختلاف مذاهب و
 اشتقاق شارب منظور نداشته و طبقات انام را عباد الله دانسته و در انتظام احوال
 عموم خلایق کوشش نموده ایم و بیگات این نیت علیا که مقتضای طینت عظمیٰ مرآت بعد از
 مشاهده ملحوظ گشته در نیوالا که مالک پنجاب محیم عساکر و جلال گشت مکرر عازم جازم
 شده بود که اهتمام الویه عالییه بجانب مادر النمر که ملک موروثی است اتفاق افتد تا هم آن
 بلاد در تصرف اولیائی دولت در آید و هم مساعدت خاندان نبوت بطرز دخواه سمت ظهور
 باید درین اثنا ستوار و توالی اہبت پناه و شوکت و ایالت دستگاه عبداللہ خاں والی
 توران مگاتبات محبت طراز که مذکر قرابت سابق و حمید محبت لاحق باشد بواسطت
 اطمینان کار و امان فرستاده محرک سلسلہ صلح و صلاح و مومنس مبالغہ و داد و دفاق
 گشت چون در جنگ زدن با کسی که در صلح زده در ناموس اکبر شریعت عزا
 و قسط اسعظم عقل بینا ناپسندیده و ناسمجید است خاطر ازین اندیشه
 باز آمده شد و عزیمت آنکه هنوز از داران آنصوب اخبار تدارک اختلاف ایران و
 ایرانین که موجب اطمینان تمام گردد و شنوده نمی شود و قرارداد خاطر دولت اساس
 آن صنویت نثر و انکشاف صریح نمی باید مامول آنکه خاطر مهرگزین ما را متوجه هر گونه مطلب
 و مقصد خود دانسته و طریق و آئین مراسلات و اسلوک داشته خالق احوال یوسیه
 را ابد غنایند و امر و زکر ایران زمین از دانا یان کار دیده و عاقبت ہیں بسیار کم
 شده است آن نقادہ اصلا بگرام را در انتظام ملک و التیام احوال مہمور نام جہد
 بیع نمود و در ہر کار مراتب حرم و مال اندیشی بکار باید برد و بتسنو یلات

اپنی ماں اور بڑے بیٹے کو یہاں بھجکر رہا ہے دربار میں) آئے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کے آنے پر ہم چند نوہیں
 قندھار میں ہوں گی جو آسانی سے ہر قسم کی مدد و اعانت دے سکیں گی اور چونکہ سلطنت کے قاعدے میں دوست و
 طریقے میں کمال پھوٹا ہے اور صفائی بہ نسبت لڑائی کے زیادہ موزوں ہے خاص کر ہماری ماسی پست
 جو نور عقل کے پھیلنے کے وقت سے لیکر ایک ہمیشہ مذہبی اختلافات اور ملتی جھوٹی کو نظر انداز کر کے اور دنیاوی
 گروہوں کو اللہ کے بندے سمجھ کر عام مخلوقات کے حالات کی درسی میں کوشش کرتے رہے ہیں اور اعلیٰ نسبت کی
 برکتیں ہماری بند سلطنت کے مطابق یکے بعد دیگرے ملاحظہ کی گئیں اور دیکھی گئی ہیں اس وقت میں جبکہ عجب
 ملک عزت و بزرگی والی نوجوں کے غیر بگاڑ بن گئے کسی بارستقل ارادہ کیا گیا تھا کہ دربار نہ کی طرف (جو ہمارا
 موردی ملک ہے شاہی سواری کے قصدوں کو کو بیچ کا موقع ملے تاکہ وہ شہر میں شاہی حکموں کے بغیر
 آجائیں اور خاندان رسول کی اولاد بھی دل پسند صفت میں نظر ہو۔ اسی زمانے میں دیدہ کے پناہ دینے والے
 شان و شوکت اور سرداری پر قابو رکھنے والے عبداللہ خاں حاکم توران نے محبت و صلہ طرہ (جو اب
 شہرے داری کو نہ دلائیے اور موجود محبت کے بڑھانے والے ہوں) تجربہ کار ایچوں کے ہاتھ بیکر صفائی اور
 درستی کی بجائے کو ملانے والا اور محبت و پیار کی بنیاد کو کھٹے والا ہوا۔ چونکہ ہر شخص نے لڑائی کا دروازہ کھٹکھٹانا
 جو صلح کے دروازے کو حرکت دے روشن مذہب اسلام کے برے احکامات میں اور عقل مند کی بڑی ترازویں
 ناپسند اور ناموزوں ہے۔ اس طرف سے دھیان نہایا گیا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ابھی تک اس طرف کے
 گئے جلنے والوں سے ایران اور ایران والوں کے مناسکے دور ہونے کی خبریں جو پوری تیلی کا سبب بنیں
 نہیں سنی جاتی ہیں۔ اور تم شریف خاندان یا قبائل کا دلی ارادہ حکم کھٹکھٹا ہر شہر میں بتایا۔ امید کی جاتی ہے کہ
 ہمارے محبت کرنے والے دل کو اپنے ہر قسم کے مطلب و مقصد کی طرف متوجہ سمجھ کر اور خط و کتابت سے
 سلیب کو جاری رکھ کر مدد و اعانت کی حقیقت پہنچاتے رہیں۔ اور اس زمانے میں جبکہ ایران تجربہ کار
 اور عاقبت اندیش سیانوں سے بہت غامی ہو گیا ہے تم شریف خاندانوں کے خلاف ہر قسم کی انتقام
 اور بیگ کے حالات کی درستی میں بڑی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر ایک کام میں دور اندیشی اور
 انجام نبی کے پہلوؤں کو کام میں لانا چاہئے۔

اور بری دشمنی لوگوں کے قریب وغیرہ فساد ہی باتوں کے جھوٹ پر اپنے جی کو پریشان نہ کرنا چاہئے اور
 نہ تو کروں اور نہ اپنے ملازموں کی غلطیوں سے چشم پوشی اور ہمارے کو اپنی عادت بنا کر محبت و پیار کر لینا
 کو جمع کرنا چاہئے اور مہربانی کی روشنی سے منافقوں اور بیروں کی سیاسی کو صاف کر دینا چاہئے اور انہیں
 کے قتل کرنے اور ضائیعیہ کے گرانے میں پوری پوری احتیاط کرنی چاہئے۔ کیونکہ اگر بہت سے جانی و موت
 خود غرض دشمنوں کی مکاری پر شاہی نزدیکی کے فرش سے دور ہو کر موت کو کچھ ہوشیہ رہے ہیں اور بہت
 دوستی جتنا نوازے دشمن اعتماد و لباس پہن کر شاہی نیک کے گرائیں کو کشش کرتے رہے ہیں اس فقرہ
 میں مافیہ فیما بین (مافیہ فیما بین) اس قسم کے لوگوں کے دلوں اور بیدوں کی نگرانی میں زیادہ دھیان دینا
 چاہئے اور اس سے دلی دنیا کے مانگے مانگے دھن دولت کو ضائیعیہ میں مددگار و معاون بنانا چاہئے
 اور انسانی جماعتوں کو جو ضائیعیہ گئے اور عجیب و غریب باتیں میں پاد کی نظر سے دیکھ کر دلوں کی دھجائی میں
 کو کشش کرنی چاہئے۔ اور خدا کی عام مہربانی کو سارے مذہبوں اور دھرموں پر شامل حال جان کر پوری
 پوری کو کشش سے اپنے کو صلح کی کہ پرہیزگار گشت میں نہ کر نہ ہیندوانی کتاب ترقی اقبال کے معنی و اثرات
 نظر رکھنا چاہئے کہ کیونکر خدا تعالیٰ طرح طرح کے مذہب و اقوال اور جدی جدی حالت و اقوال پریشان
 کا دروازہ کھول کر بات بولتا ہے۔ اس لئے بادشہوں کی بندہ بہت کیلئے دجو سادہ رضا میں، عزیزی
 ہے کہ اس روش کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ کیونکہ دنیا کا افریقہ و شاہوں کے ملحد طبقے کو دنیاوی انتظام اور
 رعایا کے چوکیدار کے لئے دنیا میں لایا ہے تاکہ جو حق کی عزت و آبرو کی حفاظت کریں انسان
 دنیاوی کام کا رہیں (جو گزیرناوی ہے) جان بوجھ کر غلطی میں نہ آکر ناؤ نہ بے منت کے بارے میں دھو
 باقی رہنے والا ہے اس طرح سے سستی کرے۔ اس صورت میں ہر مذہبی گمراہ کی حالت و دھرم و
 خالی میں ہے۔ یا تو بچائی اسکی طرف ہے۔ ایسی حالت میں خالص ہدایت یا پھر اسے لوٹ پوٹی کر کے سوا جہ
 نہ گئیں گے اور اگر خاص مذہب اختیار کریں غلطی یا بھول چوک ہو گئی ہو اور جہالت کی راستہ سے گمراہ ہو تو ہم
 اور مہربانی کرنا کو موقع نہ دینا چاہئے اور دولت و کرامت کی بہت تیرا ہمیں کو کشش کرنی چاہئے۔
 کہ جب کی برکتوں سے دنیا و آخرت کی کمال دلی اور عروج و ترقی ظاہر ہوئی ہو اور اس کا نفع و فائدہ ہمیں سے یہ ہے

دولت اقرار است که در هنگام کم فرصتی و استیلائی قوت عظمی دستان با شتاب دشمنان
 پائمال نشوند و دشمنان دوست نمارا روانی کرد و فریب نماند و در پاس قول بر سندی
 باید نشست که ستون میان فرما را و انیت و عقل و دبر و باری را صاحب دائمی خود
 گردانید که اساس دولت پائمال در ضمن این منطوبیت بر ضمیر و پذیره مخفی نماند که از اولاده
 چنان بود که می از مختصان حریم عزت را محبوب یا دگار سلطان فرستاده شود تا اوضاع
 ایران از قرار واقع دیده بعرض مقدس رسانند و این اثنا در ولایت کشمیر جمعی از شوه نجاران
 بغی و طغیان برزیدند و بفریده سددی از فرمان رگاب سعادت اعظام در خاک راه
 بودیم که این خبر رسید با شماره مهم اقبال خود بطریق یغاربکان ناحیت روان شدیم هنوز
 رایات مسافر به کشمیر در نیامده بود که بهادران نصرت شش که بحسب ضرورت همراه این
 فرقه طاعنه گردیدند تا بویافته سر آس سر مایه نسا و ابد گاه والا آوردند چون این
 ممالک بمیان برکات قدم عالی مضبوط اس و اما ان گشت سعادت فرموده بهد المملک
 لاهور نزل اجعل شد بدین هنگام حاکم سیستان و شهمه و لواهی سنده که سر راه
 ایران است با لشکر نصرت قرین از محبت بر شکی در پیکار بود و راه عراق سدد و فرستادن
 ایلمی در توقف افتاد اکنون که خاطر اقدس از همه امور فرار یافت و سیستان و شهمه و ملک
 ممالک محروسه درآمد و مرز احوالی بیگ حاکم آنجا باستان بوسی استعداد یافت چون نقوش
 مذمت گذشته در حروف عقیقه است آمده از لوح پیشانی او ظاهر بود آس ملک بجنگ گرفته
 را باز باد رحمت فرمودیم و راه عراقی و خراسان نزدیک تر و امن تر از سابق پدید آمد
 اشار الی دار خست فرمودیم و سلاله الکرام غلص مستعد ضیا المملک را فرستادیم و
 چندی از مقدرات محبت اساس و کلمات خیرت اقباس بزبان او تقویض یافت
 که در وحدت سرای خلوت انوار نماید و نیز حقیقت احوال ایمان را از قرار واقع فرموده
 معروض دارد و در پیش از مواعیت ازین دیار تخیل خواهد بود تا هر فرستاده شده که تنضیل علیحده بگذرانند

کہ کم فرصتی کے وقت اور قوت غفنی کے چھا جانے سے دوست دشمنوں کے شہ سے زیادہ ہو جائیں اور دوست غنا
 دشمنوں کو کمزور فریکے پھیلانے کی سکت نہ رہے اور اپنی بات کی پاسداری میں کوشش دلی گدی پر بیٹھنا چاہی
 دیکھو کہ بات کی پچ کرنا حکومت کی نیو کا کھیل ہے اور سارے برداشت کو دائمی نہیں بنانا چاہئے کہ دولت کی پائدار
 بنیاد اس کے اندر پٹی ہوئی ہے۔ دلیزیر دلیزیر پوشیدہ نہ رہے کہ ارادہ یہ تھا کہ ہمارے معزز دربار کے کسی خاص
 شخص کو یا دگار سلطان کے ہمراہ بھیجا جائے جو ایران کی بھری حالت دیکھ کر ہمارے گوشنزد کرے۔ ہم اسی
 خیال میں تھے کہ صورتہ کشمیر میں ایک کم نصیب جماعت نے فساد و سرکشی اختیار کی اور ہم قن نہ صرف رکاب کے
 چند آدمیوں کے ہمراہ نکالیں تھے کہ یہ خبر پہنچی۔ اقبال کے فرشتے کے اشارے سے خود دہل مار کر گئے
 اس علاقہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی شاہی سواری کشمیر پہنچی تھی کہ یہ فتنہ ببار جو مصلحتاً اس باغی
 گردہ کے ساتھ ہو گئے تھے موقع پا کر خاص فساد کے بانی کاسرکٹ کر دربار شاہی میں لے آئے۔ جب یہ
 ملک ہمارے قدموں کی برکتوں سے امن و امان کی قیام گاہ ٹپکيا۔ اس موقع پر سیستان و ٹھٹہ و علاقہ
 سندھ کا حاکم (جو ایران کے سرے پر واقع ہے) قسمت پٹ جانے سے ہماری فتنہ فوج سے لڑ رہا تھا
 اور اس جھگڑے کی وجہ سے عراق کا راستہ بند تھا۔ انچلی کی روانگی میں دیر ہو گئی۔ اس وقت جبکہ شاہی دل
 سارے کاموں سے فارغ ہو گیا اور سیستان و ٹھٹہ شاہی ملکوں میں داخل ہو گئے اور وہاں کے حاکم مرزا
 جانی بیگ نے ہماری آستان بوسی سے عزت حاصل کی۔ چونکہ گزشتہ حالات کے لئے شرمندہ صورت بنکر
 آئندہ کیلئے اعتقاد کی باتیں اس کی پیشانی کی تختی سے ظاہر ہو تی تھیں۔ اس لئے وہ لڑ بھڑ کر نفع کیا
 ہوا ملک پھر اسی کو بخشید یا اور عراق و خراسان کا راستہ بہ نسبت پہلے کے زیادہ محفوظ اور قریب
 کا نکل آیا۔ یا دگار سلطان کو رخصت کر دیا گیا۔ اور زرگوں سے سلسلہ نسب رکھنے والے دوست اور
 قابل اعتبار شخص ضیاء الملک کو بھیجا۔ اور بہت سی پیار و محبت والی باتیں اور خیریت حاصل کرنے
 والے کلمے اس کی زبان کے سپرد کر دیئے گئے۔ یہ روشی طور سے تادیبے لگئے تاکہ تنہائی کے موقع پر
 عرض کر دے اور ایمان کی اصلی حالت کو بخوبی سمجھ کر بیان کرے۔ اس شہر کی تھوڑی سی سوغات
 خواجہ ابو النصر کی ذمہ داری میں بھی گئی ہے۔ کہ سب کو جدا جدا پیش کرے۔

مردم آنکس را دو تنه را خانه خود دانسته بر خلاف ایام گذشته سلوک نمایند و ارسال
 رسل و رسائل را که ملاقات روحانی و مجاست معنوی است همواره از شایان کجی و بیگانهگی
 شمارند حتی بجهان و قالی آن نقادان خاندان اصطفاء و ارتقاء خلاصه و دوا را بجهت اعتدال
 را از مکاره و مکاره آخر الزمان محفوظ و مصون داشته بنایدات غیبی انجیب مویید و شید و ادا
 نامه حضرت شاهنشاهی بوالی و ولایت کاشغر ایزد جهان آرای راستایش
 و آفرین که نه تنها عالم را به فروغ آگاهی مردم پذیرای نور گردانید و این شکر
 انجمن را بواسطه داد و دی فرمان روالیان والا شکوه آسودگی کرامت فرمود آگاه
 دوان بیدار بخت آن تواند بود که شناسای زمین خشنای الهی شد و وجود نیایش
 بدرگاه داور بهمان نمایند و به گزیده اندیشه و تنجیدی کردار سپاس گذاری را اساس
 نین و ممر آن کار است شاید آنکه چرخ قدر وانی افروخته با نذاره آن دوستی و خیر
 سگلی بجا آورند ببار آن چشمداشت از آن نقاد و دوا را غرض و عضاده خاندان محمد
 اعتدال آنست که نظریه و نوع غایت ایزدی که در باره این نیازمند عتبه کبر است و
 سنا عین روزگار و اورنگ نشینان زمان سلسله جنباں مصداق و تکیه جیتی شده همواره
 بار سال بزل و رسا که بهیت پیرایه خاتم مقدس میگردد آن گوهر کلید سعادت با وجود
 چندین روابط بیشتر از همه طریق مراسلت که شاده چهره آراست خوب کرداری شوند
 خصوصاً که گشتان همیشه بهار کشمیر در حوزه تقرن اولیای دولت قاهره در آمده
 و قریب مسافت دست داده باشد راه صفت و کده محبت و بیگانهگی کشوده از نقاش
 هندوستان که جمع نیست انیم است هر چه خواست با خدیجه با ناسته عاقلانه و مارا استغفار
 سترگ دانسته جو بار بختندی را سیراب سازند و درین هنگام که عزمه و پذیرش کشمیر بود درایت
 گیتی گشت جنباں مباح اقدس رسانیدند که در پیش زمان سعادت منشی و مودت شندی
 شاه محمد ابرار رسالت فرستاده بودند باعث فرید عافیت ضمیر رسال پویند شدند و درین حال

یاسید گجانی ہے کہ ہمارے گھر کو اپنا ہی گھر سمجھ کر کے گذشتہ زمانے کے برخلاف سسلوک کر میں اور خط و کتابت کی روانگی کو دروہائی مقامات اور باطنی بخشینی کے برابر ہے چہشتہ گانگت اور ایسے کی صورت میں شمار کریں۔ پاک و بلند خاتم پسندیدہ اور برگزیدہ خاندان کے خلاصے کو اور بلند ہی و بڑائی کے خاص گھر اسنے دے کو دنیا بھر کی تکلیفوں اور فریبوں سے بچا کر غیبی امدادوں پر تائید یافتہ اور مضبوط و بلند رکھے۔

اکبری خط ولایت کا شعر کے حاکم کے نام ہے

اس جگت کے سوار سنے والے پروردگار کی بعد فی اور اچھائی (ربان کرنی چاہئے) جس کے کہ دنیاوی سیرگاہ کو ان فی واقعیت دباقتس کی ترقی کے لیے رکشینی قبول کر سنے و ادبنا دین اور اس اچھی انجمن کو دنیا کے بلند تہذیب و تمدنوں کے انصاف کی روشنیوں سے آرام بخشا جھوٹی شخص خدا کی اعلیٰ اور جبری بخشش کے پہلے دلانگی۔ وہ ہرکشتی و دروہ میں سے بلند قبول ہو سکے گا۔ اور بے مثل خدائی درگاہ میں عاجزانہ رنج و گداز میں اور پسندیدہ خدائی اور عمدہ کار و دیوے کے شکر (داد کرنے کی) بنیاد میں اور عمدہ کام کاج میں سے سب سے جبری بات یہ ہے کہ قدر وائی کا چلنے والا اس کے موافق دوستی اور خیر اخوانی بھی جائیں اس نے تم ہمدلی اور برتری کی قوت اور بڑائی و بلند ہی کے گھر اسنے کے خاصے سے یہ امید گجانی ہے کہ خدا کی بہت ساری خدایت کو و کھنکر جو ہم جیسے است خدا کے نبی زند و شکستہ ہے اور جہان بھر کے بادشاہ اور دنیا بھر کے شہنشاہ اتفاق و دوستی کی زنجیر کو پانچ ہریشہ خدو کوئی بریکر کے قسب شادی کو خوشنود کریدے ہوتے ہیں۔ تمام اقبال کے موقی استہ تعقات کے ہوتے ہوتے سب سے بڑا ہر خط و خطہ کا سب سے بڑا (چھوٹا) ہر چہرہ آراستہ کریدنے والا۔ ہر خط و خطہ کی صورت کہ خدا بہا کر شہیر تباری است عظمت و بزرگوں کے شہینہ میں آگیا ہو اور اس کا راستہ مل گیا ہو۔ محبت و پیار کے گھر جو است کہ کھول کر بند و ت کی نفیس سامان و جو ساتوں و ناریوں کا مجموعہ ہے کلمہ صلا طلب کرینا اور ہم کو اپنا اچھا و بڑا گھر فرما کر تباہندی کی نہر کو چھوڑ کر دین۔ اسوقت جبکہ شہیر و ان کس میدان دنیا کے نوع کر نیوالے جو بندوں کا تباہ نام

احوادث زده از راه مجاز بدرگاه مقدس آمدن و از سر کرده روانه فرمودیم تا جلالت مکارم
 و جزالت عاطفت مابل نشین آن قره العین سلطنت گردانند دیگر چنان به پیشگاه باطن قدسی
 برآید میدید که یکی از طرز دانان محفل پایوں را با طبعی گری محتاخصت فرمایم آنچه بصاحت و به
 آلاء و جود و مال اجلال باشد بموقف ابلخ رسانند و آنجا که توقف بر احوال زمانیان
 شرح افروز دیده در سیت سمواره جو یا بی سوانح اقلیم بوده از آن نسخ و دانش افزا دان
 آنچه ایم بدتی ست که از ختا خبر منفی در میان نیست آنچه از اوضاع آن ناحیه معلوم شده
 باشد به تفصیل رقم زده کلک اختصام گردانند فرما نروائی کمیت و به که آدینش دارد
 دروش پاسبانی و معدلت پردوی بر چه حال ست و از دانایان حکمت اندوز
 تجربه کار و جنگویان نفس و ذنون که امروز در آن ولایت بزم افاضت گرم دارند
 چه کسانی بر چه کیش اند و از نادره کاران هنر پرور و صنعت های غایت بخش کدام
 غازی شهرت بر دوس دارد و بجهت آنکه برخی از سخنان دل آویز را زبانی نیر
 گزارش نماید مستمل خاص ابراهیم را فرستادیم و قضا که از بازگهان جهان نوز دست
 و باین عقبه اقبال بازگشت و ارداراده سیر ختم کند زیاده چه نویسد و السلام
 نامه حضرت شاهنشاهی به شرفای گرام مکه معظمه منوره صانها الله
 تعالی عن ذمائم الانفس و الافاق المحمد لله و کفی و سلام علی المجتبی المصطفی و
 علی عبادہ الذین اصطفی سیما علی عشر اشرفا را محقق چون یکی توجه اشرف اندس
 مصروف بر آنست که طوائف انام از خواص و عوام و کافه بریاد سائر رعایا که و رایح
 بدین حضرت منعم اند بعلت نفاذ مرزہ الحال و منشرح البال بوده در ادای مراسم عبادت
 و لوازم طاعت سوا طاعت نمائند و لوح من الوجوه دست تسلط و تعدی ابائی روزگار بحال
 خلق الله خصوصاً عجمه و فقر مردم را زنگردد و خلایق بقدر میسر و سبیل جمیله باز مواند نفسم
 و آخره که بنات الی تقسیم آن مفعول پاشنده محفوظ و دستلذ با شند سیاسکنان

اس وقت جب آپ کا اہل پی ریسروں کے ہاتھ سے لڑکر مصیبت کا مارا حجاز سے ہوتا ہوا مدینہ گاہ والا میں آیا
 اس پر ہونے والی کڑے واپس کر دیا کہ ہماری بڑی زبردست مہربانیاں اور اعلیٰ اعلیٰ نیکیاں تم پر ختم سلطنت
 کے دشمنین کرو سے اور ولی پاک پیگاہ میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے دربار مبارک کے کسی واقفکار کیہ شہر
 خستائیں اہل پی بنا کر روانہ کروں۔ تم عالی خاندان واسے نوجوان کی جو کچھ اس بارے میں رائے ہو اس سے
 مطلع کرو اور جو نیکو دنیا داروں کے حال سے خبر دار ہونا ہو شیاری اور دنیا کی کو تر فی دینا ہے ہمیشہ رو
 زمین کے ملکوں کے حالات سے خبر دار ہو کہ تم جو زیادہ عقل والی کتاب کے مانند ہو اس سے ایک
 داستان سنی چاہتا ہوں۔ مدت ہو چکی کہ شہر خستہ کے اصلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔ جو کچھ اس علاقہ
 کے رنگ و سبک سے پر چلا ہو وہ واقعات قلم خاص سے لکھ کر بھیجیں کہ کون حاکم ہے اور کس سے لڑتا
 پڑتا ہے۔ اور نگرانی و انصاف کس رنگ پر ہے۔ اور سیما نے سرتے سمجھدار فردی نفس سے
 لڑنے اور مقابلہ کرنے والے (جوان ملک خستہ میں فیض پہنچانے کی محفل کو روشن رکھتے ہیں) کون لوگ
 ہیں اور کس انداز میں پیر دیں۔ اور نہر مند کار مجر دوں میں سے اور عجیب و غریب دستکاریوں میں کون
 آدمی شہرت کے چہرے پر پور ڈرے ہوئے ہے اور اس لئے تاکہ تھوڑی سی دل پسند باتیں زبان ہی بھی
 عرض کرے۔ اپنے خاص اعتماد پر ہم نامی کو بھیج دیا ہے۔ اور قلع نامی جو سیاح سودا گروں میں سے
 ہے۔ اور ہر جگہ کو جا رہے دربار میں لوٹ آتا ہے۔ شہر خستہ کی سیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بس اب سو
 سلام کے اور کیا لکھوں؟

اکبری شاہی فرمان شہر مکہ معظمہ کے بزرگ شرفا کے نام

جس کو خدا تعالیٰ روحانی جسمانی برائیوں سے بچائے رکھے

ساری تعریف خدا کیلئے موزوں ہے۔ اور وہی خدا کہ کوئی ہے۔ اور پاک و پسندیدہ رسول پر
 سلام ہو اور انھیں خصوصی ایسے بند پر جو مقبول خدا ہیں۔ خاص مکتوبات کے پاک گردہ پر سلام پہنچے۔
 چونکہ ہماری پاک اور بزرگ توجہ اس امر پر مرکوز ہے کہ رعایا کے گردہ چاہتے خاص ہوں یا عام اور عام
 پبلک اور کل جہاں جو نعمت دینے والے خدا کی عجیب و غریب باتیں ہیں۔ اس کی منتیں بہت جری ہیں

آن خیر ابله و متوطنان آن حسن البقاع علی الخصوص زمره متقیان خاصه آن موقف مقدس
که محل درود جنود ملائک و غایت مقصد و مقصد و صد نشانیان شکیبایی میباشند
است مشمول فیوض و عواطف ما باشند بنا بر علی بن ابی طالب قرار یافته که هر سال یکی از ملازمان دستگاه
سلطان پناه را که بزرگوارترین ظن متصف بوده باشد میرحاج ساخته اورا رات و الفاتر از
نقد و اجناس بقدر تفاوت درجات و تناسب طبقات میفرستاده باشیم چون در سینه
شع و فائز و ستمانه بعضی حکما را آن قدم از جاده اطاعت بیرون نهاده طریقی بغی میموده
بودند و باعث تفرقه خاطر عباد الله گشته بنا بر آن بجهت دفع و دفع فیه باغی و تمییس عجزه
آنرا که اندک از توجه سلب ممالک بنیاب و کابل شده بودیم و بتائیدات الهی و توفیقات
نامنای با عساکر بسیار و اقبال بیشمار کابل بیرون شد و روزی چند کابل نیم سراوات
عز و جلال گشت احمد لله که و سب و تنبیه مخالفان با حسن طریق کرده شد هر کس هر جا که
نجیشت باطن و قبح سر برت خود خیال نموده بود بکتم عدم رذت و محب و ائمه صفات
مراحم و ائمه و مراحم جلیلیه عنو جبرائیم محمد حکیم مرزا نموده کابل را با دعائیت فرمودیم بشرطیکه در
احیای مردم شریعت و عوامی جمیده نماید و در ترفیه احوال عباد الله نمایند جد و جهد بجا آورد
و از آنجا مرجمت فرموده و در انحلاله العالیه مستقر آیات شد بواسطه کموبست
و شامت این طائفه باغی در سال مذکور از سال خیرات برادران دست و داسید که
من بعد قصای ائمه می نشود و دیگر محبوب شیخ عبد الباقی و محمد و الیهم السلام جدا جدا
مبلغی که در دیوار مردم شده بود که بشرای عظام و قصای کرام و بعضی مصارف شریفه دیگر
بی مشاکرت احدی با اشرف و الکتمان رسانند باید که تفصیل آن مبلغ کیفیتی که مشاکرت الیهم رسانیده
باشد مبر شرف و قصای نویسانیده فرستند که ملاحظه نموده شود و چون حکم شده بود که بعضی
از اشیای غریبه و نفیسه که در نظر آید و مبلغ و ن کنند بعضی مبلغ و در آخر آن کرده اجماع
خواهند نمود بنا بر آن این مبلغ نشده و دیگر چنان بمسامع علیه رسید که بعضی اشرار فجار

خامکرخانہ خذا کے باشندے اور مکہ مدینہ گئے رہنے والے اور بالخصوص اس پاک مقام سے تعلق رکھنے والوں کی جماعت دیکھو کہ وہ کعبہ فرشتوں کی فوجوں کے آرنیکا مقام ہے اور وہ لوگ جو پشت میں چھپر کھٹوں پر تکیہ لگا کر صلا میں بیٹھے والے ہیں۔ ان کا آخری مقصد و مطلب ہے، ہماری مہربانیوں اور بخششوں میں شامل رہیں۔ اسی لئے یہ قرار پایا ہے کہ ہر برس درباری نوکروں میں کوئی جو زیادہ اچھے گمان سے موصوف ہو۔ حاجیوں کا سردار بن کر دینے اور دینی خواہ فقہی ہو یا اسباب ہر ایک شخص کے درجہ کے بموجب اور جماعتوں کا لحاظ کر کے بیٹھے ہیں۔ چونکہ ۹۸۵ھ میں بعضے ملک حراموں نے اطاعت کے راستے سے قدم ہار نکال کر بغاوت کا راستہ اختیار کیا تھا اور بندگان خدا کی دلی پہچنی کا سبب ہو گئے تھے۔ اس بنا پر شہر مدینہ کی سکاریوں سے غریبوں کو چھڑانے اور باغی گروہ کو بس دفع کرنے کیلئے ہویہ پنجاب و کابل کے ملکوں کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ خدائی امدادوں اور بے انتہا عنایتوں سے بہت سارے لشکر کے ساتھ اور از حد اقبال کے ساتھ کابل تک کی سیر کئی اور کابل چند نوکند، عزت و بزرگی کے سرداروں کی خیمہ گاہ رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ دشمنوں کو بخوبی سزا دی گئی۔ اور تنبیہ کی گئی۔ اور جس کسی نے جہاں کہیں اندرونی برائی اور اپنی طبیعت کی بدی سے مشا درہا کرنے کا خیال کیا تھا وہ نیست و نابود کر دیا گیا۔ اور سر نو ذاتی مہربانیوں کی وجہ سے اور پیدائشی قاعدوں کی بنا پر محمد حکیم مرزا کی خطائیں بخش کر کابل اسی کو دیدیا گیا۔ بشرطیکہ روشن مذہب اسلام کے طریقوں کو جو دوسے کی مثال ہیں زندہ کرنے میں یہ خوبی کوششیں کرے۔ اور رعایا کی خوش حالی میں بہت محنت و مشقت اٹھائے۔ شاہی سواری و ہاں سے لوٹی اور دارا بخلاف قہر و جبر و دس کا قیام گاہ ہو گیا۔ اس گروہ باغی کی خوشنودنی اور سختی کے خیال کو اس سال وظیفوں اور خیرات کے روانہ کرنے میں ناکامیابی حاصل ہوئی امید ہے کہ آئندہ یہ سلسلہ بند ہوگا اور دوسرے یہ کہ شیخ عبدالغنی اور خادم الملک اور حکیم الملک ہر ایک کے روپے کی تشریح (اس رقم کے غلط و جوڑ بشیر لکھی گئی تھی کہ اس کو بڑے سادات اور بزرگ قاضیوں کے پاس اور بیٹے اور اعلیٰ انتزاعات میں کسی دوسرے کو شریک کے بغیر خفیہ اور پوشیدہ طور سے پہنچا دیں) ان صاحبان نے پہنچایا ہوگا۔ قاضیوں کی اور خزانے کی مہربانیوں کو لکھ کر بھیج دینی چاہئیں۔ تا کہ اس کو دیکھ لیا جاتا۔ (بقیہ)

به نسبت فضائل باب کمالات الکتاب شیخ معین الدین محمد باطنی شیرازی بمقتضای اجتناب
 و عداوت و حسد تمیمی کرده در مقام ایذا و اذیت مشارالیه شده بودند و دهان ایشانند که
 نموده بودند که در رساله که بنام نامی ماسخ ساخته فرستاده بود بعضی سخنان که موافق
 شریعت انحراف و موافق ملت اطهر نبوده سندر ج بود مخفی و محجوب نباشد که آن محض اغراض
 بتان و عین کذب و طعنان بود لغو و باله من شرور انفسهم اصلاً و قطعاً از مشارالیه
 امری و حرفی که مخالف محقول و منقول بوده باشد سمیع اشرف اقدس زرسیده و از آن
 باز که بعینه بوسی مشرف شده بغیر از صلاح و تقوی و اتباع شریعت محمد مصطفی صلی الله
 علیه و آله و سلم امری دیگر معلوم خاطر اقدس نشده باید که آن شراره فحشه و جسده و موده را تنبیه
 و تادیب نمایند و مشارالیه را از دست ظلم و ستم اهل فتنه و فساد نجات بخشند و عجب از بعضی
 ناقصان که این اقتراب صریح که به دصیبان تصدیق نه نمایند اصغ نموده در
 صد و آزار این نوع مردم می شوند باید که استال این مردم را از آن
 اکنه شریفه بیرون آورده راه ندمت و خاطر اشرف ما را متوجه انتظام
 احوال ستوده مال خود دانسته در آن بقعه قدسیه با دعیه ماثوره اشتغال
 نموده مهنگام ملاقات حقایق احوال و سواخ ایام را مینوشتند باشند که هر آینه
 باعث مزید توجه عالی خواهد بوده و السلام مفاوضه حضرت شاهنشاهی پهلایان
 فرنگ سپاس بیقیاس نثار بارگاه بادشاه حقیقی که ملکش مصون از صدمه زوال است
 و سلطنتش مامون از نظم انتقال فضائی بدیع تمامی زمین و آسمان گوشه ایست
 از اقطار ابدع و ادبیرای ناپیدائی لامکان قطعه ایست از جهان اخرع ابد ببری
 که انتظام عالم و نظام بنی آدم بدست یاری عقل بادشاهان عدالت پیشه و پاکردی عدل
 شریاران لطف اندیشه منوط و مربوط ساخته تقدیری که موابطه محبت و ضابطه مودت
 طنطنه ایلاف و الیام و دبدبه اتمنراج و استیاس در افراد کائنات و الزوار کونات

کہ بعضے بدکار شریر بزرگوں کے پناہ دینے والے کمالات حاصل کرنے والے شیخ معین الدین محمد ہاشمی شیرازی پر دشمنی دیر کی وجہ سے الزام لگا کر انکی محارت و دولت کے دریچے ہوئے تھے اور اسوقت بیان کیا تھا کہ مولانا نے اس رسالے میں جو ہمارے نام پر اشتراک کیے تھے (یعنی ایسی باتیں جو پاک شریعت کے موافق اور مکرشن مذہب اسلام کے بموجب نہ تھیں کبھی تھیں۔ تم پر پوشیدہ اور پنهان نہ رہے کہ وہ بالکل دھوکا اور فریب اور سفید جھوٹ ہی نہ تھا۔ بلکہ اسلامی سرکشی تھی۔ خدا ان دھوکے بازوں کی ذاتی شرارتوں سے بچائے رکھے۔ بالکل صاف اور قطعی طور سے معلوم ہو جانا چاہئے کہ مولانا کی کوئی بات جو غرض و مذہب کے خلاف ہو ہمارے کانوں تک نہیں پہنچی اور حسوقت سے کہ آستانہ شاہانہ پر مشرف ہوا ایک باوقار ہی دل کو پارسانی اور پرہیزگاری اور اسلام کی پیروی کے سوا (رسول پر اور رسول کی آل پر دعائے سلام ہو) اور کسی بات کی خبر تھیں گئی۔ تم کو چاہئے کہ ان شریریوں بد ذاتوں حامدوں۔ مردودوں کو تنبیہ کرد اور مولانا مذکور کو سادیوں اور فتنہ انگیزوں کے ظلم و ستم کے باعث سے نجات بخشو۔ اور بعضے کم عقول پر عقوبت ہونا ہے کہ ان کعلم کھلا الزاموں کو سن کر جن کو بے وقوف اور بچکانہ سمجھیں اس قسم کے آدمیوں کو ستانے کے دریچے ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ اس قسم کے نالایقوں کو ان شریف مقامات سے باہر نکال کر پھینک دئے دیں اور ہمارے مبارک دل کو اپنے نیک انجام حالات کے ارتقاء کی طرف متوجہ کرنا کہ اس پاک مقام میں مقبول دعاؤں کے چرینے میں مشغول ہو کر ملاقات کے موقع تک اصلی حالات ادھر دیکھ کر خبر گیری نہ کئے بلکہ کریں جو ہمارے زیادہ توجہ کا باعث ہو گا۔ والسلام

اکبر شاہی فرمان یورپ کے ڈاکٹروں کے نام

بہد شکر اس بادشاہ حقیقی کے دربار پر بھجوا دہ جسکی حکومت زوال سے بچی ہوئی ہے اور عاصی اور اسی خدا کی بادشاہی تبدیلی کے پیشروں سے محفوظ ہے۔ خدا کے پیدا کئے ہوئے علاقوں کے سارے زمین و آسمان کا عجیب و غریب میدان ایک گوشے کے برابر ہے اور اس کی بنائی ہوئی دنیائے روم و وجہان بھر کا معلوم سحر ایک قطرہ زمین جیسا ہے۔ وہ ایسا نہہر کیلے والا ہے جس نے کہ دنیا کی انتظام اور انسانی وضع کو بادشاہان عادل کی عقل کی مدد پر نصف خیال شاہوئی مسدود طاقت پر (تقریباً)

انداخته و درود نامحدود و در پیر اوداخ طیبه معاشر انبیاء در سل علی نبیاً و علیهم المصلوة
 والسلام که سالکان اصول و طرق و دیان اصالح کل اندام و خصوصاً بعد برضائیه باب
 بعد از تقیوس از انوار دلایت و تجلی از اشعه حکمت و درایت انداختی و موجب نیست که
 درین عالم ناموسیت که مرآت عالم لاهوت است هیچ چیزی بر محبت فائق نیست و هیچ امری
 بدون مودت لائق نیست چه در صلاح عالم و نظام کون را بر تو و در تالیف بناده اند و
 در پیروئی که آفتاب محبت بر تو اندازد جهان جوان و عالم روح روان را از ظلمت بشری گما
 ندهد و از ظلمت و قیظ که سفاکین که صلاح این طائفه صلاح عالم و عالیشان است تحقق شود
 بنا بر علی هدایتی محبت عالمی نیست بآن مصروف است که روابط محبت و داد و ضوابط ارتباط
 را اتحاد میان عباد الله مودت و رشید باشد که با طائفه علیه ملوک که بنزد عینیت الهی شرف
 اختصاص دارند خصوصاً بآن سلطنت باب خلاف قباب مورد تجلیات معنوی محی مرام
 عیسوی الغنی عن التعریف و التوسیف که تفوق نسبت بوساطت بیهیگی استحقق است
 در عایت حقوق جوهر و محبت بآن عمده سلاطین نامدار تحقق مودت که از شرف مقتضات
 محبت جهانی و اکمل سوچات مودت روحانی تالیف صورتی و تالیف ظاهری است چون
 بواسطه موانع عظمی و الواعیت کبری احراز شده جهانی و در پرتو توقف می ماند امری که سلف
 آن شرف تو اندیش از سال رسالت که در باب سلفیت و ذکر آثار تا تم مقام مکالمه
 و تأمل در باب مجاهد بیدار اندام که علی التواتر و التوالی از باب رسالت در سائل از جهان بین
 مفتوح باشد و سیرت احوال و لطائف اعمال را از طریق بین و مفسر شرح گردد بر ضمیر منیر و واضح
 نماید بود که با اتفاق جمیع ارباب مل و کل و اصحاب دین و دول و زمین دینی و دنیوی
 و عالم محوری و مخفی شخص و معین و مدلل و مبین است که نشاء صورتی و دنیوی
 در برابر نشاء معنوی اخروی چه قدر دارد و عقلای روزگار و کبرای هر دیار و تحصیل
 این حالت فائز به ظاهریه چه قدر رسالتی جمیع و دواعی جزئی به تداوم میرسانند

اور از حد تعریف و مدار معلوم اور پیغمبروں کے گروہوں کی پاک روحوں پر پیش ہو کر ہر پست پست پر بار
 در پست پر ہوں بد عار و سلام قبول ہو جاوہت ہی در راستہ کے چپے ڈالتے اور خشک خشک چپے کی نئی
 ہدایت کرنے واسطے میں ہر ایک نبی اس میں داخل ہے اور ہر حضرت معصوم خدا کی صراط سیر کی تھمکے
 بعد سیرا نول کے دل پر کچھ چھپا ہوا نہیں ہے کہ کو نکو نہ کھنکھرت کی روشنیوں سے چمکے ہوئے اور کھنکھرت
 و انائی کے نوروں سے بھر کے ہوئے ہیں کہ اس دنیاوی عالم میں عالم الہی کا چمکے ہے کہ کوئی خیر محبت و خالی
 نہیں اور کیا ہی کام ہو سکتی سے بڑھیا نہیں کیونکہ دنیاوی بہتری اور انسانی انتظام کا دار و مدار اس میں
 پر رکھا ہوا ہے اور اس میں کہ محبت کا سورج چمکتا ہے روحانی دنیا کو انسانی تاریکی سے خالی کر دیتا ہے ہر شخص
 پر محبت و پیرا و شاہوں میں حقیقی طور سے پایا جاتا ہے کیونکہ باطن ہوں کی روشنی پر دنیا اور دنیا والوں کی ہولناکی
 دکھ رہے ہیں اب تو نگاہیں ان کر کے ہماری بلند ہمت پر سے طرے سے اٹھ کر پکار رہے ہیں کہ محبت و درستی کی راہ
 اور اس میں کہ قاعدے خدا کے بند نہیں مضبوط اور کچھ ہر جانیں اور خدایا ہر ہاں ہوں کے خالی گروہ اور
 تو غور و رہ جائے کیونکہ وہ خدا کی زیادہ مہربانی پر فصوص ہوتے ہیں خدا کی سچا ہمت کو چاہ دینے والے شہابی
 کس نے اب الہی روشنیوں کے قیام کا عہد علیہ السلام کے اوصاف سے جلائیو اسے تعریف و توصیف سے لایا
 ہوئے دے کہ ہمارے ہمسایہ پر نیکی و دہشتے آپکا پورا تعلق ہے اور تم نامو عہد و بادشاہ کے ساتھ محبت و
 بیروس کے حقوق کا خیال رکھنا ہمارے لئے ثابت و حکم ہے اور محبت دینی کی خواہشوں میں سے ہے ہر شخص
 اور روحانی دوستی کے اسباب میں سب کا دل دنیاوی سیر ملاب اور ظاہری محبت پر مہیا ہے جو کہ گہری
 رکاوٹوں کی وجہ سے اور ضروری کام کے سبب سے زیارت باہمی کا واقع ہونا مدت کی صورت پر مختصر
 رہتا ہے اور اب جو بات کہ اس بزرگانہ ملاقات کی قائم مقام ہو سکتی ہے وہ خط و کتابت کی رو کی ہے
 جسکو سب سے سرے نوگ باگ بات حجت کا قائم مقام اور باہمی جو احوال کا ناگ جانے میں اسکا گہرا پرکار ہے
 خط و کتابت کے دروازے دونوں طرف سے کھلے رہیں اور حالات کی صورتیں اور اچھی امیدیں دونوں جانب
 سے اٹھ رہی ہیں ہوں سب کے روشن دل پر واضح ہو گا کہ دو جہاں یعنی دنیا و آخرت کے اور حجابی اور حجابی
 دونوں عالم سے تدبیر ملت والوں اور دھرم و بادشاہت والوں کے نزدیک اندازہ کیا گیا ہے تو کیا کیا ہے

و خلاصه اعمار و زبده اوقات را در استحصال مقاصد صوری بجه طریق صرف می سازند و
 در مستلزمات سرع الزوال و ششتمیات قریب الاثقال چگونگی بضمحل و منہک اند
 الله تعالی ما را بمحض عنایت ازلی و هدایت لم یزلی خود با چندین مشاغل و عوالم
 در او بط و علایق ظاہری درو طلب خود کرامت فرموده بآنکه ممالک چندین سلطان
 عالی مقدار را در حوزه تصرف ما در آورده و بمقتضای عقل در انتظام و التیام
 این ممالک بر بنی که جمیع رعایا و کافه برایا مرفه الحال و منشرح البال باشند
 سعی باید نمود و توجہ بریں باید داشت اما الحمد لله کاستر ضای الی و شوق ما هو الحق
 ترمیم مطالب و فاتحه همه تآرب ست و چهل اکثر انبای روزگار اسیر ربقه تقلید
 اند هر که طریقہ اباد و احیاء و اقارب و معارف مشاهده می نماید بے آنکه تا مل
 در دلائل و براہین نماید آن کیش که در اہل آن نشود و نمایان اختیار میکنند از شرف تحقیق کہ
 علت غائی ایجاد عقل ست محروم میماند بنا بر این در اوقات طیبہ با دانیان جمیع ادیان
 صحبت داشته از کلمات نفیس و مقاصد عالیہ ہر کدام مستفید و مستفیض می شویم چوں بتیان
 الله دفاعا یرفات در میان ست لائق آنکہ بار سال این طور کہیہ آن مطالب عالیہ
 با حسن عبارت خاطر نشان کند سرور سازند و سیم ہایوں رسیدہ کتب سماوی مثل تورات
 و انجیل و زبور بر زبان عربی و فارسی در آورده اند اگر آن کتب ترجمہ بغیر آن کہ نفع آن
 عام و فائدہ آن تام باشد در آن ولایت بوده باشد فرستند در نیو لایحت تاکید مرا ہم
 و اکوشید مسانی اتحاد سیادت مآب فضائل کتب صادق العقیدہ و الاخلاص سید
 منظر را کہ بجز یہ التفات و عنایت سرفراز و مخصوص بوده فرستادیم سخن چند بالمشافہ
 خواہ گفت اعتماد نمایند و ہموارہ البواب مکاتبات و مراسلات را مفتوح دارند و اسنام
 علی بن اتبع الہدیہ ۲۰ - شہر ربیع الاول سنہ نہصد و نود و یک گاشته شد
 نشان حضرت شہنشاہی بجوال سجت والا نرا دشا نہرا دہ سراد در

اور اپنی عمروں کے نفع سے کوئی ایک حکمت مزید کو دنیاوی مقصدوں کے حاصل کرنے میں کس طرح صرف کرتے ہیں اور بعد کی گھنٹے والی لذتوں اور فوراً تبدیل ہونے والی خواہشوں میں کس طرح پر مصروف ہیں بلکہ اور کاموں کی طرف متوجہ ہیں اور کیا رہو گے ہیں خداوند عالم نے ہر کوئی صرف اپنی خدائی مدد اور دائمی ہدایت اس قدر دنیاوی تعلقات اور ربط ضبط کام کا جو اور کاموں کے ہوتے ہوئے طلبگاری خدا کا درگنج ہے۔ اگر چاہتے ہیں کہ رتبہ بادشاہوں کے ملکوں کو ہمارے قبضے میں دیدیا ہے اور عقل کے بموجب ہر ملکوں کے انتظام اور بندوبست میں کوشش کرنی چاہئے اور وہ کوشش اس طرح پر ہو کہ ساری رعیت اور عام ہر ایک خوش حال و مطمئن ہو اور اس امر پر دھیان دھنا چاہئے لیکن خدا کا شکر ہے کہ پروردگار کی رضا مندی اور شوق الہی کل مقصدوں کا راز اور سارے مطلبوں کی ابتدا ہے۔ اور جو مذہب سے دنیا دار پہلو کو نکلیں پیر دی کرینگی رسی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو کہ بڑوں بزرگوں رشتے داروں اور واقف کاروں کا طریقہ دیکھتے ہیں بچائے اس کے کہ دلیل و ثبوت پر غور کریں وہ مذہب کہ جن میں پلے پلائے ہیں اختیار کریں۔ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور تحقیقات مذہبی کی عزت اور برتری سے محروم رہتے ہیں۔ اگرچہ مذہبی عقیدتیں کرنا عقل انسانی کا مقصد اصلی ہے اسی خیال سے ہم بھی اپنے پیارے اوقات میں سارے مذہبوں کے فلاسفوں کے ساتھ مصروف رہ کر ہر ایک کے اعلیٰ مقصدوں کو اور اچھی باتوں سے فائدہ اور نفع حاصل کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ انہیں زبانوں کا اختلاف اور فقو کا ہیہ بھی ہے اس لئے یہ سب سب کا سبب کہ اس قسم کے کسی آدمی کو کبھی بکھر جھٹکنا شروع کریں۔ جو اعلیٰ مطلبوں کو اچھی بولی ٹھوس میں دیکھتے ہیں کر دے۔ اور ہمارے گوشت نگار ہوا ہے کہ تورات، انجیل اور زبور جو آسمانی کتابیں ہیں عربی اور فارسی زبان میں ترجمہ کر لیا گیا ہے۔ اگر وہ ترجمہ کی ہوئی کتابیں زبان کے علاوہ کوئی اور جگہ عام نفع اور پورا فائدہ ہو اور آپ دنیا موجود ہوں تو مسجدیں، مسوقت، دوسا نہ صورتوں کو بچا کر نے کیلئے اور سیل طلب کی مینا دیں کو مضبوط کرنے کے لئے ہم مساوت ماب فیضائل اقتساب صادق العقیدۃ والاخلاص سے مستفید ہو کر جو شہنشاہ عفایت و قوجہ میں زیادہ مخصوص رہا ہے، روانہ کرتے ہیں۔ کچھ شاہی راز زبانیں بیان کر چکا انہیں اعتماد کر لیا ہے ہمیشہ خط و کتابت کے روادار ہو کر نکلتا رہیں۔ اور جو کوئی ہدایت کی دے دی کرے اس پر سلام۔ ہمارا بیٹا عادل ہے میں لکھا گیا۔ اکبر بادشاہ کا محبت نشان خط عالی خاندان اقبال مندرائے مراد کے نام

وقت مراجعت شد از کشمیر فرزند سعادتمند بر خود آورده به صره دولت و استقبال عظمی
 ناصر عظمی و مجال دره التاج فرخی و غیره فرسندی واسطه القصد سعادتمندی و حق اینک
 صاحب السعد و الرشاد شاهزاده مراد ابو اطف روز افزون شاهنشاهی و در اجماع از حد
 بیرون نکل آنگاه اختصاص یافته بداند شکر ایند جهان آدای را که پورش عرصه بخشای کشمیر
 خاطر شایسته انجام رسید و مخالفان دولت قاهره بجزر اسب خود رسیدند و آن گشتن
 همیشه بیدار و خوش رخشا که این فتنه و فساد پاک شد از آغاز و رنگارنگی
 هستی و عدل و ان تحت نشینی و عدالت روانی مایه شمشیران آگاه دل اندک
 بتلاوری تخت بریدار تو انسی بی مرد که حضرت داد و دیان بخش خرد آفرین چگونه جنتی
 بزرگ و عظمتی شکر در درجه سلوک و دریا یک با عنایت فرموده است و مجدداً
 انچه از حاکم عنایات الهی در جهان عطا یابی باشایی که درین پیرش نسبت باین نیازمند
 درگاه الهی بنهوا کند شکر آن کبدام زبان گفته آمد که شرح شمس از آن در دست آبادی گنج
 درگاه چنین باشد اندکی اندکی از آن در درگاه گنجش داشته باشد لیکن رسی است
 سنجیده در روشنی است پسندیده که بزرگان خدا اندکی از عطا یابی است که برای مخلصان گاه
 و بهاداران دولت سبکبند تا اولاً بقدر خود با شکر آنکه این مواهب والا شایند و ثانیاً
 پزائی در راه تاریک سرگردان بادیه ضلالت افروخته بشماره عقیدت و اخلاص بهمبری
 فرمایند از انچه آنکه در دوازدهم ماه مرداد الهی شمس و منبت که نین اشتداد برسات
 و طغیان با و باران بود بر بلخی که کمین سالان ولایت پنجاب کمتر ازین قسم باران حدود
 نشان میدادند بعضی انقادی ربانی و العلام بر دانی غنیمت کشمیر بخاطر جهان کشا افتاده
 بهضبت فرمودیم با وجود آنکه جمیع اولیای ددلت را عرض نمود و آنها که بفرید عنایت
 اختصاص داشته حضرت سخن کردند در بارگاه اعلی خاقانی ماداشتمند بروشنی که سخن
 سرایان مزاجدان بعرض رسانند تا ملاحظی بهاد فزادانی باران بعرض میرسانند چنان

جبکہ بادشاہ کشمیر فتح کر کے آکر رہے ہیں۔ بہر حال اس وقت تندرست و دولت و اقبال کے نور نظر
 عظمت و جلال کے نور میں سبار کی اور تندرستی کے شاہی موتی سے تندرستی اور حق پسندی کے (شاہانہ ہار) سے
 بڑے موتی راستی و درستی کے مالک دروازوں شاہی ہر مانیوں اور از حد اعلیٰ نعمتوں والے شاہزادے
 مراد کو معلوم ہو۔ دنیا سوار نے والے خدا کو شکر ادا کیا یا نہیں؟ کہہ دیجئے کہ نہیں کی سیاحت کی گئی تھی اور معنی کے موافق
 ختم ہو گئی اور ہماری زبردست سلطنت کے دشمن اپنے گمے کو پہنچا اور خدا بیکار کشمیر تندرست و دولتوں کو گمے
 کرکٹ سے صاف ہو گیا۔ ہوشیار دل و ناگھوڑی اور گمے لئے ہوشیار نصیب کی راستبائی سے معلوم کریں گے کہ
 جان اور عقل کے پیدا کر نیوالے خدا نے ہلکے و تر دوع پیدا کرکٹ و اقبال کے تخت نشینی و انصاف کے وقت
 سے کسی اچھی ہر مانیوں اور عمدہ عنایتیں حکم دیا ہے جس میں ہلکے و تر دوع کی تفریق میں اور جو کچھ خدا کی بڑی
 عنایتوں اور از حد اعلیٰ بخششوں سے تندرستی کی بخشش کا تذکرہ ہو گا وہی شیر خواہوں اور درباری ملاوٹوں
 سے کر دیتے ہیں تاکہ پہلے تو جو بخشش ان پر نازل ہوتی ہیں انکا بذات خود شکر ادا کریں۔ وہ دوسرے گھراچی
 کے رہنے میں بھٹکے والوں کے لئے تندرستی راہ میں چراغ ہمارے محبت و دوستی کی شریک پر ہدایت کریں۔
 انہی خدا کی ہر مانیوں میں ایک یہ تذکرہ ہے کہ بھلاؤں کی بارہویں تاریخ جلوس شاہی کے، ۳۰ ویں برس
 جن دنوں میں موسم برسات کی پوری زیادتی اور ہوا اور بارش کی شدت تھی یہاں تک کہ موہیہ پنجاب کے
 عمر رسیدہ لوگ اس غلغلے میں اس طرح کی بارش ہوئے کا پرتش و ناز و ناز رہتے تھے صرف خدا
 کی طرف سے بطور الام و دنیا کے نفع کے یہاں سے دل میں کشمیر کا ارادہ ہوتا ہی ہم چل پڑے۔ اگرچہ سلطنت
 کے سارے حکموں کی مرضی اور جو لوگ عنایت شاہانہ کی حضوری سے ہمارے شاہی دربار
 میں عرض و معروض کرنے کے مجاز تھے جس طرح ہر مانیوں سے واقفیت رکھنے والے لوگ عرض کیا
 کرتے ہیں۔ ہوا کی ناموافقیت اور بارش کی کثرت بتائی جاتی تھی۔



رہائی این کار شگرت ایند جہاں آرا بود مباح قبول نیفتاد و بتاریخ مذکور توجه فرمودیم
 و اندک عجب آنکہ در ہمیں روز دولت افزونگی آیات اقبال از لاهور نہفت فرمود در ہاں
 تاریخ کل بخت برگشتہ ^{میرزا} دگرنابکار قرابت مرزا یوسف خان بہ بعضی ازاد ہاں
 کشمیر اتفاق نمودہ یعنی در زیدہ مایہ فتنہ و فساد شد و از غراب عظیمہ آنکہ در ہاں
 روز کہ بہ گشتی نشستہ از دریای لاهور عبور میفرمودیم ملہم غیبی بزبان گوہر بارسا
 داد کہ از بار یافتہ ای مجلس معلی ناگمانی پیرسیدہ شد کہ این بیت از کیست و در حق کدام کل
 بیخبر گفتم شدہ است شعر گاہ خسروی و تاج شاہی بہ بہر کل کے رسد حاشا و کلام
 آیات اقبال چند منزل رفتہ بود کہ خبر طفیان آن کل سرگشتہ رسید و آنستہ شد کہ
 شیت اینودی دریں برآمدن آنست کہ نہرای آن بدکردار دادہ شکر آئی بجای آوردہ شود
 دریں کار اہتمام رفت مخلصان را پاپیہ اخلاص افزود و دیگران بے اخلاص را اخلاص
 پدید آمد و از امور عجیب آنکہ دریں ہنگام کہ خبر شورش کشمیر ویراہے آں بیدستان
 مخدول العاقبتہ رسید ایندیچون بزبان ما آوردہ کہ اور از ہاں لشکر اوجہی وقت یافتہ
 بجہنم آباد خواہند فرستاد و غریب تر آنکہ فرمودیم کہ ظہور این توفیق شائستہ در برآمدن
 نیز نورانی میل یانی خواہد بود و این بیت بزبان مقدس آمد فرمود لہذا نہاست حاسد سنم
 آنکہ طالع من بہ و لہذا نہاست آہوچون ستارہ یمانے بہ مکر فرمودیم ہمیں کہ سہیل یانی طلوع
 نمایاں کم اصل را نہایتش دادہ خواہد شد مادراد چون از بولیاں ست دراصل
 کلہائے رفتہ است کہ چنین ناباشگہا سر نیزند و نزدیک برآمدن آں ستارہ اقبال
 بعضی غفانان اخلاص اندیش کہ در سلک مخالفان مسلک بودند با اتفاق بعضی ترکمان
 حقیقت کش کہ ہم ازاں گمروہ بودند و دوش آں مخدول را از بار گراں سر کل میفرزاد
 نجات دادند و از عطیات الہی آنکہ پناں بر زبان دادہ بودیم کہ از آغوش فساد تا بگوہ عدم
 فرو رفتن او کمتر از دواہ و زیادہ از چیل روز خواہد کشید چون اہل محاسبہ حساب کردند

چونکہ دنیا کا راستہ کرنے والا خدا اس عمدہ کام (یا فتح کشمیر) کا ارہما تقام نے کسی کی بات نہ مانی اسی
 تاریخ سفر کرنے کا ارادہ کیا۔ اور عجیب اتفاقات میں سے یہ واقعہ ہے کہ جس عباگو ان دن شاہی سواری
 لاہور سے چلی اسی تاریخ بد نصیب گنجہ الملقب مرزا یا دنگار مرزا یوسف خاں کالائقی رشتے دار جس کا
 نام تاقی خاں تھا اور جو کشمیر کا حاکم تھا (یعنی کشمیری بد معاشوں سے مل کر باغی ہو گیا اور فتنہ و فساد
 برپا کیا۔ اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ جس دن کشتی میں بیٹھ کر دیائے راوی سے پار ہو رہے
 تھے غیبی فرشتہ ہماری موتی برسائیاں زبان پر پیش فرمایا۔ اور یاد آتے ہی حاضرین و دربار سے پوچھا
 گیا کہ یہ شعر کس شاعر کا ہے اور کس گنجے کے بارے میں کہا گیا ہے شعر شاہی ٹوپی اور بادشاہی تاج
 گنجے کو کب ملتا ہے۔ یہ امر دشوار ہے اور نہیں ہو سکتا۔ شاہی سواری نے چند پراوٹے کئے تھے کہ اس
 بد نصیب گنجے کی بغاوت کی خبر آئی۔ میں سمجھ گیا کہ خدا کی مرضی اس سفر کرنے سے یہ ہے کہ اس بذات
 کو سزا دیکر شکر خدا ادا کیا جائے۔ اس کام کا بند و بست ہو گیا۔ ہماری اس مبینگوئی سے دوستوں کی
 محبت کا درجہ بڑھ گیا۔ اور بذات گمراہوں کی انسیت ظاہر ہو گئی۔ اور عجیب اتفاقات میں سے یہ ہوا
 کہ جس وقت کشمیر کے فساد کی اور ان بد انجام بد بختوں کی گمراہی کی خبر آئی ہمیں خدا نے ہماری زبان سے
 کہا کہ اس کو اسی لشکر یوں کی ایک جماعت موقع پاکر جہنم رسید کر گئی اور نادرا اتفاق یہ ہوا کہ ہم نے
 فرمایا کہ یہ اچھا کام روشن ستارے سیل یا نی کے نکلنے کے وقت ظاہر ہو گا اور زبان شاہی سے یہ شعر پڑھا
 شعر میرا دشمن حرامی ہے اور میرا نصیب ستارہ یا نی کی نکلنے کے وقت ظاہر ہو گا اور زبان شاہی سے یہ شعر پڑھا
 ہیں روہ بھی ہلاک ہو جائے گا یا پھر فرمایا کہ جو نی سیل یا نی نکلے گا اس بذات کو سزا مل جائیگی اس
 کی سزا گنجی ہے۔ اصلیت میں فرق ہے جو ایسی نازیبا حرکات ظاہر ہوتی ہیں۔ اور یہی ستارے
 کے نکلنے ہی خیر خواہ افغانوں نے (جو دشمنوں میں شامل تھے) بعضے سچے ترک لوگوں کے ساتھ مل کر
 (یہ بھی اسی گروہ میں سے تھے) اس گمراہی کے کدے کو گنجے سر کے معباری بوجھ سے نجات دی (یعنی
 مار ڈالا) اور خدا کی بخشش کی وجہ سے میری زبان سے یہ نکلا تھا کہ ابتدائی فساد سے لیکر اسکے قتل ہونے
 کے زمانے تک تمام درس کم اور چاروں نوٹ زیادہ لکھ گئے ہی ناچرب لکے بنواؤں حیات کا باتو اس محترم میں لکھ لکھ

پنجاه و دیگر در مدت فتنه او گشته چه در دوازدهم فروردین سنه سی و هفت روز از غازی بدو و لقی او
 بود و سه شبه سی و یکم شهر یوزان فروردین او سارده بیستی است و چون کشمیر مستقر پایت دولت
 گشت آغاز فتنه او رستان بود و قریب یکماه بزی اسودگی رعایای این دیار توقف واقع شد و در
 آنجا بر زبان الهام ترجمانی گذشت که چه خوش باشد که در هنگام بهجت سحاب پندستان چون
 عساکر گردان ماکرانگی بگذرد و در آنوقت برف بار و رانند و ستانان که داخل معسکر اقبال
 اند و باران برف نمانده اند و مخطوطه دسره گردند و هم آسبیده از کثرت برد و دت بآن گرم
 سیران نرسد چه گذشت بکی جایست که هم روس کشمیر داند و هم سحابی بهندوستان بسیار
 لطیف برود و کار خود را که چه گونه عنایت نمایند چنان زمان که باید دولت به داز یکماه ازین سخن باز
 بگی گشته بودیم که در آن راه برف باریدن گرفت و در این روز و سه دفعه برف بارید
 و سمره بنی ابل غایت شد مرا هم سپاس الهی را چه گویند تا آنکه او اگر در بعد از مور و چپندین
 الطاف الهی بدو که اقبال این دی نوردهم دی ماه الهی ظهور نزول احوال واقع شد
 چون بهات این حدود بغایت الهی انجام یافته بخاطر اقدس چنان سیرسد که چون کانه غلایق بهندوستان
 که خورده و دیار نور بخش مایوند نیست که محروم اند برای خبر ندی آنها بیشتر از نور عالم
 افزون که دوا و دخیری مانده بود و توفیق ایزدی متوجه بهندوستان شویم و گاهی بخاطر الهام برود
 چنان سیرسد که بعد از فراغ جشن نوروزی اندیشه ممالک کشاکش بطن منصفه ظهور آید باید که
 شکر اندای سواهب عظمی بجا آورده سرت پیرای خاطر گردمشور حضرت شامش است
 بنام خانان سیه سالار ولد محمد سیرم خان در واقعه راجه بیرم اعتقاد و خلافت فرمانروایی
 اعما و سلطنت و شورشانی پس خانم شجاعت و بختاری آب گوهر حقیقت
 و جانپاری سیف حصول بازوی شامشانی روح مصقول سرکه دمن کاهی طراز
 آستین اہت و احوال و گوهر سریر دولت و اقبال محسنان امر از خلیفه الهی مجمع اظہار
 خدا دانی و غیره و مقدمه الحیش سوارک جہاں ستانی تقدیر تاجیش محافل کام بخشی و کامرانی

دن صرف ہوئے۔ کیونکہ تیس سال کے حساب سے ماہ اور دہائی یعنی عبادوں کی باہر ہیں اور جلوس اکیڑی
 ۳۷ سال برس کی بجائے گوانی کا پندرہ دن نصف اور شہر مور یعنی کنوار کی اکتیسویں دوزخ میں بھاجانے
 کی تاریخ ہے (اور اوداسیوم کا ہوتا ہے جب اس میں سے اودن کم گئے گئے اور شہر پور کے اسد شامل
 کئے تو اودن ہو گئے) اور جب کشمیر شاہی سواری کی قیام گاہ بگلیا سخت موسم سرما کا زور تھا کشمیری
 رعایا کے آرام کے لئے تقریباً ہمیشہ بھر ٹھہر گیا۔ اتفاق دیکھو کہ اس وقت شاہی زبان سے نکلتا ہے
 کہ کیا اچھا ہو اگر ہندوستان جلد ہی ہوئے جب بلند ترہ فوجیں بگلی کے راستے سے چلیں اس وقت
 برف ٹپسے تاکہ ہندوستان جو لشکر کا شاہی میں داخل ہیں اور انہوں نے برف پڑے نہیں دیکھی
 ہے خوشنود اور سرور ہو جائیں۔ اور ان گرم ملکوں کے باشندوں کو سردی کی زیادتی سمجھ لیں
 نہ ہوئے کیونکہ علاقہ بگلی اسی جگہ واقع ہے جس کا تعلق کشمیر سے بھی ہے اور ہندوستان سے بھی یعنی وہ علاقہ
 گرم و سرد ہے) میں اپنے پروردگار پر ناز کرتا ہوں جو کہ کسی بھی مہربانیاں کرتا ہے انہی دنوں میں جبکہ ہم اس
 تذکرے کے مینے بھر چکے بگلی کے علاقہ سے گزر رہے تھے کہ رستے ہی میں برف پڑنے لگی اور دن بھر
 میں دو تین دفعہ ٹپری جو میرے قول سے گمراہ تھے ان کی آنکھوں کے لئے سرمہ یا روغن بنکی کس طرح
 شکر خدا ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس قصہ خدا کی مہربانیاں واقع ہوئے کے بعد خدا کی اقبال کی راہنمائی
 سے ہندی مینے ناگہ کی ۱۹ ویں تاریخ لاہور میں شاہی سواری اتری۔ چونکہ خدا کی عنایتوں سے ان
 علاقوں کے کاروبار ختم ہو چکے ہیں۔ شاہی دلیس یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ ہندوستان کی ساری
 محنتوں کو باشندگان مغربی و شمالی ہماری نوزخیش نظر کی زیارت کر سکی تھی اور اب عرب سے محروم
 ہو چکی ہے (یعنی ہم کو پنجاب و کشمیر میں زیادہ عرصہ ہو گیا ہے) ان کی خوشنودی کے لئے نوروز عالم افروز
 سے پہلے دنیا سال شروع ہونے سے پہلے جس کے شروع ہونے میں کچھ دن اوپر دو مہینے باقی تھے
 ہندوستان کی طرف چلیں۔ اور کبھی غیب کی خبر دینے والے دلیس یہ آتا ہے کہ جشن نوروز سے فرصت
 پالنے کے بعد ملکی تہذیب خیال دلی پوشیدگی سے ظاہر ہو چو کی پرستہ جشن نوروز کے بعد ہندوستان
 جا چکا خیال کریں کہ ان بڑی عنایتوں کا حکم بجا کر دلی کو خوشنود کرنا لاہور کے اجلاس میری وفات
 رہے

مؤنس وحدت سراسی حضور محرم خاص انخاص سران سرور رفیق طریق دارالملک دانائی
 حریف حقیق بیت العمود لکشی خلف الصدق اعظم واعالی واسطه العقد مفاخر و معالی
 مطرح انظار عنایت مورد اعطاف قدسی سرایت قدوده خوانین بلند مکان عمده مردان
 سعادت نشان یار وفادار فرزند بر خودار سازالالدین خانخانان سپه سالار به معمول شریف
 عوطف سلطانی و وفور جلالت مراحم جبابائی عزراقتار و شرف استظهار یافت
 بدانکه درین ایام عیش و نشاط و تنگام حش و انبساط کما سباب غمری اماده و البواب
 بیغی کشاده از هر طرف نوید فتح و نصرت گوش الهام نبوش میر سنجب تقدیر چشم زخمی
 بشکر فیروزی اثر که بجهت تیغیر ولایت سوادجور تعین شده بود رسید با وجود آنکه تمام
 ولایت مذکور در حوزه تصرف درآمده بود و افغانه ملاعنه در خلال جبال و مخفی متواری بودند
 و رؤس لشکر به ملاحظه حزم و تدبیر تعاقب میکنند و اکثر آن مخندولان را بقتل
 و جنب رسانیده متوجه آستان بودسی میشوند چون امری از پرده غیب ظاهر شدنی
 بود زام احتیاط از دست دانایان لشکر رفته در شعاب صعبا به وقت
 گراں بار رواں میشوند و ترک از انتظام می افتد و از اطراف کتل آن عاقبت اندیشان
 به قدر دست درازی می کنند مردم سر اسیمه شده راه را از دست داده جمیع کشیر
 از کوه می افتد درین اثنا عمده محراب را از زنده مساجیان و ساز صاحب فطرت
 عالی عنوان شال بهیثال نقاده مقربان درگاه خلاصه ملازمان هوا خواه آنجن لای
 حریم پادشاهی باریک می دقایق آگاهی هدم دکتای مجلس خاص محرم خلوت سراسی دفا
 و خلاص رنگ آمیز منور عشق و محبت نخلبند حدائق خلوص صدق و عقیدت طالب
 بقرار راه حقیقت طلبی و حق جوئی عاشق اطوار حق گزاری و حق گوئی نقش بند طراز
 معنی آفرینی نکته پیوند بساط همزمانی و بهشتینه دقیقه یاب سرانر ملطانی رمز شناس
 عالم فزایدانی گره کشائی خاطر شکل بسند صیقل نمائی ضمیر آسمان پیوند سر حلقه دایره

بادشاہ کے گوشہ تنہائی کے دوست بادشاہ کی خوشی کے بھیدوں سے خاموش آفت رکھنے والے دارالسلطنت
 دہلی کے راستے کے ساتھی۔ دل کشائی کے لیے ہوئے گھر کے لئے شراب خالص جیسے ساتھی بزرگوں
 اور بڑوں کے دوست قائم مقام بلند یوں اور برتریوں کے لیے موتی عنایت شاہانہ میں منظور نظر
 ہوئیوں کے شاہی پاک اثر دہلی ہر بانیوں میں واقع ہوئیوں کے بلند تہ بادشاہوں کے پیشوا سارے
 اقبال مند میدوں میں سے خالص مرید یا ردفا دار فرزند اقبالہند سہارن الدین خان خانان سپہ سالار جو بادشاہ
 بڑی مہربانیوں میں اور سلطانی بڑی عنایتوں میں ترقی کر کے فخر عزت و آبرو اور مدد و امداد کی زندگی
 حاصل کئے ہوئے ہے واقف اور آگاہ ہو کہ ان پیش و آرام کے دنوں میں اور خوشی و خوشی کی وقت میں جبکہ
 خوشی کے اسباب تیار اور بے غمی کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اور ہر طرف سے فتح اور جیت کی خبریں مٹی
 جبر رکھنے والے کانوں میں پہنچی تھیں۔ قسمت سے اس نعمت شکر کو نظر بدلی جو علاقہ باجوڑ کی فتح کے لئے
 مقرر ہوا تھا۔ اگرچہ سارا علاقہ قبضے میں آچکا تھا۔ یعنی بھٹان پہاڑی گھائیوں میں خفیہ جیسے ہوئے تھے
 اسی حالت میں سرداران فوج بغیر سوچ بچار کے پیچھے گئے جاتے ہیں اور ان گراموں کو اور ان گراموں
 میں سے بہت سوں کو مارے موتے دربار کا رخ لئے ہوئے ہیں۔ جو ننگی پیروں سے کچھ ہونہار بات
 سنے والی تھیں۔ فوجی و ناکوں کے ہاتھ سے بچاؤ کا پیو دیا اور اندیشی کی آگ نکل گئی۔ اور وہ یہ کہ کٹھن گھائیوں
 میں یوں قوت لے بھڑے چلتے ہیں۔ بند و بست بکھر جاتا ہے اور گڑبڑوں کی طرف سے وہ ناعاقبت
 اندیش بھٹان کچھ ہاتھ چالاکی کرتے ہیں۔ اسی گھبراہٹ میں آدمی جو اس باختہ ہو کر راستے سے ہٹ جاتے
 ہیں۔ بہت سی ٹولیاں ہمارے گڑبڑ میں اتنے ہی ہیں (بھید جاننے والوں میں سے سب سے عمدہ بھید)
 دوست مصاحبوں میں سب سے زیادہ زندہ دل شریف طبیعت والا بے مثل شال رکھنے والا درباری
 نزدیک والوں میں سے جتنا ہوا خیر خواہ۔ ملازموں سے چیٹا ہوا زمانہ مجلس کے شاہی کی محفل
 آراستہ کرنے والا عقل کے نمکوں میں بال کی کھال نکالنے والا۔ پیرائیوٹ شاہی محفل کا دل
 خوش کن اور فاسکے سناٹوں کے جبر دار ہونے والا۔ محبت و پیار کے رموز کو زینت دینے والا
 یہی دوستی اور محبت کی کیاریوں کو لگانے والا حقیقت طلبی اور خدا جوئی کے راستے کا (قبیلہ)

نکته سازان سر دفتر انجمن سخن پردازان مجلس الشیخین خلوت قدس صاحب
 دانشور را چه میر که خود را در محبت مادر باخته بود و پیش از غذا شدن در زاهد اخلاص سا
 فدا ساخته با وجود تعلق دنیوی کمال بے تعلقی داشت و با گرفتاری ظاهری سراسر رتم
 آزادگی می نگاشت تا گمان ازین جهان فانی و خاکدان غلما فی رخت اقامت بر سبت
 و قالب عفری او در هم شکست و سلوک برایی که همه را ناگزیرست اختیار نموده بجلباب
 اعتقاد لقب عدم مخفی و محتجب گردید ازین واقعه جهان فرسای و حادثه اندوه افزای
 عیش محض سپهر مشاغل منقص و مکتد شد و خاطر دریا مفاطر غبار آلوده گردید اگر چه معراج
 گرم روزان شاهراه دفا و وفاق است که در کای قلبه گاه خود جان نثاری و جان سپاری
 نمایند لیکن چشما داشت آن بود که در خدایات بلند و ترددات ارجحانه یعنی نظور سدا زده
 این مصیبت اتفاقی طالت تمام روی داد و اقسام خزانده پیرامون خاطر اقدس گشت
 انفسوس نبراز انفسوس که باده این خمخانه در دوا و دوست و نبات این فکستان
 طایر اند و دعا عالم سرایی ست تشنه فریب و منزلیت یزید از و نشیب سستی این بزم را در
 خناری ست و حالت این سودا را در سر بخاری بود اسطوره بعضی موانع که آمدن اینجی مردم
 می گانده باشد نگذاشت که خود متوجه شد و غرض او را بچشم صورت همه دیدیم و آن عطف و
 و مهربانی که ما را با او بود ظاهر میفرمودیم ما را با بظاهر حالت عنایت و انکساف ما را با
 می شد که کسی که در راه ما با اخلاص و عقیدت رفته ما را با چه قدر سخاوتیم اگر چه بدیده بهیتر
 این منظور شد و خاطر نشان را با بشفیه شده است اما چون بگویم کار در اینم این
 گره در دل ماند شعری که ام دل که ازین واقعه جگر خون نیست +
 کدام دیده که زین حادثه جگر خون نیست + این توده خاک گذشتنی و گذشتنی است
 و این تیره مفاک پر گردنی و این پاشنی پوندم همه بریدنی است و خونها همه کشیدنی
 اگر چه همیشه خیال آن مسافرا در پیش نظر والا حاضرست مبدلایع شامل آن مجاور عالم قدم

شاعروں کی محفل مشاعرہ کا صدر ملا ڈوپیار کی شاہی مجلس کا ہاشمین، اکبری اچھوتی محفل کا درگاہ مند
ایٹھی کا لنگ راہ بیرجس نے اپنے آپ کو باری محبت میں بار دیا تھا اور خدا ہونے سے پہلے ہماری محبت
کے راستے میں قربان ہو گیا تھا۔ دنیا دار ہوتے ہوئے دنیا سے الگ تھک تھا اور ظاہری گنجینوں کے
ہیتے ہوتے سارے دھندوں سے بچتا تھا۔ اچانک اس نشتے والی دھرتی سے اداس اندھیرے
گھر سے سفر کی تیاری کی۔ اس کا جم چلنا چور ہو گیا۔ اور راہ عدم کی چال چلا جس پر سب کو چلنا ضروری
ہے اور خفیہ پروں میں اور مٹی کی چادر میں پوشیدہ اور پناہ ہو گیا۔ اس جان کے ٹھکانے والے
واقعے اور رنج بڑھانے والے حادثے سے آسمان جیسی محفل کا عیش گدلا ہو گیا۔ اور دنیا مثال
دل و دھندلا ہو گیا۔ اگرچہ محبت دوستی کے رستے پر تیز چلنے والوں کی آسنا ترقی یہ ہے کہ اپنے
آق کے معاملے میں جان نثاری اور قربانی کریں لیکن یہ امید تھی کہ بڑے کاروبار میں اور بڑھیا معاملات
میں یہ صورت ظاہر ہو۔ اس اتفاقی مصیبت کے نازل ہونے سے پورا پورا رنج پیدا ہو گیا۔ اور طرح طرح
کا دھکدور و تکیہ سار کر پڑھ گیا۔ افسوس ہزار افسوس کہ اس دنیاوی شراب میں تھکتا ہوا ہے
اور مٹی کی مٹری پر رہ رہ رہا ہوا ہے۔ جہاں پیاسے کو دھوکہ دینے والا سراسیمہ اور تار پڑھاؤ
دینے والا پڑاؤ ہے۔ اس محفل کی سستی کے بعد نئے کا آثار ہے اور خیال کا انجام سر میں بیماری پیدا کرتا
ہے جو دیوانی کی نشانی ہے، بعضی رکاوٹوں کی وجہ سے نکال پھری اور دیگر لوگوں کے آگے سے مہلت
نہی کہ ہم بذات خاص متوجہ ہو کر اسکی اسٹھی کو ظاہری آنکھوں سے ملاحظہ کرتے اور جو عینا تیل اور دھربالیا
ہماری اس کے ساتھ نصیب ابن کو ظاہر کر دیتے تاکہ ظاہری لوگوں میں باری توجہ و عنایات کی حالت
معلوم ہو جائے کہ جب تک کوئی شخص ہماری دہشتی و محبت کے راستے پر چلتا ہے ہم بھی اس کو کس قدر
پیار کرتے ہیں۔ اگر یہ یہ ہماری منظور شدہ بات حقیقت والے لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکی ہے۔
جو کہ ہم بیک سے ہے یہ بھی دل میں رہ گئی شعور کو نہ اول پہ جو اس واقعہ سے غمی جگر میں
کے کوئی اتھکا اس مصیبت سے لال میں ہے۔ یہ مٹی کا دھیر یعنی دنیا جھوٹے واسطے اور چھوڑنے
والی ہے۔ اور یہ تاریک گڑبہ والی تیریا دنیا (مردوں سے) بھر نیا الی اور بند ہونے والی ہے (بقیہ)

جعفری قدس ظاهر و شگستن کالبد خاکی و پنهان شدن شیخ سیمانی معلوم که در نظر
 دور بین و خرد حقیقت گزین چه تفاوت خواهد بود اما نظر بعالم بشریت که انتقائی ترکیب
 عناصر و موالیست از حدائی ظاهری آن عظیم المثال انا تا عالم و محسوس و مشهور است آن
 باطن را یافته که عبارت در تعبیر آن حالت کوتاه است و اشارت نیز بصدد کوتاهی عذر خواه لیکن
 بدیده سریرت و باصرة بصیرت مشهود است که آنچه از کم عدم بود جود می آید و از ماز وجود باز
 بعدم میرود و باراده متکفل نظام کل است خموشیدن به از خروشیدن و ارسیدن به از جوشیدن
 در صورت بغیر از رضا بقای الهی و تسلیم بقدری از سلکی تویم و منتهی ستیم نیست با بد کمال رکن
 السلطنة نیز راه مصابرت پیش گرفته از اراده خود گذشته باراده الهی سازد و بقیه نفس
 نفیسه صرف مرضیات واجب تعالی نماید و لمح بفرق شناسی و ذکر حق جوی نباشد
 خود میداند جمعی که از تقلید تقلید نجات یافته بسر سفر تحقیق پی می برند و هر روزی
 کسب و غریب الوجود و اندر فرض وقت آنکه با دای وظائف شکر این عطیه عظمی که از
 مشرب عذب تحقیق بهره دانی دارد اشتغال نموده وجود با وجود را غنیمت کبری
 شمر و خیال کند که در آن زمان که آن پیشتر و قافله فنا محمل اقامت این سیرای عین
 بر بند و ال یار و فادار قدوة محرمان را زنده است و او را در آن وقت از لغام الهی سیمایم
 الحال خود ملاحظه نماید که غنیمت بودن او در چه درجه خواهد بود حتی سبحانه تعالی او را در سایه
 دولت ابد پیوند با بر خور و اگر دانا و دارا بر تادک سعادتی او کامگار با جمله بعد از منوح این
 نابغه غریبه بجهت تدارک و تلافی عمده الملک همه لودر مل را با جود ملائک خود تعیین فرمودیم
 اشار الی ازی که کمال تدبیر و تدبیر در اندک فرصت تنبیه بر صل نموده آن ملک را در حوزه
 تسخیر او و در المنة الله که خاطر از مام این حدود با کل غایب شد انشاء الله تعالی درین یکی
 دارا اختلافه العالیه میسر اوقات اقبال خواهد شد و درین که خاطر اشرف شونج بود و مرصداقت
 آن رکن السلطنة رسید چون از مطاوی آن شاکم ارادت و صفای فایده از فحادی آن شاکم عبودیت

اگرچہ اس کے خاکی کابعد کے ٹوٹنے اور جسمانی ڈھانچے کے چھپ جانے سے یہ تو معلوم ہے کہ درمیان نظر اور
 حقیقت پر غفلت میں فرق تو کچھ ہو گا درمیان پر بھی یا درمیان نہ ہو گا۔ لیکن حالت انسان کی کوئی جگہ جو انسانی
 پیدائش اور ترکیب جسمانی پر خیال کرے اس سے پہلے کے ظاہر کو نظر جائے جس سے بخیر و بھم کی نشانیوں
 دل میں اثر کر چکی ہیں کہ جس حالت کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ بلکہ اشارہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن
 باطنی نظر اور دیکھنے والی آنکھ پر روشن ہے کہ جو کچھ نیستی کے پردے سے ظاہر ہوتا ہے اور پیدائشی دنیا
 سے بھر نیست ہوتا ہے۔ وہ کل کار و بار کے تنظیم یعنی خدائی و سرکاری سے ہوتا ہے تو یہی نیلہ بجات
 چپ ہونا چاہیے اور صحیح چکار کی نسبت ہرگز نا مانا ہے۔ ان مساوات و تقادد میں حکم خدا پر
 رعنا سنبھالنے کے سوا اور تقدیر الہی کی نہ ماننے کے سوا کوئی اور ٹھیک راستہ اور سیدھی جگہ خدائی نہیں ہے
 نزدیک ہے کہ تم مکن السلطنت بھی صبر کا راستہ اختیار کر کے انسان کی گریہ و زاری کو چھوڑ کر حکم خدا پر صبر کر دو
 دست محدود اور جو چند چیز کا سانس دیتی ہیں فدا ہے بزرگ کی پسندیدگی میں صرف کرو اور کچھ بھی فکر خدا
 اور ذکر جن سے بے فکر نہ ہو۔ تم خود واقف ہو جو لوگ تقلید کی رتی سے بے فکر نہ رہیں تحقیق پر پہنچے ہیں ایسے
 لوگ ہر زمانے میں حضور کے لئے کامیاب ہوتے ہیں جو خود فرض یہ ہے کہ ان بخشش کا شکر یہ دینی پر رکھ کر
 کرو کہ تم تحقیق در یافتہ (سورہ بقرہ) کے یہ کلمہ گواہی سے پورا پورا حصہ رکھتے ہو اور ہماری امانت والی
 کو ایستہ شامت شکر کرو اور خیال کرو کہ میں تقادد وہ موت کے نائن کا سردار میں دیکھ کر مری سے موت کی
 سواری پر اس کے پیشتر سے کہ وہ میرے ہم بار و دوست سا ہے رازداروں سے بڑھ کر شکر کرو۔ اور اس کی روشنی
 میں ہم تم کو خدا کی نوری عنایتوں میں سے تحقیق شہادہ اب تو خود ہی خیال کر لو کہ اس سے مرنے کے بعد
 ہمارا وجود کس قدر صمیمیت ہو گا۔ دعا ہے کہ خداوند ہم تم کو ہماری داخلی سلطنت کے ساتھ میں قیامت
 بنا کر جب وہ تم کو قہر سے اقبال کرے پھر یہ قرار رکھو کہ اصل حکم اس عجیب نصیحت کے واقع ہونے
 کے بعد ہی کے ہے اور اس دشمن میں وعدہ انکار کر کے کہ تم دشمنوں کی گرد و دلی فوج کے
 ساتھ سفر کرو اور نہ تو اس سے ہارو نہ دہری اور سوچو کچھ دیکھو کہ قدرت میں قرار دہی
 بند و ست کر کے اس ملک پر قبضہ کر یا خدا کا انسان ہے کہ دل ان طرز قیامت کی رٹائیوں و رتیر

و فلاح بودنی بحد اعصای آن باعث اطمینان و اطغای نواز ضمیر نور شد آنچه در باب شغیر
 دکن بجا فرآورده تفصیل نوشته بود و بوضع بیست از همه شرف تحسین و عزت سخنان رسید
 از نور دانش و کمال انجاست و غنای بیست که خاطر از صوبه تجرات بطوریکه نوشته بود
 جمع نموده خیره دکن با حسن و جوده نماید و با سرعت اوقات تمام فیضان و نفاس آن ملک را
 خود نظر اشرف اقدس نگه دارند و آرزوی مرکز خاطر او باید و آنکه در باب استغنی
 جبرائیل و استغنی فرمایان غایت نشان بنام او و بکن تھ و شام حال و غیر جم
 بطرز نسبی نوشته بود بدین ترتیب استغنی گردید و متاثر عالی به مطابق استغنی اصدای یافت
 یعنی که بجای که بجهت گنگ تعین خواهد نمود و مرا خور و شکاری و صلاح وقت خواهد بود
 آنکه در باب فرزندان این فاضل و جام بیگ و گنگ خیال نموده است اگر خود می آمد
 نداده و انصب بود و هر حال آنچه مقتضای حال باشد عمل کرد و آنکه در باب فرستادن
 فیلبان و انصاف و التماس نموده بود و سبب قبول رسید و آنکه در وادی فرستادن شیخ ابراهیم
 سکرال بود و بجهت استغنی عاقلانه بود و علوم آن وضا و الملک است که در وقتیکه بدولت و اقبال
 بدلا خلافت العالیه در حال طلال داریم نتیجه نعمات زمینداران آن جمالی با و جوع میشد و در وقت او
 بآن حدود افتاد که باین خدایت را حلال توان ماند نیست آنکه از فرزندان او نوشته بود که
 آنکه و آنکه افتاد که باین خدایت را حلال توان ماند نیست آنکه از فرزندان او نوشته بود که
 فرزندان و اینان او درین دوران تلخی بجهت نیست که اگر بجهت حضور شرف نباشند
 یکس از پیش لفظ و در میان بی گنج خاطر اشرف نموده بود که او در فرزندان او همیشه در پیش انظار
 باشند اگر شرف پذیر این نعمت را بوقت شرف آیات داشته باشد اگر درین اودی و در وقت شرف
 سر برهنه است و انفع شود و این مشفق است که فرزندان را بجهت شرف و اگر معلوم
 شود که بندگان سید و بزرگوار بجهت شرف و بجهت شرف و بجهت شرف و بجهت شرف
 و بجهت شرف و بجهت شرف و بجهت شرف و بجهت شرف و بجهت شرف و بجهت شرف

تقریباً اس کا سنا ہمارے دلی شغفوں کے بچھانے اور تسلی دینے کا سبب ہوا جو کچھ تم نے دکن کی فتح کے بارے میں سوچ کر تشریح کیا لکھا تھا وہ ہم پر واضح ہو گیا اور ہر ایک بات نے شاہی اور پسندیدگی کی عزت حاصل کی۔ مہتماری از حد ببادری اور کمال دانائی سے امید ہے کہ عنقریب صوبہ گجرات سے دل کو مطمئن کر کے جس طرح کہ تم نے لکھا ہے، ابھی صورتوں میں دکن فتح کرو اور جلدی واپس ہو کر اس ملک کے نفیس چیزوں اور ہاتھیوں کو تم بذات خاص پیش کرو اور مہتماری دلی پوشیدہ آئندہ پوری ہو۔ اور جو کچھ لنگا کے گناہوں کی معافی کے بارے میں اور اس کے اور جگہ اور شاہ جموں وغیرہ کے بارے میں عنایت نشان فرمان کی خواہش دان لوگوں کے مانگنے کی صورت میں (تحریر کی جاتی قبولیت کے درجہ پر ترقی کر گئی) وہ قبول ہو گئی، نوکری اور وقت کے مناسب ہو جائیگا اور جو کچھ این خاں اور جام بیگ اور لنگا وغیرہ کی اولاد کے بارے میں خیال کیا ہے، اگرچہ خود ہی اچھلتے تو مناسب اور بہتر ہوتا۔ خیر جو کچھ مناسب وقت ہو کر اور جو کچھ اتحادی مہادوں کی روانگی کے بارے میں خواہش ظاہر کی جاتی وہ قبول ہو گئی اور شیخ ابراہیم شکر پوری کو صوبہ گجرات میں مقرر کے بارے میں جو التماس کیا تھا تو یہ تم کو معلوم ہے کہ جب وقت ہم بذات خاص والاغداد میں مقیم ہیں۔ تو شہر آگرے کے زمیندار کے کاروبار کا بندوبست اس شیخ ابراہیم سکریوال کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ اس کے صوبہ گجرات یا علی جانے سے اس قدر فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہاں کے کاروبار کو چھوڑ دینا نہیں چاہیے گا اور جو کچھ تم نے اپنے فرزندوں کے بارے میں تحریر کیا تھا کہ جو وقت تم دکن کی فتح کی طرف متوجہ ہو رہے ہو ان کو لکھنا رکھو۔ یا دربار میں بھیج دو تو تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ مہتمار اور مہتماری اور وکالتیں جیسے خاندان میں کوئی اس قسم کا نہیں ہے کہ اگر درباری خدمت پر مقرر رہیں تو لمحہ بھر کیلئے بھی انھوں سے امتیاز ہو سکے۔ واقعی ہارادوں چاہتا ہے کہ تم اور مہتماری اولاد جاری انھوں سے سامنے رہے۔ فیصلہ شاہی سواری کی روانگی کی خبروں پر کان لگاتے رکھو اگر اس طرح سے میں دکن خلافت کی طرف راہی ہو سکتا تو سب سے بھی صورت یہ ہے کہ بیٹوں کو تو دربار میں بھیج دو اور اگر یہ شہر ہے کہ تم کچھ مدت کے لئے چاہتے ہو تو شکریہ سنو میں تو جو نوکرانے کی دوری درمیان میں تو اپنی اولاد کو گجرات میں یا جان لیں گے۔

ملک عظیم الشان قوت بازو خلافت اعلیٰ کے قابل تھا و شخص حکومت زبردست کے لئے ممبر و وزیر
 کے ستون پستیدہ خصلتوں والے اور عمدہ عادتوں والے ظاہری اور باطنی خوبیوں والے بلند رتیبہ و درجہ
 کے پیشوا ایمار و فادار و فرزند پر خوردار مبارک الدین لقب والے عبدالرحیم خان خانان سپہ سالار جو دنیا کی
 شان و شوکت میں شامل ہو کر اور زیادہ مہربانیوں میں شریک ہو کر خوشنود اور ممتاز درجہ سے اسکو مستقیم ہو کر
 نیک ابتدا والے مبارک انجام والے زمانے میں ذکر کیا گئے ختم ہو گیا ہے اور ہمارے کام و رسم شریعت ہو
 والا ہے اور دن و رات بلایا رہنے والے ہیں ہم اپنے بخشش والے و لکو مختلف تازہ خوشبوؤں کے
 موقع پر اور سچے حد طرح طرح کی خوبیوں کی جگہ پر رہتے ہیں۔ آب و ہوا کی ترقی و تازگی اور سحر و سحر ہے
 پہنچ گئی ہے اور موسم ہمارے بھینے بھونے کی شگفتگی اور تازگی پوری ہو گئی۔ نور و زمینی تقاضا سے دنیا
 کے سبز و زلف اور بہاؤ کے آراستہ کرنے کی گونج گروشی آسمان میں ڈال دی۔ دھرتی کا چمکنے والی صروح
 محضہ وں اور پیدائشی بستیوں کے مزاج میں قیمن پچھانے والا ہو گیا۔ ہوائی انگلی جالی سست ہوئی اور تازگی
 و شوکت سے حرکت دینے لگی۔ ہوا کی تازگی شوقین لوگوں کے دلوں کو ہر اکیر سے لگی۔ ہمارے کی ہوا نے
 دنیا و دنیا زدگی والے پودوں اور بوٹوں کے جسم میں نباتاتی روح بھجوا دی اور برساتی بارش نے
 شکر ہمارے مسافروں (درختوں و پھیروں) کے پاؤں کو راستہ کی گرجہ سان کر دیا۔ ہوائی چادر
 نے ہر بار بارشیں سمون کئی دل والے دوستوں کے کانوں میں پچھپاتے۔ ستارہ کی مبرا بھی اظہار
 اور پردہ شکر کی صورتیں نباتات کے ساتھ از سر نو پیدا ہو گئیں آسمانی برج و جوت لیلیٰ ما دون کے
 ساتھ ہندی یا دہیتی اور ہند و سبت و انتظام نے سرے سے محال کیا دنیا و سیستوں کے آسمانی
 ستاروں کے ساتھ تازہ تازہ میل جول اختیار کیا۔ فرد و شود و ما کی تو میں ایک ہی دنیا میں ملنا رہا
 ہو کہ دینے والے نقشہ مقرر فرمائی ہیں۔ نئی ہر یادوں کی زبان مکر و فریب والے عابدوں کی ٹوٹی
 میں نزلت حال سے یہ شعر مقرر ہے۔ باہمی اسے زباں بھول تو کھس گئے گرتو ابھی تک کہ لالہ
 موابہ رہا چیلنے لگی مگر تو ابھی تک گوشہ نشین ہے (و) سورج کی گرمی سے جہازوں کی جہاز
 تیرا چیلنے لگا ہے گرتو ابھی تک ٹھہرا ہی رہا ہوا ہے پڑوں کے ہونٹوں سے پتے و دھوکے کا کونوں میں

آتش بے دود و دود مشهور و محسوس از باب دانش و بینش است که درین وقت
 که هنگام رسیدن نیر اعظم است بنقطه اعتدال یعنی مقدسان عالم بالا را
 باغبانان و دگلان خطه خاک چه قدر نظر رفت و رحمت زیاده میگرد و تضرعان درگاه
 صمدیت را کدام سجده نیاز که در ادای شکر این سواهب گوناگون قبول افتد و کدام سجده
 خضوع که در موقف کبریا بشرف اصفا رسد بیت نه تنها سجده سرد میدم باد که هر مو بر تنم
 در سجده خم باد و در چنین فصل خوش و روزگار آسوده و دلکش که دماغ عالمیان از رول رخ
 سعادت خسروانه معطر و شام جهانیان از فواح عدالت پادشاهانه معطر است و اسباب
 خرمی اماده و ابواب بختی بر روی دولت ماکشاده زمانه هر دم خفته نغمه خوش بشا نشینش
 میرساند و سپهر آرزوی مهر ساعت نوید نصرتی بمساحت مجامع جهانیان می انگند انچه می
 سعادت پناه عبدالله خاں بدرگاه آسمان جابه رسید و اقسام نفائس بدایا و اصناف
 تحف بنظر اشرف گزرا نید و ارسال انواع کبوتران دیوان بیگی و نسل و شراد کبوتران
 سلطان حسین مرزائی را ضمیمه اسباب بگانهگی و یکجانی ساخت و اسحق که شاهده کبوتران
 پیری پرواز و آمدن جوانان عشقبا ز باعث مسرت خاطر اشرف شد خصوصا حبیب که
 سرخس عشقبا زان مادر ارانمر بلکه سر دفتر نمبر پروازان و دهر است عشقبا زری است که پیش
 از آنکه زرده بیضه پیوندد در میا بدکلان کبوتر چند جرح خواهد زد و قبل از آنکه بر طبیعت
 روح حیوانی در بیضه بی مددگاری و وزن در قالب کبوتر در آرد میداند که پروازش
 تا کجاست جالیند میست در تشریح کبوتر و افلاطونی است در ادراک نمبر شبهاست
 شاخ در شاخ کبوتران را بیشتر از آن میداند که نقیب خاں انسب طوائف انام به تعلیمی
 چه نسبت توان کرد که در فن خود بوعلی مست عبدالله خاں از اند جان و آن حدود
 طلب نموده بالکل کبوتران دیوان بیگی و غیره مصحوب سمیر قریش فرستاده
 معلوم نیست که در مادر ارانمر دیگر کبوتران مانده باشد همه سلامت رسیدند تعریف

داناؤں کی سچ میں آتا ہے اور غور کریں والے دیکھتے ہیں کہ اس موسم بہار میں جبکہ سورج کا تقاطع
 ربیع پر پہنچے گا وقت ہے آسمانی برجوں کو رکے زمین کے اٹل لوں کے ساتھ ساتھ ہر مانی و نباتات
 کی نظر بڑھتی جاتی ہے اور درگاہ خدا کے فریادی کوٹ عذرا نہ سجدہ اوکریں جو ان طرح کی
 بخششوں کے شکر میں قبول ہو جائے اور کسی غریب نہ سہر نہ پھر لائی جائے جو دریاؤں میں کن بجی
 ہیئت نہ صرف سہر وقت سجدے میں جھکنا چاہئے بلکہ میرے جسم کا ہر ذرگت زمین یا آسمان پر جھکا
 رہے۔ ایسے اچھے موسم میں اور بہتر دنا سب زمانے میں جبکہ دنیا والوں کا دل غشابی افسانہ نہ خوشبود
 سے بسا ہوا اور ان فی دماغ سلطانی عادلانہ عہدوں سے خوشیوار ہے اور خوشی و فری کے سامان موجود
 ہیں اور بے فکری کے دروازے شاہی اقبال منہ چہرے پر کھٹے ہوئے ہیں زمانہ مہم فح کی خوشخبری خوشی
 واسے کانوں میں پہنچتا ہے اور آسمان محبت و پیار کے طور سے ہر وقت نغمہ کا سنہریسہ سارے دنیا دار
 کے گوش گزار کرتا ہے کہ اتنے میں سلطنت پناہ عبداللہ خان اور بکا علیی مہم قہ دربار میں حاضر
 ہوا اور عمدہ عمدہ مختلف سوغاتیں اور طرح طرح کے تحفے نظر شاہانہ کے ساتھ پیش کش کئے اور یوں
 قوم کے مختلف کبوتر اور سلطان حسین غزالی نسل ذات کے کبوتر پرانہ کر کے دوستی و اتفاق کیسور تہ کو پیدا
 کر لیا۔ اور واقعی پری پر زار کبوتروں کا ملاحظہ کرنا اور نوجوان کبوتر پرانہ کو آنا شاہی دل کی خوشنودی کا
 سبب ہوا ناظر کیب کبوتر بڑا آندہ جوشہ دار اندر سے کبوتر پرانہ کو آنا کھاتے دیکھ دیا کبوتر کے منہ
 والوں کا کہنا ہے کہ کبوتر اس سے کہ ان کے کی زردی سفیدی سے شہ پائے چاہیے لیکن کہ کبوتر
 کتنی بونیاں کھاتے گا اور اس سے پہلے کہ روح حیوانی کی صیغہ کا پیر ویش دینے والا ابھیری مدد
 اہل کھٹکے پائے جان جاتا ہے کہ اس کی آواز کتنی ہے کبوتر کی نشر میں ایسا عجیب کہ ابھیرا
 نشر روح بدن میں ہر تھا اور نہ مندین ایسا عجیب کہ لاطون بانی منہ کا کبوتر کی تکانہ کو تو کو کتنی زیادہ
 جانا ہے محبت کر نقیب جان انسان فی فرعون واقعہ کہ علی کبوتر سے کیا جوڑا ہے کہ جو تو اپنے
 حق میں بوسی بن سینا ہے عبداللہ خان شہر اند جان اور جس علاقے کا کبوتر کو انسانی وادی ان کا موسم
 کبوتر اور دیگر نسل کے میر غرض کے ہمراہ عجیب اس اور اسے میں کہ نہ معلوم۔ درالہ میر پرانہ کی باقی (الغیر)

و توصیف آسمان از آن دور ترست که حمایه خامه در هوای آن بال کشاید و طاهوس
 نگارین زبان در صفای آن بجلوه در اید شبنوی. بر بری پیکری بجلوه ناز
 راست چون مرغ شوق در پرواز گرم خویج مغرب نایاں در در و مجنط و دانیان
 ره نوران آسمان وزین دانه پنهان خوشه پردیس همه گرم بلند پرواز
 از فلک گوی برده در بازی با حق تا مرغان ادلی اجخوانا شیان عرش در طیر اندیش
 این کبوتران از کبوترخانه تیج عشقباری پیریده از کبوتران نامی روزگار در هوا
 بر بری این کبوتران چرخ کنان و ملق زمان بال مساوات نمی تواند کشود اگر چه آن
 یار و دایر محاسب ناهری از شرف محاسبت و دولت خدمت مجور محروم ست اما همیشه
 در به حال تخصیص زمان فرج و انبساط منظور نظر خورشید با نثر بوده یا دان کن سلطنت
 پیش سلطنت و در روزیکه کبوتران مذکور را نظر اشرف میگذاشت و خاطر ملوک ناظر از
 مشاهده آن بکمال حسرت و فرح خاک شده بود آن اعتقاد الملک العظمی و دهر با نهایی او را درین کار
 رسید با سیر نمودیم در خلال این حال توهمی بخاطر پی ترا دال زیرک بناد مذکور رسید
 نه بان نیز دانی احساس گذارش پناهای خود نمودند با بجا بالمدت تمام رفته کلک جوهر
 مذکور شود که جمیع سرداران کبوتر خیل ملک و پناهیها سیر ساندیت هر که منظور
 شد فواید نام چون نداند زمان مرغان را و خصوصاً آن پیر سال جوان عمل
 یعنی پر نگار پر کار سبب بدل سلامیکه دلباس از بارب عشق را بچرخ آرد دل
 آرسیده خاطر آن سود و دل را در حرکت و بازی آورد و میرساند و ابلاغ مینماید که چون
 قائم دولت و انانیت نامی خلوص عقیدت و صفای طوبیت بوسیله دعا مانع
 سمی ترجمه بر احوال مانوده مبادت تا یک آسمانی بدرگاه گیتی پنا و جانبانی که خدا
 اسرار قدر شناس ست رسانیده غفلت شوق جوانی در کاخ دماغ این آرزو مند انداخته
 زندگانی تازه و کامرانی بی اندازه مرحمت فرموده است از بهر خواهان درگاه و دولت خواهان

ان کی تعریف و توصیف اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ قلم کی کبوتری ان کی یاد میں بھر پور ہے اور آراستہ بیان
سولان کے میدان مدح میں ناچنے لگے متنوعی، ہر ایک پیدا کبوتر زاد انداز دکھا کر سیدھا مرغ شوق
کی طرح اڑتا ہے (۲) جوانوں کی دماغ کی طرح گرم مزاج و لاسیاہوں کی سمجھ کی طرح دور کی سوچنے
والا ہے (۳) یہ کبوتر زمین و آسمان کے قہارے ملائے والے ہیں اور ثریا ستارے کے دھانے کے
جیسے مونی، چمک لینے والے ہیں (۴) سارے کبوتر اونچی اڑان میں چالاک ہیں۔ گویا اکاش سے
بھی اُگے بڑھ گئے ہیں۔ واقعی جب سے فرشتے آسمانی آشیانے میں اڑتے ہیں کسی کبوتر باز کے کبوتر
جاننے سے ایسے نہیں اُٹھے اور دنیا بھر کے نامی کبوتران کبوتروں کی قلابازی اور اوتسی ہیں ہر ایک کے
چنگھ میں پھیلا رکھے، اگرچہ ظاہری ہم نشینی کی عزت اور طاعنری دربار سے بچے ہوئے ہو لیکن ہمیشہ
ہر حالت میں خاص کر خوشی و غم کی موقع پر باری روشن نظر میں مد نظر رکھ کر تم کو زیادہ یاد کرے
ہیں اور جن دن کہ یہ کبوتر تمارے سامنے پیش ہو رہے تھے اور فرشتوں کو دیکھنے والا ان کی سیر و تماشا
سے خوش ہوا تھا تم کو اور متاری بات چیت کو اس بارے میں بہت یاد کرتے تھے جب ڈھانچا ناان
کو خبر ہوئی کہ عہدہ اور یک نے بہت سارے کبوتر کبوتر کو بھیجے ہیں تو اس نے لکھا کہ مجھ کو بھی ایسے
یو را حصہ مل چاہئے۔ چونکہ دیکھتے منظور نہ تھے اس لئے لکھتا ہے کہ میں ان کی سیر دیکھ رہا تھا کہ اتنے
میں کبوتروں سے غرض کی کہ اسے اکبر بادشاہ ہم مدتوں بعد حاضر خدمت ہوئے ہیں، میں آپ ہم کو
اپنے سامنے سے دور کر دیں۔ اندھا اندھ کی حیرت میں خود اپنے سے الگ و ظاہر نہیں کر سکتا۔ بد لکھتا
ہے کہ کبوتر چھوٹا ہونا پسند نہیں کرتے۔ مقبیل! اتنے ہی میں ان سیاست کو خوبصورت کبوتروں
کے جی میں رہم یہاں کہ ہمارے سامنے اپنے پیغاموں کو عرض کر نیکی خواہش ظاہر کی کبوتروں
کی امیدوں کو بر لاس کے لئے ان کا بیان تم دریافتوں سے تحریر کیا جاتا ہے۔ سارے کبوتروں
سے مدد چاہتی بہت سی قوموں میں آپ کو سب موعظ دیتے ہیں اور اپنے پیغام پہنچاتے ہیں۔ **بعیت**
جو کوئی شخص جبکہ سلیمان کی نظر میں منظور ہو گیا یعنی جس کو بادشاہ نے پسند کر دیا جانور و انسانی ہر ایک کو
نہ سمجھے گا (یعنی اسے خانان ہم سلیمان میں اور تم آصف پر خیا ہو جب وہ جانوروں کی بولی سمجھتے) (بقیہ)

بارگاه خصوصاً از آن عشق اندیش خدا گدیش که از عمده مردمان در بده معتقدان این پادشاه
 عالم نیا است آنست که بر فردایا حسن طلبی در باب بستبان خاندان مانگند و سنگ تفرقه در جمیعت
 قبیله بپسید نمایند از که منتهای آرزوی جماعت مانگست که توفیق الکی در ملازمت حضرت
 ظل الکی بانگزار شرافت لطائف و ابراز انواع هنر و اصناف شعیده تدارک و تلافی
 عمر گذشته خود و غنا نیم و دیگر سلاخاندان لطائف و نقاد و دو دمان و دولت رافع
 ملال و اندهی یعنی پیر صورت جوان سیرت سبزه کی که در حمت سربو اسطه شهرور
 فی الکائنات و الاطراف المستغنی عن الاوصاف سر سبزست سلام عشق الیام میرساند
 و بیگدیده که بعد از آرزوی بسیار و درازی روزگار سعاددت آستان بوسی مستعد شده
 زنجار و اسجای جوانی در سر افتاده است میخواهد که با فرزندان و ابناء در ملازمت بوده
 خدمات پسندیده که مورث انشراح خاطر و ارتیان باطن و ظاهر گردد و بطور آرد اگر چه عمری
 بمشوقی نام برآورده بود اما انکندند که آخر بجاشقی این چنین معشوقی سرفراز گشت چشیداشت
 از سار عاشقان و طالبان درگاه خصوصاً از آن پیشوائی که در باب طلب آنست که
 سر ارادت در دامن صبور ی پیمیده اجازت مهوایوس که در مجلس سباط انبساط
 باطل پذیر باشد بد جان بهتر که بسوز بجز مبارز و احوال مانیر داند و دیگر سخیل نامور
 یعنی کلمه پیر اگر چه نام مادر از انهر یان دارد اما خراسانی نژاد است و سرخیل
 مقبر کم پیر اگر چه بنام کم پرست اما سرفراز بلند پر و از دست زبان حال او
 با بن بیت مترنم است بدیت هر که سبک سبک خیز تر مرغ سبک پر سپرد تیز تر
 و سرنامداران مشعل کلاں که در بالاروی از شعله نم نیست و بشوق آستان بوسی
 سرگرم است و آن سیرت مردم یعنی سیه دم مگرد و دول عشقبا زان ست که
 در پی او ست و آن معنی پزنگار یعنی ماده کناره دار که زره پایش یاز از خنخال سلی سیدید
 در خیز جنون در پای عشقبا زان می اندازند و سار که تران نامدا خوش سخن نیک چرخسار

خاکر تم سے کیونکہ تم محبت کرینو لے اور خدا ترس ہو بلکہ اس جہاں پناہ دہا کے معقدوں
 اور مریدوں میں سے سب سے اچھے مرید ہو کہ ہمارے کبوتروں کی ٹولہوں میں سے اشارہ کنایہ کے
 ساتھ طلب نہ کرو۔ اودم اچھی نسل والے کبوتروں کے جگھٹے میں تہائی نہ پیدا کرے۔ کیوں کہ
 ان کبوتروں کی ٹوٹی کی انتہائی خواہش یہ ہے کہ خدا کی عنایت سے اکبری دربار میں ہر اچھے
 اچھے ہنر دکھلا کر اور طرح طرح کی شعبہ بازی اور کمالات ظاہر کر کے اپنی بی بی کی عمر کا بدلہ حاصل
 کریں دوسری کبوتری جو اپنی قوم کی چٹھی ہوئی اور ہذا قبائلی کے خاندان کا خاصہ ہے یعنی
 سب سے چنیدہ ہے جسکو دکھ کر دکھ درد رنو چکر ہو جائے جسکی شکل پر ترہا پا برستہ ہے مگر جوانوں
 کی خصلتیں رکھتی ہے جس کا نام سبز کھی ہے اور جو سر سبز نامی نسل کی ہے جس کو تعریف کی ضرورت
 نہیں، چار دانگ عالم میں مشہور ہے۔ محبت ٹیکتا سلام پیش کرتی ہے اور کہتی ہے بہت سی امیدیں
 اور زانوں کے بعد اکبری آستان بوسی کے اقبال سے مشرف ہو کر زلیخا کی طرح سر میں جوانی کی
 انگلیں پیدا ہو گئی ہیں کہ شاہی بال بچوں میں رکھ کر اچھی نوکریاں بجالائیں جو ظاہری دماغی خوشی
 اور دل کی شگفتگی کا باعث ہوں۔ اگرچہ ساری عمر معشوق کے نام سے شہرت پائی مگر لیکن خدا کا
 شکر ہے کہ آخر میں ایسے معشوق کی عاشقی پر بلند تیر ہوئی۔ سارے دربار شاہی کے ملازموں اور عاشقوں
 سے خاکر تم سے (کیونکہ تم نے اپنے خط میں سب زیادہ کبوتر مانگے ہیں) یہ امید کج جاتی ہے کہ اپنے
 ادا سے کے سر کو عبرت سے پیسے لپیٹ کر اس سر کو لالچ و خواہش کی اجازت تہیں جو ہماری خوشی کی محض
 میں خلل ڈالے۔ ہمارے لئے یہ بھی بہتر ہے کہ بھر کی آگ میں جلنے رہو اور ہماری خبر نہ پہنچو۔ دوسرا بھی بہتر
 کہ سردار جہان نام بھتیجہ ہے۔ اگرچہ پادشاہی نام ہو لیکن نر اسانی قوم کا کبوتر ہے۔ اور چوٹی کا کبوتر ہے۔ اگرچہ
 اس کا صحیح نام کم رہے مگر بڑا اثر ہمارے اور یہ شعر زبان حال سے جیسا ہے بیت۔ جس کسی کے
 پاس قصور اسباب ہے وہ زیادہ نیر نقار ہے جس طرح کم بہ قوم کا کبوتر تیزی سے اڑتا
 ہے۔ اور شعل کلاں نام کا کبوتر بھی چوٹی کے کبوتر دن میں سے ہے جو اونچی اڑان میں شعل سے
 کم نہیں ہے اور دربار شاہی کی آستان بوسی کی ٹولہ میں اڑتا ہے۔ ادا دی ہیا سیاہ دم (بقیہ)

که باصالت نسب و شرافت حسب انصاف دارند برخی از آنها با بزرگوار اتفاق دارند
 و طایفه با سبکی متفق اند با بکلیه چون هر یکی زبان حال کبوتران فارغ بال مست تمام
 این کفن سالان نورسیده بهر از زبان توقع از انصاف آن اعتضا و الملک دارند
 که مادام که ما با بنا و عشا و تمام قبایل خود و پیرانه سرکاست آن ملک آشیان
 که بام دولت و کاخ رفعت ماست شرف شدیم بهر پای خود و نماند دشوتمارا در بردار
 نیاریم جمیع مارا متفرق سازند و بدین مارا بنات الفعش نکنند و قبایل کبوتران تمام
 استدعای نمایند اگر کسی به نیت خج میرفته باشد دعای مارا بکبوتران حرم که بهر کعبه
 بردار دارند نویسند دیگر چو آن اعتماد و الخلافة را همچو آن نور راه است باید که
 در آن باب کمال اهتمام بقدریم رساند که انشا الله سبحانه درین صفت کبوتران خوب
 با و رحمت خواهد شد و حصه آن همان نواز خوانهای نورسیده عنایت خواهیم فرمود و اگر
 در آن باب تاخیری نماید آنچه آن اعتضا و سلطه در باب خود خیال کرده باشد از آن
 کمتر با و رحمت خواهیم فرمود مشهور حضرت شاهنشاهی بجایم حمام در و اقصه
 جالینوس الزمان حکیم الوافح گیلانی برادر او حکمت باب فطانت ایاب حق
 شناس حقیقت اساس واقف مواقف معارف و معانی سالک مسالک و ریثی
 و کاروانی پرده کشای غوامض حکمت الهی نکته دان رموز سنیدی و میا سه
 انیس مجلس خاص مجلس نهانخانه اخلاص نقاده افاضل انام سلاه اگر که ام جالینوس
 زمان حکیم تمام بجای تو جبات ظل الهی و شرافت تفقدات شاهنشاهی مستنیر و مستنیر
 بوده بدانند که درینور که نهضت رباب آسمانی ساهی و جولان سواکب زمین بجای
 ببرد و شکار گشت دلایت و لیدیر کشمیر که از عطیات مبدعه حضرت صمدت مستبان
 نیازمند درگاه کبریا شده بود و بفرمیت آنکه در آن گلستان همیشه بهار که کارنامه قدرت
 بروردگار است نفیست چند بختور باطن برآورده صبحی چند جبین نیاز بسجود معبود حقیق در آن سمرقند

جو بھی نسل کے اور بڑھیا قوم کے مشہور رہیں کچھ ان میں سے اپنے سردار بزرگ نامی کبوتر سے متعلق ہیں
 اور کچھ بزرگی سے حاصل کلام چونکہ کبوتروں کا ہر نیکہ یا پر جو شدلی سے زبان حال بنا ہوا ہے
 ہمارے پرانے کبوتر اسی وقت بیاں آکر پہنچے ہیں تم سلطنت کے فوت ہمارے سرداروں پھیل کر
 زبان حال سے اسید کرتے ہیں کہ جبکہ ہم سب سدا ہے بال بچوں اور کتبے قبیلہ ذخیرہ کے آخری شری
 میں مالک صفات دربار میں حاضر ہو گئے ہیں کہ وہ دربار گارے سے اقبال کی حقیر اولاد بجا
 مقام سے اپنے اپنے کمال ظاہر نہ کر دیں اور اپنی جہت و شوق کو اونچا نہ اڑائیں دیں ہمارے ٹھیکے کب
 تیر تیر کریں اور ہم سب جو تیرا سارے کی طرح جمع ہیں ان کو بکھرے ہوئے بنات انشستاروں کی طرح
 تیریں اور سارے کبوتروں کی تعظیم کرنا ہے کہ اگر کوئی آدمی کے ارادے سے ہار رہا ہو تو ہماری یہ
 آواز دیکھنے کے کبوتروں کو خبر نہ کر دیں جو کبھی کے گرد اڑتے رہتے ہیں اور آواز دیتے ہیں کہ ہم سب ملکر
 اس میدان میں ہوں جائیں اس وقت یہ خط لکھا جا رہا تھا اس زمانے میں عبدالرحیم خان خاندان کی بیوی
 صاحبہ تھیں اور خان خاندان کثرت اولاد کی وجہ سے اکثر محل سا دکھ کر داکٹر احمد امانتہ اکبر خان خاندان
 کا اس حرکت سے سخت برا ہے اور چہ کہ ہمارے بیاں بچہ ہو جائے ہے تم کو چاہئے کہ اس بارے
 میں پوری دیر کا احتیاط رکھو کیونکہ خدا کے پاک سے چاہا تو کچھ پیدا ہو جائے یا چاہیے لیکن
 کبوتر نہ کو دینے جائیں گے اور نہ وہاں کا حصہ سے کبوتروں کے جوڑوں سے عنایت لیا جا
 وے اگر بھی اس کے ہونے میں تاخیر معلوم ہوتی ہو تو اس صورت میں تم نے اپنا اقتدار خدائے پاک سے
 اس میں سے سب خزاں جمعہ و منع کر کے فقور اسانجش یا چاہیے لایا ان یگ ایک مشہور کبوتر باز
 ہیں اور سلطان جن فرزند دارالمنہر کے شہزادے نے اچھے اچھے کبوتر بل رکھے تھے
 نسیم خانم کے نام اکبری تقریباً نامہ حیکمہ ان کے خدائی جالیوں زمان حکیم
 ابو الفتح کیلانی کا انتقال ہو گیا۔ فلسفے کی عباسی بن ہریر کی کے منقہ راسخی کو چھانے
 دے حقیقی میں در کھتے دے معنوں اور علمی سوئوں کو جانتے دے تجربہ کاری اور ہوشیاری
 کے استوں پر چھنے دے علم و حکمت کے رازوں کو ظاہر کرنے والے کل قسم کے مجیدوں (تجربہ)

یگذازد الله الله که در زمان خوبیهایی آل ولایت که گلمای رنگارنگ میوه های گوناگون ملود
 ششون بود با شامبراده های کامگار بر بر خور دار و خلاصه عکیر نصرت شتار از ماه شوال
 که طيور با وجود بال و پر پیشک از آنجا عبور تواند کرد و توجیه اشرف نصیم باقت حکم فرمودیم که پیش
 نزار سنگ تراش کوه کن و خارشگاهان فرما و دفن بکند و منزل پیش پیش میرفتند و در
 تنگنای کوه کمر را بهای پناور میافزودند و قریب یک هزار نیل کوه قتیل بفرایغ بال و وسعت حال
 میگذاشت و دیگر خیل چشم دسراوقات و خیم از دارا اخلانته لاهور تا قریب نیلاب جابجا و شهر
 بشهر گذاشته بودیم چون خاطر اشرف از الله اندر روحانی و جسمانی و سیر و سلوک عشرت
 و کامرانی خط و افرید داشت عنان یکراں غریمت بر آهنگی و دستور منقطع که بپایه فلک پایه
 خود را بر سفارح سکنان دیار کامل اندازیم در روزی چند بسیر و تکار آن حد و دیر دازیم
 از آنجا که با ده عیش این حننی نه را بگو نایه غم آمیخته اند و بنای بقای نگارخانه نبیه
 انسانی را بآب و گل فنا اینگونه در جنب و تنی بناگاه غریب واقع جان کاه روی نمود
 همه عیش را منقض ساخت و عشرتها را تلخ گردانید شش آنکه موکلب عالی در حوالی
 دستور تابا با حسن ابدال رسیده بود و بتاریخ روز مرداد بمقام شهر یو راه الهی سینه
 سی و چهار موافق شب پنجشنبه نوزدهم شهر شوال سینه نهصد و نود و هفت بمسبب
 سر نوشت ازلی حکیم نامی و مخلص گرامی قدوه محرم اسرار زبده همنفسان حقیقت
 گزار دقیقه شناس حقائق معانی حدیقه پیرایه بهارستان نمک دانسته نمک ریز
 مجلس انس ساتی بزمگاه اقدس طالب دوام آگاهی محور ضایع باد شاهی
 بیدار دل شبنم ضامر هشیار سحرانجمن سر ابر شستار دولت ابد مقرر مونس
 سلطنت روز افزون مقربا حضرت السلطانی حکیم ابوالفتح گیلانی ازین سرای فانی
 و تنگنای غلغلای مرض اسهال از حال نمود و حیرت فراوان از فراق سویری خود و دل
 اقدس گذاشت هر چند بیکل عضری و قالب خاک اواز نظر غایت شده اما شمل روحانی

خدا کا شکر ہے کہ اس علالت کی بہاؤ کے زمانے میں جبکہ رنگ برنگ بھول اور طرح طرح کے بھل دیے پھرتے تھے اب اندر بخیر و راحت مزادوں کیساتھ اور تمدن فوج میں سے مخصوص عمل دیوں کیساتھ بہاری پوتوں کے راستے سے کمر بستہ ہوتے ساتے پندرہ فی دہاں پر نہیں مار سکتا تھا۔ وہاں جائز کا مستقل ارادہ ہو گیا۔ ہم نے فرما دیا جسکی وجہ سے بیمار کاٹنے والے سیدار اور فرما دیا کمال کھنے والے سنگتراش ایک ایک دو دو پڑاؤ آگے جاتے تھے اور بہاری دروں اور گھائیوں میں راستوں کو کشادہ کرتے جلتے تھے اور قریباً ایک ہزار باغی بہاؤ جیسے خوشی خوشی پھیل پھیل کر گزر سکتے تھے اور اس کے علاوہ فوج شاہی بھٹا اور شاہیائے (بھولداریاں) تنہو دارا بخلاف لاہور سے لیکر دریا تک جابجا اور شہر شہر میں چھوڑ رکھے تھے جب قلب مبارک نے روحانی چوڑی لذتوں سے عیش و آرام کے سیر سلے سے پورا لطف حاصل کر لیا۔ ارادے کے گھوڑیگی باگ بگی اور دستور کے راستے پر موڑ دی گئی تاکہ اپنا آسمان جتنے بلند تیرہ درجہ کو (یا پاؤں) کو صوبہ کابل کے باشندگان کے سروں پر رکھیں اور چند روزانہ حدود میں سیر و شکار کریں چونکہ اس دنیا کی عیش کی شہنائی فخر کے کچھوٹے ملائی ہوئی ہے اور ہم ان کی کے نقاش خانے کی قلمی عبادت کے آپ گل سے بنائی گئی ہے ایسے خوشی کے زمانے میں عجب جان توڑ واقعہ پیش آیا جس نے سارا عیش و آرام کر کر دیا اور خوشیوں کو کر و بنا دیا۔ جسکی تشریح یہ ہے کہ شاہی سواری سلامہ دستور میں بادشاہ ابدال ملک پہنچی تھی کہ کنوارے ساتویں جن جس کو ارادہ کہتے ہیں جلوس اکبری کے ۱۴۴۰ میں بادشاہ ابدال کی انتہوی تاریخ و جرات کی رات ۱۴۴۰ء کے حکم خدیجے کو ان کی حکیم نامی محفص گزری کہ بی بیوں میں سے سب اعلیٰ افسیدی پیچے ساتھیوں میں سے چنا ہوا۔ باطنی حقیقتوں کی تہ کو پہنچنے والا نکتہ دانی کے مقام بہاؤ کیاری لکھنوالہ ان فی مجلس میں لطف کر نوالہ خاص بزم شاہی کا ساتھی و امی ہوشیاری کا خواہش نہ نہا ہی رضا مندی پر خوش و دلوں کے آجائے گھر میں رہا دل رکھنے والا افسیدی ان کی مجلس میں ہوشیار و دربارانہ امی سلطنت خدیجہ سلطنت مغلز و زور میں بادشاہ کا افسیدی حکیم اور حکیم لکھنوالہ میں جہاں کوئی درباری و صیرگر سے دوستوں کی پیار میں نوبت ہو گیا اور تاج شاہی کی لیرائی ہوئی جہاں سے بہت سی حیرت چھوڑ گیا۔ گویا کئی جہاں کی خوشنود اور خالی دھواؤں کو بھگیا لیکن روحانی شہنشاہ

و لطافت ذاتی نخستین صورتش دید خاطر حاضرست باریک بینان عالم
تقدس مردن فشا را فانی را زادن عالم باقی گفته اند و حق حقیقت نمائی جوهر نفس الامر
شده اند و پیدا است که روح پاک را از گذاشتن ظلمت خانه خاک چه تفاوت و در
واقع بجز از تغییر متری و تبدیل مکانی نیست و نظر بعالم اسباب هم غایت اسید حقیقت
شناسان و ندایت آرزوی و فانیان همین است که در قدم تیره دین دنیاوی خود جهان اسبابی
کنند آن بر وجه اتم و قوی یافت که بحد و راقدن در صیقت نمود و سپارش ان حکمت مآب کرد و نفس
و اسبیس پیشا بوده حیات مستعار را با آگاه دلی و خبر داری در قدم ماسپرد باید که آن خود شنید
سعادتمند از استعمال این واقع خبر است و فزونی که از عادات عوام ان راب دل بستگان عالم است
و لباس ست نمایند و نظر مستقیم را بلند داشته و قوی از از لذت برد است خداوندی پیدا شده
رضا بقضا در دهر که بر همین شاخه راه دیش است و تحقیق هر کاری و البته بهنگام نویسن
و انعم آن مغفرت پناه را پیش از خود خورده ایم اکنون استعدای طول حیات ما از حضرت
و ارباب اعطایا به بهر چیز آید و از اعظم است عجب و شهادت مصلحت که آن کس که پیش
ازین قصه بر غصه یا پخته و روز و روزی است و چهارم در این مصلحت است
سه شنبه سوم شوال افادت و افانست پناه معارف و حقائق و دستگاه عدالت انسانی
فماست الدورانی تذکره اعظم حکما کی مشایق و تبصره اکبر قدوسی تجرید خود را در این
انسانی فهرست جمایه حلال ملکات نفسانی مورد بهایع و ذوقی در فهرست ملکات
افلاطونی کشف اساقه عموم فقه و جواب محسوس و مشغوم حضرت المود و المیراج ان شیه ازلی
بهان مرض ازین غفلت که نماز حلت شود و از آن تجسسه و اسف و بچه ان تا از بهر و دیگر
حکیم مغفرت پس آمد چنانچه آن حادثه فراموش شد اما چون همیشه پیش
دید خاطر قدسی مناظر شریف ازلی در مختار هزار اوست که می رسد به مقام انوار
و انصهار آن حکمت مآب که در جمیع امور تابع و انوار است و این و انوار هم

اور ذاتی صغیر بھی صورت میں آنکھوں کے سامنے موجود میں عالم روحانی کے غور کرنے والوں نے عالم
 انسانی کی موت کو عالم باقی کی پیدائش بتائی ہے اور اتنی نفسانی ذات کی حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ باک پر صبح
 میں جسم خانگی کے چھوڑ دینے سے کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور دراصل مرنا ایسا ہے جیسے مکان اور گھر کا پتہ
 اور دنیاوی حالت پر نظر کر کے حقیقت شناسوں کی اتھنائی امید اور وفاداروں کی آخری آندو
 ہی ہے کہ اپنے دنیا دین کے اُفتا کے سامنے جان دیدیں تو یہ اچھی طرح واقع ہو گیا کہ ہمارے رہ رہو
 اس نے وصیت کی۔ اور تم کو ہمارے سپرد کیا اور مرتے دم تک ہوشیار و تقاضات مستعار کو ہوشیاری
 اور خبرداری سے ہماری ملازمت میں ختم کر دیا تم دانا اور اتنا بلند کو چاہئے کہ اس واقعہ کو سکرانہ دزاری
 نہ کرو جیسی کہ عام لوگوں کی عادت اور دنیا داروں کا طریقہ ہے اور نظر ستقیم کو بلند رکھ کر ہم اُفتا کو حکم
 خدا خیال کر کے تقدیر الہی پر فرماندہ ہو جاؤ۔ کیونکہ یہ راستہ ہر ایک کے سامنے آئیوا لہ ہے۔ اور ہر ایک
 کام اپنے وقت پر وابستہ ہے۔ اور ہم نے تمہیں یہاں اس مرحوم کا رنج کیا ہے۔ انجمنش کرنیوالے خدا سے ہماری
 طول عمر کی خواہش سب سے بڑھ کر وادہ صیتوں میں سے سب سے بڑی مصیبت اور سخت رنجوں سے
 بڑا رنج یہ ہے کہ اس دکھیا واقعہ سے پندرہ روز پہلے امرداد کی ۲۴ ویں تاریخ کو سکورو ز دین کہتے ہیں میری
 شوال نکل کے دن افادت و افاضت پناہ معارف و تحقیق دستگاہ زمانے بھر کے عالم دنیا بھر کا دانشمند
 حکم رشاہین کی بڑی یادگار اور قدیم صاحبان کمال بزرگوں کی روشنی نفل انسانی بزرگیوں کا مجموعہ
 نفسانی اعلیٰ فوجیوں کے دھڑوں کی فرست بہت سے عجیب و غریب فنون کا مالک ناطقوں کا لکنا ظاہر
 کرنیوالا اعلیٰ مشکلات کا حل کرنے والا جو اہرات دنیاوی کا پرکھنے والا عضد الدولہ میر فتح اللہ شیرازی اسی
 دستوں کے مرض میں اس اندھیری نگری سے چل بسا۔ ابھی یہ حیرت و افسوس تازہ تھا کہ حکیم مرحوم
 کا واقعہ پیش آیا کہ اس مصیبت کو بھی قبول کئے۔ چہ نکہ ہمیشہ پاک منظور دل کے سامنے خدا کی مرضی
 اور خدا کی ارادے کا غور ہے صابر و درمنا مند ہو گیا۔ تم چہ نکہ سادے کاموں میں ہماری مرضی
 کے تابع ہو اس واقعہ میں بھی ۵

کمال تبعیت اقدس نماید و خاطر شرف را ستود و انتظام احوال خود و اندک درین نزدیکی
 عمره کابل بنیم سر اوقات جاه و جلال خواهد شد چون بشرف اسلام عقبه عرش مقام
 شرف گردد با انواع تلافیات شاهنشاهی و تفقدات بادشاهی استیاز خواهد یافت
 بیت و شتم شوال سنه نهصد و نود و هفت کنار بند ساگر نزدیک انک بنارس نگارش
 یافت فرمان حضرت شاهنشاهی با عظیم خاں کوکلتاش و لد
 شمس الدین محمد خان درنگاسیکه خاطر مقدس نظر آن بود که بزودترین اوقات
 و خوشترین ساعات آمده احترام دولت ملازمت که اکسیر سعادت مدت نماید و شمول
 اقسام عوایف شاهنشاهی و مورد انواع تفقدات اعلیٰ خاقانی گردد خبر رسید
 که او ستود زیارت حرمین شریفین زاد سها الله شرفا شده است و اهل و عیال فرزندان
 و برادران در دیکه خو بخوار همراه برده است باعث تعجبها شد که مثل او بنده با اخلاص
 مستحسن الحمد تمهید چندین حقوق را را منطور نداشته براضعت ما چگونه ستود این مطلب
 میشود مثل او عاقلی برضامندی والدۀ شریفه خویش که جمیع اهل الله در همه اطوار خصوصاً
 عبادات سیما طاعت جنین بی استرضای او کاری نکرده اند و عبادات و طاعات را بشمر ثواب
 نداشته اند و که طلبگار ثواب شده با چنین برضایها چه بخاطر رسانیده است و دیک باب چنانند
 نموده هر چند نظر نفس نال میرود امری که باعث چنین برضایه فتن و بیکارگی راه یوفائی را که در
 جمیع انام نگویند ترین صفات مست گزیدن باشد بخاطر هیچ کی از دو زمینیاں بارگاه عزت نمیرسد و
 کی اراده این مطلب کرد که با قبول ملتس او نفرمودیم فی الواقع اگر شوق آن مکان مقدس و استغیر محبت
 شده بود با ایستی رخصت طلبیده تا مشقت او و اعتبار چندین خطار این راه دراز نتایج گشته و
 شویات اخروی را آماده شدی چه بخاطر او رسید که در مسلک برضامه ما و والدۀ خود
 رفته اسباب خسران دنیا و آخرت سرانجام داده میدهند همانا که مغلوب ایهه خویش گشته
 خیال باطل بنجود راه داده بی مشورت خرد و ورین خود که در زمان تسلط و ایهه مغرور

پوری پوری مہاری پیروی کرواد ہمارے دل کو اپنی حالت کی درستگی کی طرف متوجہ سمجھو۔ کہ عنقریب
 ہی علامتہ کابل شاہی شامیانوں کی خیمہ گاہ بنے گا۔ جب ہمارے بلند رتبہ کٹانے کی ہوسہ زنی سے
 شرف ہو۔ مختلف شاہانہ عنایتوں اور بادشاہانہ محبتوں سے عزت پاؤ گے۔ ماہ شوال کی ۸۸ ورنہ پنج
 شہمہ ہجری میں بنارس کی منزل پر یہ خط لکھا گیا جو دریائے سندھ کے ساحل پر دریائے انکے کے
 متصل واقع ہے اکبر شاہی فرماں اعظم حسن کو کلتاش شمس الدین محمد خاں کے
 نام جن دنوں میں ہلا قلعہ پاکسلوس اور کاشغر مقابکہ جلدی سے نیک گھڑی میں آکر ملازمت سرکاری
 کو حاصل کرے جو ملازمت اقتبالندی کیلئے کیمیائی خاصیت رکھتی ہے اور شاہانہ مختلف عنایتوں
 میں شامل ہو اور اعلیٰ شاہنشاہی مہربانیوں میں واقع ہو کہ اتنے میں خبر آئی کہ وہ کہہ دیتے کی زیارت
 کے لئے چلا گیا۔ خداوند عالم ان دنوں کی عزت کو بڑھائے اور بال بچوں اور بیوی بچوں میں جو بخوار
 دریا کی شال ہے ساتھ لے گیا ہے۔ بڑے تعجب کا سبب ہوا کہ تم حبیب سچا ملازم اچھی خدمت بجا لیا۔ اے
 ہمارے اتنے سارے حقوق ملک کا خیال کئے بغیر اور ہمارے بلا پرچھے کس طرح اس طرف متوجہ ہوتا ہے
 تم حبیب سیانہ اپنی والدہ صاحبہ کی بلا مرضی جبکہ کل عابد سارے کاموں میں غاصکر عبادتوں میں اور
 بالخصوص طاعتوں میں ماں کی مرضی بغیر کوئی کام نہیں کرتے ہیں اور (خلاص مرضی والدہ) کی حکمتیں
 عبادتوں اور طاعتوں کو ذریعہ ثواب نہیں سمجھتے ہیں تم جو ثواب چاہنے والے بنے ہو اتنی ناراضیوں کے
 ہوتے سنے کیا جی میں سمائی ہے اور اس بارے میں کیا غور کیا ہے۔ جتنا غور سے سوچا جاتا ہے
 کوئی وجہ اس نافرمانی کے راستہ پر اور اکیڈم بیو خانی کا راستہ اختیار کر کے نیکی اور سارے زمانے
 میں بدترین عیوب میں داخل ہے، دربار کے تجربہ کاروں میں سے کسی کے دھیان میں نہیں آتی۔ تم نے یہ
 مطلب کب ظاہر کیا تھا کہ ہم نے اس الماس کو قبول نہ کیا ہو۔ واقعی اگر حج بیت اللہ کا شوق بہت
 ہوا تھا تو اجازت طلب کرتے چاہئے تھے تاکہ تمہارا ثواب کے خیال پر تکلیف اٹھا اور ان دور و دراز
 راستوں کے خطروں کا برداشت کرنا کچھ نتیجہ دیتا۔ اور آخرت کے ثوابوں کیلئے تیار ہوتے۔ تمہارے
 جی میں کیا آئی کہ ہماری اور ان کے بلا مرضی جا کر دنیا و آخرت کے نقصان کے اسباب بننے کے (یقیناً)

بوده در پنج خنول بیاسته مرگب چنین امری که عقلاً و نقلاً مستحسن نیست شده است
 و اگر بماند صندبه الهی در رسیده بود تا رخصت حاصل کردن موسوم و وقت سبکدشت خود
 ستودن این سفر شده بایستی که اهل و عیال خویش و فرزندان را همراهی برود و عرض شد
 سیکر که مرآت شوق و انگیزه شده بود و فرصت اندک استمداد از بهمت علیای شامانوده متوجه
 شدم و اهل عیال فرزندان خود را در کف عطف کبری اوشا سپردم اگر تا آمدن بن از سفر محال گیرم
 بحال دارم که فرزندان قابل ندو میوند که در ایام غیبت من سامان سرانجام ولایت و مملکت
 نمایند هر آینه از آنجا که او را در و گاه ما اعتبار است و خاطر او میجویم تمسک و بعضی قبول میرسد و اگر از
 دشمنانگی مدارج علیای عاقله شاهنشاهی بی ای رزین را بخود قرار میداد بایستی که فرزندان
 و اهل و عیال را بدرگاه فرستاده معروض داشتی که چون آرزوی طواف آن جای
 شرافت طعنان نموده بود و فرزندان را بکار زمست فرستاده و دوباره بهر یک خود التماس میکرد
 یا برافت کبری ماسک داشت که این خانه زوال را بکار زمست فرستادم بدینجه را می
 جهان آرای اقتضا فرماید هر کدام را بنوازش خسروانی عزائم را بختند که هر آینه صورت مستحسن
 خواهد داشت چه بلا پیش آمد و چه در دل گذشت که هم بطریق خیر را گذاشت و از آنجا که خدات
 مستحسن خاندان انبیا علی مخصوصی بجای خاطر اشرف مرگوز است با وجود چنین اعمال اگر بخیاط
 آزادی رسد آن هم زمانه پیش نیست اما بنیز از سر بچرخ و خدایت و مکه خواهم
 که او آذاره دشت عزت گرد و اگر از هزاران عنایت و عاقله مایک حصه میداد نیست
 هرگز این اندیشه را بخود راه نمیداد و مطعون خاصم نمیشد اکنون هم بیچ زرفته است
 بیچ چیز مفید نه شده عنایت اسلام عتبه علیه نماید و از آمدن خویش ما با سرور سازد و بیچ را که
 از فرقت او حاقی دارد و کس مبنیاد و مریمی بخاطر زنده او نمند و خود را از دبال و نکال
 صوری و معنوی نجات بخشد و چون همواره بخاطر اقدس بود که ایچی کاروان پیش سلطان
 فرستاده و بهای نجات را استحکام دهد اکنون مصمم شده است که متعاقب این منشور

گوشہ گشتی اختیار کرتی ہے، ایسے کام کی پیروی کی ہے جو مذہبی عقلی خیال سے اچھا نہیں ہے۔ اگر
 شوق الہی کی روشنی نہ چمک ہی اٹھی تھی اور اجازت لینے تک رنج کا وقت اور سوچ نہ ہو جاتا تو چاہئے تھا
 کہ خود سفر کرتے اور بال بچوں کو ساقہ نہ لیجائے۔ اور ایک درخواست روانہ کر دیتے کہ مجھ کو شوق
 واسطیگر پرور یا تھا اور جناب کی بہت عالی سے حقوڑی سی مدد و فرست پا کر روانہ ہو گیا ہوں اور
 اپنے بال بچوں کو آپ کی بڑی مہربانی کے سانس میں چھوڑ دیا ہے۔ اگر مسرت واپس ہوئے تک
 سیری جاگیر بحال رکھیں۔ کیونکہ میری اولاد لایق ہے اور یہ ممکن ہے کہ میری غیر حاضری کے زمانے میں
 ملک اور علاقے کا انتظام و بند و بست کریں تو اس خیال سے ہمارے دربار میں تمہارا اعتبار ہے
 اور تمہاری دلجوئی منظور ہے۔ تمہاری خواہش قبولیت کی شکل پکڑ جاتی اور اگر شوق ہی بڑی مہربانیوں کے
 بڑے رتبے کو نہ پہچاننے کی وجہ سے یہ مبارک خیال دل میں پیدا نہ ہو سکتا تھا تو چاہئے تھا کہ اپنے
 اہل و عیال کو ہر کام میں بھیجو عرض کر دیتے کہ جو نیکو کی زیارت کا شوق از حد بڑھ گیا تھا بچوں کو
 خدمت میں روانہ کر کے ہر ایک کے بارے میں اپنی خواہش ظاہر کر دیتے یا ہماری مرضی مبارک
 پر چھوڑ دیتے کہ میں ان خانہ زادوں کو دربار میں روانہ کر دیا ہے۔ جیسی جناب کی مرضی ہو ان میں سے
 ہر ایک کو کسی خدمت پر سرفرازی بخشیں بیشک یہ پسندیدہ صورت رکھتی تھی کیا مصیبت پڑی اور کیا
 دہیان آیا کہ ساری اچھی صورتوں کو ترک کر دیا۔ اور چونکہ تمہارے خاندان کی اچھائیاں خاص کر تمہاری
 والدہ کی خدمتیں ہمارے دل میں گڑی ہوئی ہیں تمہاری ایسی حرکتوں کے ہوتے ہوئے بھی
 اگر کوئی تکلیف پہنچے تو وہ بھی حقوڑی دیر سے زیادہ کی نہ ہوگی لیکن کسی صورت میں نیرازی نہیں ہے
 اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر دس میں آوارہ پیرو۔ اگر ہماری ہزار ہا مہربانیوں اور عنایتوں میں سے مدد منظور
 بھی خیال کرتے تو کبھی بھی اپنے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہونے دیتے اور خاص و عام میں مہنون نہ ہوتے۔
 اب بھی کچھ نہیں کہ کسی طرح مقید نہ ہوئے ہو۔ کیونکہ شرف کی بوسہ زنی کا ارادہ کروادانی واپسی و ہم کو
 خوشنود کروادانے کو دنیاوی تکلیف کو اور آخرت کی سختی سے بچاؤ چونکہ یہ بات ہمارے دہلیز میں کچھ بڑھائی
 سلطان روم کے پانچ بیگمیت کی بنیاد و مصلحت لیا جا اب مستقل ارادہ ہو گیا کہ اس ممکن نہ کے بعد ہی

والای عاقبت بمحسوبی که با همراهی این شخص که این نخل دولت را سیر و تقیص فرمایم
 و همگی بهمت مصروف آنست که او در آن ملازمت نماید و خوش باشد که پیش از رسیدن
 الطی او متوجه آستان بوسی گردد و دستور العمل حضرت
 شاهنشاهی بجمال ممالک محروسه و متصدیان مهمات مرجوعه
 این مشور الادب نقل الی و دستور العمل کاراگاهی از منبع عاقبت و معدن رافت
 شاهنشاهی صمدور یافته که منتظران کاراگاه سلطنت و کارپردازان بارگاه خلافت
 از فرزندان اقبال سند و نوینان اخلاص منش و امرانی عالیقدر و سایر منصبیان
 و عاملان و کتوالان باین روش عمل نموده و در تنظیم امصار و قریات و سایر کثرات
 فرمان پذیر باشند اول بطریق اجمال آنکه در جمیع کارها از عادات و عبادات رضائے
 الی را بجا بماند و دنیا و دنیا پرور گاه ایزدی بوده خود را و غیر را مشغور نداشتند
 شروع در این کار کنند دیگر آنکه خلوت دوست نباشند که آن طرز و روشاں صحرانگیز است
 و پیوسته با عام نشستن و در کثرت بودن عادت نکنند که طریق ایل باز است و باجهله
 در ماند و بود و توسط میان روی بکار بر و در شیشه اعتزال اندوست ندیده یعنی کثرت
 گزینند و جدیت و جدت و سنگ گزیده بای ایزد چون راغزیدار و دیاری صبح و شام و نیم
 شب و در عادت کنند و در هنگامیکه کار خلق خدا نباشد بپایان کتب را باب صفوت و صفای
 مثل کتب علم اخلاق که طب روانی است و خلاصه جمیع علوم است چون اخلاق ناصری و
 منجیات و مملکات احیاء و کیمیای سعادت و فنی مولوی و دم شغولی کند تا از عایت
 مراتب دیداری آگاه شده در تسویلات ارباب ترویج اربع از جای نبرد که بهترین
 عبادات الهی در نشاء و تعلق سر انجام مهمام خلایق است که دوستی و دشمنی و خوشی و بدگنجی را
 منظور نداشته بکناده پیشانی بتقدیم رساند بغیر از سکینان تخصیص گوشه نشینان و مجردان که
 در خروج و دخول بسته زبان بخواهش نمی کشانند بقدر طاقت حیر کنند و صحبت گوشه نشینان

اس شخص کے ہمراہ جو اس خطا کو بخار رہا ہے کسی کو مقرر کر دیں (جو تم کو گرفتار کر کے لے آئے) اور اس پہلی کے روانہ کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ تم حاضر دربار ہو جاؤ کیا اچھا ہو کر پہلی کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی دینی اس سے پہلے کہ ہم سلطان روم کو نکلیں اور شریف مکہ کو حکمائے ہمارے لئے روانہ کریں تم خود ہی یہاں چلے آؤ۔ کیونکہ ہماری ماں جو ہماری دانی ہے ہم پر زور ڈالتی ہے اور ہماری یادیں بچپن سے تم آستان بوسی کی طرف توجہ کر دو۔ اکبری سرکلر (یا گشتی چھٹی) امالک مقبوضہ کے کارکنوں اور کاروبار متعلقہ کے منتظموں کے نام۔ یہ بادشاہی مغز فرماں اور کام کیے کا رابطہ شاہی مہربانی کی کان اور عنایت کے چہنئے سے ظاہر رہا ہے کہ سلطنت کے منتظم اور بادشاہی کے کارندے چاہے اقبال مند بیٹے ہوں یا محبت کرینو اے قریب شہزادے اور بلند تہ اسیر اور کل عہدے دار اور کارندے اور کو تو ال ان قاعدوں کی پابندی کر کے شہروں و قصبوں اور آبادیوں میں کار بند ہوں۔ پہلی مختصر بات یہ ہے کہ سارے کاروبار میں چاہے عادتوں کے متعلق ہوں یا عبادتوں کے متعلق ہوں۔ مرضی خدا کے متکاشی ہوں۔ اور درگاہ خدا کے عاجز و ناتوان اپنے پرانے کا لحاظ کے بغیر اس کام کی ابتدا کرے۔ دوسرے یہ کہ تنہا پسند نہ ہوں کہ یہ مصہر نشین فقیروں کا طریقہ ہے اور بیشہ عام لوگوں میں بچھنے اور مجمع میں رہنے کی عادت نہ ڈالے کیونکہ یہ بازار یوں کی روش ہے۔ الغرض رہنے سے تین اوسط درجے پر عمل کرے اور دس مائے درجے کو ترک نہ کرے یعنی نہ تو زیادہ مجمع میں بچھنے کا عادی ہو اور نہ صرف گوشہ تنہائی کا۔ اور پہے مثل خدا سے جن لوگوں کو بزرگ بنایا ہے ان کی عزت کرے اور صبح و شام دو پہر اور ادھی رات کو جاگنے کی عادت ڈالے جس وقت خلوت کا کام ہو یہ سبیر گاہوں اور اخلاق لوگوں کی کتابوں کا پڑھنا جیسے اخلاقی کتابیں جو روحانی طبیب ہیں اور سارے علموں کا خلاصہ ہیں۔ خلا اخلاق ناصری اور احیاء العلوم عربی کے دونوں حصے جن کے نام منجیات اور ملکات ہیں اور امام غزالی کی دوسری کتاب تمکیم السعادت جو فارسی میں ہے اور شوقی مولانا روم کے بڑے بیٹے میں مشغول ہونا کہ دین داری کے اتھنی درجوں سے خبردار ہو کر فریبی اور مکار لوگوں کی مبنائی با توں کے آراستہ کرنے میں دھوکا دہا دہا

خدا جمیع رسیده التماس بهمت نماید و تقصیر و زلات و تزلزل مردم را بمنیران عدالت
 سنجیده پایتختی را بجای خود دارد بایس نیزان دانش اساس پاداش هر یک نماید
 و بدین دقیقه شناس دریا بد که درین گروه کدام تقصیر پوشیده و گذشتنی است و کدام
 گناه پرسیدنی و بزبان آوردنی و منادادنی است که بسا تقصیر اندک سزاوار
 جزای بسیار است و بسا تقصیر بسیار را تخاف کردنی است و تمبروان را نصیحت و ملائمت
 و بدشتی و نرمی بر تفاوت مراتب رهنمودی کند و چون کار از نصیحت گذرد به سبب
 دزدن و بریدن عضو کشتن بر تباہین مدارج عقل نماید و در کشتن دلیرے نکند
 و تامل فراوان بجای آورد و صریح که نتوان سرگشته پیوسته کرد و تا تو اندک بل
 کشتن را بدرگاه فرستد حقیقت آنرا معروض دارد و اگر درنگ داشت آن ستمرد
 یا فرستادن موجب سنا دی باشد و راں صورت او را نه هم گذرانند و از پوست کندن
 دورتره فیل انداختن و امثال آن که سلاطین کبار کنند احترام بسیار
 و سزای هر یکی از طبقات مردم فراخو ز حالت او باشد که عالی فطرت را نگاه تند بر ابرام
 کشتن است و دست بهمت رالت سودمند نه و هر کس را که عقل و دیانت او اعتماد
 داشته باشد در حضرت دم که منجه ناشایسته بر عم خود بند و خلوت بگوید و اگر احیاناً گویند
 غلط کرده باشد او را سبزش نشاید که سبزش سدا و گفتن است و کسی را که از بچوں کمال
 توفیق داده باشد که حق بگوید عزیز دارد که مردم در گفتن حق بغایت عاجز اند جمیع
 که بذات و شریع اندلی حق گفتن ندارند و سخاوت که بهاں طور در بلا باشند و آنکه
 نیک ذات است ملاحظه مند بسیارند که بسا در گفتن من صاحب مستمع بر بخند و من در بطبع
 اقم و نیک اندیشی که زبان خود را برای نفع دیگران گزینند و کم گریست احمد دارد و خوشامد
 دوست نباشد که بسا کار از خوش آمدگوییان ناساخته میماند و یکبارگی بایان بدرناشد
 که ملازم را خوش آمد گفتن هم ضرورت و در پرستیدن دادخواه بنفس خود بقدر وسع

دماغے غیر طلب کرے اور آدمیوں کے گناہوں خطاؤں اور تقصیروں کو انصاف کی ترازویں تو لکر
 ہر ایک کا درجہ مقرر کرے اور اس عمل کی مینا در کھنے والی ترازو سے ہر ایک کو بدلہ دے اور غور کرے
 دل میں جانچے کہ اس گروہ میں کونسی خطا پردہ پوشی کرنے اور جھوٹے لایق ہے اور کونسا گناہ چھپنے
 اور زبان پر لانے کے اور سزا دینے کے قابل ہے۔ کہ بہت سی جھوٹی خطائیں بڑا بدلہ دینے کے قابل ہوتی
 ہیں اور اکثر بڑی خطائیں چشم پوشی کے لائق ہوتی ہیں اور سرکشوں کو نصیحت اور نرمی اور سختی و ملاحیت
 کے مختلف طریقوں پر اسنادی کرے اور جب معاملہ طبیعت سے بڑھ جائے تو گرفتار کر کے مارنے بدن کے
 کسی حصے کے کاٹنے اور قتل کرنے اور دیگر مختلف صورتوں پر عمل کرے تاکہ کئے قتل کرنے میں دلیری نہ کرے
 جو قتل کے قابل ہو اس کو دربار میں روانہ کر دے اور اس کے واقعات عرض کر دے اور اگر اس شخص
 کا رکھنا یا روانہ کرنا کسی مساد کا باعث ہو اس صورت میں اس کو ہلاک کر دے اور کھال کچھوئے اور
 ہاتھی سے روندانے سے پرہیز کرے اور ان جیسے اور سزاؤں سے بھی بچے جو زبردست بادشاہ کیا
 کرتے ہیں اور انسانی گروہوں میں ہر ایک کو محترم دیکھتا ہے وہ اس کی حالت کے موافق ہو۔ کیونکہ شریف
 خاندانی کو تندرست دیکھنا ہی مارنے کے برابر ہے اور بیچ کو لائیں ماری بھی مفید نہیں ہوتی ہیں اور
 جس کسی شخص کی عقل اور دانائی پر بھروسہ رکھتا ہو اس کو اجازت دیوے کہ جو کچھ وہ اپنے خیال کو خوب
 بڑا (فصل یا بری حرکت) دیکھے تمنائی میں سمجھ سے کہہ دے اور اگر اتنا قائم نہ کرے والا غلطی کر جائے اس کو
 تنبیہ نہ کرے یا ملامت نہ کرے کیونکہ ملامت کرنا بتاتے کے رستہ کو بند کر دیتا ہے اور جس کسی کو بے مثل
 خدا نے یہ بہت عطا کی ہو کہ وہ سچ بات بیان کرے تو ایسے شخص کی عزت کرے کیونکہ بہت سے انسان
 سچ بولنے میں بہت مجبور ہیں بذات اور شرمیلگی ٹولی سچ کہنے کی پروا نہیں کرتی اور چاہتی ہو کہ اسطرح
 مصیبت میں گرفتار رہے۔ اور کیونکہ گروہ ہی وہ خیال کرتا رہتا ہے کہ سب اسی سے سچ بولنے سے سسنے والا
 ناراض ہو جائے اور اس مصیبت میں پھنسنوں۔ اب ایک آدمی جو دوسرے کے خاندان سے کیلے اپنا نقصان
 کرے سرخ گندہ کا ٹکڑا دیکھتا ہے کہ میں کہ اگر سرخ گندہ صاب لجاؤں تو اس سے ہونا بخیر ہے۔ مراد نایاب
 سے ہے اور خوش اند کو سید نہ کرے کیونکہ خوشامدوں نے اکثر کام ہائل ہوتے ہیں اور ایک دم ان سے (بقیہ)

اهتمام نماید آیات بدیوان بیند از فریاد او به که شاید ز دیوان بود و او او بخود پرس
 فریاد مظلوم را به بروں ساز از انگبین سوم راه واسائے و او طلبای را بترتیب
 آمدن نوشته می بر سیده باشد تا پیش آمده بخت انتظار نکند و پیش دستاں خدمت را
 یارای تقدیم و تاخیر نماند و هر که بدی از کسی نقل کند و رزای آن شتاب زدگی نماید و
 شخص بکند که سخن ساز مفری بسیارست و راست گوئی نیک اندیش کیاب و دهن گام
 غضب سر رشته عقل از دست ندهد و آب هستی و پر و باری کار کند و چندے
 از آشنایان و ملازمان خود را که بغزونی خرد و اخلاص ممتاز باشد و مختار
 گرداند که در زمان هجوم عشم و غصه که عقل و دست از سخن باز میبرد و از
 کلمه الحق صمت نور زند و سوگند خور نباشد که سوگند خوردن خود را بدو عفو گوئی
 ستم داشتن ست و مخاطب را بدگمانی نسبت دادن و بدشنام دادن عادت نکند
 که شیوه اجلاف است و در افرونی زراعت و استمالت رعایا و تقاوی دادن اهتمام
 نماید که سال بسال امصار و قریات و قصبات افروں می شده باشد و چنان آسای
 گیر و که زمیں قابل زراعت همه آبادال شود پس ازان در افراش جنس کامل شورش کند
 و دستور العمل عامل را که جدا نگه داشته پیش نهاد و خاطر حق گزین خود سازد و باجماع مع رعایا
 ریزه فردا فردا و ار سد و از قرار هیچ اسم و رسم بر نگردد و سعی نماید که سپاس و غیر
 آن در خانه مردم بے رضای ایشان فرو دنیا بیند و در کارها بر عقل خود اعتماد نکند
 و مشورت با دانا تری از خود نماید و اگر نیابد هم مشورت را از دست ندهد که بسیار
 باشد که از نادانی راه حق یا بند چنانچه گفته اند قطع گاه باشد نیز دانستند بر نیاید
 درست تدبیرے گاه باشد که کوو کے نادان و بغلط بر هدفت زند تیرے نیز بسیار پس
 مشورت نماید که عقل درست و معامله دان داد خدا نیست نه بخواندن دست دهد و
 نه بر روزگار گذراندن میسر شود سباده جمعی نادان در امری مخالفت نمایند و ترادوال کار

ایکات معلوم کی فریاد کی پرتال دیوان جی پر نہ چھوڑ کر شاید وہ دیوانہ کی سلسلے کی اپیل کرتا ہو نہ بدلت خاص
 فریاد غلام کی پیرش کر شدت سے سو م کو باہر محال اور فریادوں کے ناموں کو نمبر دار محکمہ پیرش کرنا چاہئے
 تاکہ پہلے کہنے والے کا انتظار نہ کرنا پڑے اور ملازموں کو آگے پیچھے کر کے طاقت نہ ہو اور جو کوئی کسی شخص
 کی بڑائی دہرائے یا بیان کرے اسکی سزا میں جلدی نہ کرے اور جابج پرتال کرے۔ کیونکہ باتوں کی دھوکہ
 باز بہت سے ہیں۔ اور سچ بولنے والا خیر خواہ کم ملت ہے۔ اور غصے کے وقت عقل کو ہاتھ سے ندیدے
 دے قابو نہ ہو جائے اور ہوئے ہوئے سہارے کام کرے (کام نکالے) اور کچھ اپنے نوکروں دوستوں
 کو جو عقل اور محبت کی زیادتی پر مغز ہوں۔ ان کو مختار بنادے کہ غم اور غصے کی زیادتی کو وقت کیونکہ
 ایسے وقت عقلمند باتیں کرنی ترک کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ سچ بات کہنے سے چپکے نہ ہوں اور تم کھانا کا عادی
 کیونکہ تم کھانا پسند ہے۔ دروغ غلوئی کا الزام لگانا ہے اور مخاطب کو بدگمانی پر منسوب کرنا اور گالی دینے کی
 عادت نہ ڈالنے کہ مینہ لوگوں کا طریقہ ہے۔ اور کھیتی باڑی کے برصاٹے اور عیت کی دھجی کر کے اور
 پیشگی کاشکاروں کو بد پیہ دیے کا بند و بست کرے تاکہ ہر سال شہر لگاؤں قصبے بڑھتے جائیں۔ اور ایسی
 آسانی کا اختیار کرے کہ زمین ساری بس جائے۔ پھر ٹھیکہ جس کی پیداوار بڑھائی کی کوشش کرے
 اور کاروبار کا قاعدہ کو جو جہاں کا نہ مقرر کر دیا ہو گا) حق پسندوں کے سامنے رکھ حاصل الکلام) ساری دنی ادنی
 رعایا کی ایک ایک کر کے خبر گیری کرے اور اپنے وعدے سے کسی قاعدے یا آدمی کا لحاظ کرے) ہرگز نہ پھر
 اور کوشش کرے کہ پہلی اور غیر آدمی ضرور انوں کی رضامندی کے بغیر کھس دیں نہ ہوں اور کاروبار
 میں اپنی عقل پر بھروسہ نہ کرے اور اپنے سے زیادہ سیانے سے مشورہ کرے۔ اور کوئی سیانہ آدمی نہ ملے تو
 بھی صلحہ پوچھے بغیر نہ رہے۔ کیونکہ اکثر یہ جانتا ہے کہ نادان سے بچے و درست راستے کا پتہ ملتا ہے قطعہ
 کسی ہو جاتا ہے کہ تجربہ کار سیانے کو چھٹیک تدبیر نہیں سوجھتی (۱) کہی ہو جاتا ہے کہ نادان بچہ غلطی سے نشانہ
 پر تیرا دیتا ہے اور بہت سارے آدمیوں سے بھی مشورہ نہ کرے کہ درست اور سلسلے کی سمجھنے والی عقل
 انداز کی دین ہے جو نہ بڑھنے سے ملتی ہے نہ عمر بسر کر نیسے حاصل ہوتی ہے یا نہ ہو کہ بوجھ کی ٹولی کسی کام کی
 مخالفت کرے اور جھکوں اس کام میں ہو گا جو اندد کام کی جان و مال عقل (جو ہمیشہ متغور نہیں ہوتی ہی سو رکھ لیں) کو کام

خدوگ شود از عقل خود و درست کاران که همیشه کمتر باشند باز دارند و هر کاری که از زمان
 او شود بفرزندان نفرماید و هر چه از فرزندان شود خود خود متکفل آن نشود که آنچه از
 دیگران فوت شود تو تدارک آن توانی کرد و آنچه از فوت شود تلف آن مشکل باشد
 و عذر نیوشی و اعراضی نظیر از تقصیرات خودی باشد که آدمی بیگناه و بے تقصیر نیست
 گاه از تنبیه و دیر تر میشود و گاه بغیرت آوارگی اختیار می کند آدمی باشد که
 بیک گناه تنبیه و باید کرد و آدمی باشد که هزار گناه از و باید گذرانید عرض که
 کار سیارست نازک ترین همت مدطنت است با شکی و تمهیدگی بقدریم رساند
 و راه را از بگردم خدا ترس و دلاور بسیار و ونیک و بد انمار از انبار سرد و همواره
 خبر گیران باشد که پادشاهی و سرداری عبارت از پاسبانی است بکیش دین خلق خدا
 مستغرق نشود که خردمند و کار دنیا که فنا پذیر است نریاں خود نگزیند در معامله
 دین که پاینده است بچگونگی نه دانسته نریاں مندی اختیار خواهد کرد اگر حق باوست خود
 با حق سر مخالفت و تعرض داری و اگر حق باست و ادنادانسته خلاف آن
 مجزیه است خود بپیاره بیمار نادانی است محل ترحم و اعانت است نه جاسی تعرض و
 انکار و نگو کارال و خیر اندیشان هر گرد در دستدار باشد و خواب و غورشن انداز
 نگذارند و از مقدار عز و ستیج و زنگنه تا از پای حیوانات فراتر گشته بر تبه
 انسانیت اختصا می یابند و تا تواند کار روز شب بیندازد و ب مردم شدید العدا و
 نه بود و سیند از زندان کینه بناید ساخت اگر از بشریت گرانی بهر سزد و بر طرف سازد
 که در نفس الامر فاعل حقیقی را یزد و بچون است این خرخشه بایرای نظام ظاهر سنجویر
 فرموده اند و خنده و بهزل کمتر کند و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
 و سخن یک جاسوس اعتماد نکند که راستی و بے طعنی پس کیاب است پس در هر امری
 چند جاسوس و خبردارانین کند که از یکدیگر خبردار نباشد و تقریرات هر کدام جدا جدا

نوکر چاکر سکیں اس کے کرنے کا حکم اولاد کو نہ دے اور جو کچھ اولاد کر سکتی ہے تو خود اس کا ذمہ دار نہ ہو
 کہ جو کوئی کام اور لوگ بگاڑ دیں گے تو خود اس کا انتظام کر سکے گا اور جو کچھ تجھ سے بگڑ جائیگا اسکا بدلہ
 مشکل ہو گا اور خطاؤں سے چشم پوشی کرنا اور لوگوں کے غصوں کو سنا اس کی عادت میں دخل ہو گی
 کوئی ایسا نہیں جس سے خطا اور گناہ نہ ہوتا ہو کبھی انسان تنبیہ کرنے سے زیادہ دلیر ہو جاتا ہے اور کبھی شرم
 کر چلی گی امتیاز کر لیتا ہے۔ وہ بھی انسان ہے جس کو ایک گناہ کرنے پر تنبیہ کر دینا چاہیے۔ اور بھی انسان
 ہے جس کے ہزاروں گناہوں سے چشم پوشی کرنی چاہیے۔ حاصل کلام بندوبست ملکی سلطنت کے کاروبار
 میں سب سے زیادہ نازک ہے۔ آہستہ آہستہ سمجھ سمجھ کر ختم کرے اور راستہ بہادر اور خاترا سنی آدمیوں
 کے سپرد کرے اور ان راستوں کی چھائی بڑائی ان سے دریافت کرے اور ہمیشہ خبردار رہے۔ کہ بادشاہی
 اور سرداری سے مراد جو کچھ ادا رہے۔ لوگوں کے دین اور ملت میں اعتراض نہ کرے کیونکہ عقلمند آدمی
 دنیاوی کام میں جو شے والا ہے اپنا نقصان نہ کہتا۔ تو مذہب کے معاملہ میں جو یہ قرار رہنے والا ہے
 جان بوجھ کر کس طرح نقصان پہنچے گا۔ اگر وہ سچے مذہب پر ہے اور لوگوں کو داخل دیکھ۔ تو تو نے خود پتائی
 کی مخالفت کی اور دخل دیا۔ اور اگر تو پتائی پیٹا اور اس نے انجان بنکر اس کے یہ خلاف مذہب اختیار کیا
 ہے۔ خود ہی غریب نادانی کا بیچارہ ہے۔ رحم کرنے اور امداد کرنے کا موقع ہے نہ کہ کار کرنے اور نقصان
 کی جگہ ہے اور ہر مذہب کے خیر خواہوں اور ٹیکوں کو درست دیکھے اور مہربان اور کھانا کھانے سے زیادہ نہ
 بڑھے۔ اور اور اس بارے میں ضروری مقدار سے آگے نہ بڑھے تاکہ حیوانی درجے سے بڑھ کر انسانی
 صیغے پر خصوصیت حاصل کرے اور جہان تک ہو سکے درجہ کا کام رات پر نہ چھوڑے اور آدمیوں کے
 ساتھ محنت دشمنی نہ رکھے۔ اور سب سے کو محنت دشمنی کا قیہ خانہ نہ بنانا چاہیے۔ چونکہ رعیت بھی انسان ہے
 اگر کوئی بخشش پیدا ہو جائے تو اس کو جلدی سے دور کر دے کیونکہ دراصل حقیقی کام کرنا اور خدا سے
 پاک ہے یہ لڑائی بھڑائی ظاہری انتظام کے واسطے جو غیر حقیقی ہے اور منہشی محول کر دے اور ہیشہ بخیر رہے
 ہو یا رہے۔ ایک بخیر کے کہنے پر نہ چلے۔ کیونکہ لالچ نہ کرنا اور سچ بولنا مشکل ہے۔ اس لئے ہر کام
 میں کئی بخیر اور جاسوس مقرر کر کے خفیہ سے ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہوا اور ہر ایک کی خبریں ملنے لگھو کہ

نویسندگان و از آن بی مقصود برد و جاسوسان شهرت گزین را مغرول ساخته از نظر اندازد و
 بدذاتان و شریران را بخود راه نهد اگر چه این جماعت برای بدکاران دیگر خوب اند
 اما سر رشته حساب از دست ندهد آن گروه را در دل خود همیشه بنم دارد که مبار در لباس
 دوستی قصد نکال کنند از نزدیکان و خدمتگاران خبردار باشد که بوسیله نزدیکی تنم نکند
 و از چرب زبانان نا درست که در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد که فساد را
 ازین رهگذر پیدای آید بندگان را بواسطه افزودنی شغل فرصت کم و این گروه بدکار
 فراوان را از اطراف و خواب خود خبر گیران باشد در از نفسی را کوتاه ساخته لائق عرض را
 معروض دارد و در ترویج دانش و کسب کمال اهتمام نماید که صاحبان استعداد از طبقات مردم
 صالح نشوند و در تربیت حائذ انبای قدیم همت گمارد و از سامان سپاهی و یراق غافل نباشد
 و خرج را کمتر از دخل کند که سر انجام معامله در گرد آید که گفته اند هر که خرج او زیاده از دخل
 باشد احمق است و هر که خرج را با دخل برابر سازد چنانچه عاقل نیست احمق هم نیست و طرح آقا است
 بنیاد از دو همواره استعداد از مبتدیان و نظر طلب باشد و در وعده مختلف نور زد و درست قول
 باشد خصوصاً با تصدیان اشتغال سلطنت همواره در شوق تیر اندازی و بند و ق اندازی
 باشد و سپاهیان را در زرش فرمایند و بشکارش غفلت نباشد و بجهت ورزش سپاه گری و نشاط
 آنکه ناگزیر نشاء خلق است گاه گاهی بآن پرداند و یکبار هفتاد و پنجش از رعایا گرفته به نیت
 گرانی انبار سازد و تقاره را وقت طلوع نیز نور بخش عالم در نیم است که در معنی آغاز طلوع
 از آنجا است می نواخته باشد و در وقت تحویل نیز اعظم از برجه برجه بند و نخیان توپکیان
 توپ را سرد بند تا جمهورانام آگاسه یا نته شکرانه بجای آرند و یک کس بدرگاه گذارد
 که عارفان او را بنظر اشرف می آورده باشد و اگر کو تو ال نباشد فصول قانون
 و رانیک نگاه داشته در ترویج آن بکوشد و روستایان این اندیشه بخود
 راه نهد که کار کو تو ال را چون پردازم بلکه عظمی دانسته اهتمام نماید بدین تفصیل

اور ان سے کھوج نکالے اور مشہور خبروں کو سوتوں کر کے نظر سے دور کر دے اور بدذاتوں شریروں کو پاس نہ بٹھکے دے اگرچہ معاشوں کی ٹوٹی دوسری بدذات ٹوٹی کے لئے اچھی ہے مگر قاعدے کو واقعہ سے نہ چھوڑے۔ اور شریروں کے گروہ کو ہمت زدہ رکھے کہ ایسا نہ ہو دوستی سے پھرے پھرے کی تکلیف دینے کا ارادہ کر دیں اور پاس والوں اور نزدیکی نوکروں چاکروں سے خبردار رہے کہ پاس رہنے کی وجہ سے ظلم نہ کریں اور چالاک بنانوں سے جو دوستی کے پاس میں دشمنی کا کام کرتے ہیں ہوشیار رہے۔ کیونکہ بہت سا ذخارف و اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ بڑے لوگوں کو کام کاج کی زیادتی کی وجہ سے فرصت کم ملتی ہے اور بد معاشوں کا گروہ بڑا ہے اپنے چاروں طرف سے خبردار رہے۔ زیادہ بات کو چھوڑ کر عرض کر دیکھ قابل بنیں اور بار شاہی میں بیان کرے اور عقل کے پھیلانے اور کمال کے حاصل کر نیکی تیار کرے کہ ایسا نہ ہو لوگوں میں سے لیاقت والے آدمی ضائع ہو جائیں اور قدیمی خاندانوں کی پرورش کرنے میں بہت کو صرف کرے اور سپاہی کے سامان اور لڑائی کے اسباب سے غافل نہ ہو۔ اور خرچ آمدنی سے کم کرے۔ کیونکہ کالو بار کا انحصار اسی پر ہے کہ خرچ آمدنی سے کم ہو عقل مندوں نے کہا ہے کہ جس کسی کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہو وہ شخص بیوقوف ہے اور جو کوئی شخص خرچ آمدنی برابر رکھے تو وہ اگر عقل مند نہیں ہے تو بیوقوف بھی نہیں ہے اور جمع کرنے کی بنیاد نہ ڈالے اور ہمیشہ نوکری پر مستعد اور شاہی بلا دے کا منتظر رہے اور وعدہ کر کے نہ پھیرے اور درست قول ہو اور سپاہیوں سے ورزش لے لے شکار پر فریفتہ نہ ہو۔ اس سپاہیہ نہ مشق کی خاطر اور دل بیلانے کے خیال سے نہ جو دنیا بھر میں مزدوری ہے کسی کبھی کھیل لیا کرے اور بہت سا راجہ فضل پر رعیت سے لیکر منہ گائی کے خیال سے جمع نہ کرے اور نقارہ دنیا میں روشنی پھیلانے والے سورج کے نکلنے وقت کہ آدھی رات کو کہ شمس حساب سے وہی طلوع کا وقت ہے جو تار ہے۔ اور سورج کے ایک برج سے دوسرے برج میں تحویل کرتے وقت بندوبست کی اور پوچھ کر توپ چلاتیں تاکہ کل آدمی خبردار ہو کر شکر خدا بجا لائیں اور کسی شخص کو کچھری میں مقرر کرے کہ اس محلے کے لوگوں کی ضروریوں کو پیش کرنا رہا کرے۔ اور اگر کسی علاقے میں کو تو ال نہ ہو اس کے قانون کے حقوق کو اچھی طرح خیال کر کے ان کے رواج دینے میں کوشش کرے۔ اور یہ زمیندارانہ خیال پاس نہ بٹھکے دے (بقیہ)

نخستین باید که کوئال هر شهر و قصبه و ده با اتفاق اهل قلم خانها و
 عمارات آنرا نویسد و ساکنان هر محله را خانه بخانه در قید کتابت در آورد که قسم مردم اند
 و خانه بخانه ضامن گرفته باید دیگر اتصال بخشند و محلات قرار داده در هر محله میر محله مقرر سازد
 که نیک و بد آن بصواب بدید او شود و جاسوس هر محله قرار دهد که قانع شبها روزی
 و آمد و رفت محله را می نویساند باشد و مقرر سازد که هر گاه دزدی یا آتش
 افتد یا دیگر امری ناخوش سرزند همسایه آن در ساعت معاونت او نماید همچنین صاحب
 محله و خبرداران اعانت نمایند و اگر بے ضرورت حاضر نشوند گندگار باشند و خیر همسایه
 و میر محله و خبردار یکسبب سافرت نگزیند و کسی را در محله نگذارد که فرو داید و جمعی که
 ضامن نداشته باشند آنها را در سرای علی حده آبادان سازد و میر محله و خبرداران سر
 نیز تعیین نماید و پیوسته احوال دخل و خرج هر کدام از دو برینی در یافته ملاحظه نماید
 چه بر کس که دخل او کمتر است و خرج او بسیار یقین که بے طایع نیست پیروی
 نماید و نیک ذاتی و خیر اندیشی را از دست ندهد و این کاوش را پیرایه انتظام داند
 نه سرمایه اخذ و جرد باید که دلالان هر قسم را ضامن گرفته در بازار با تعیین کند که
 هر چه خرید و فروخت شود اعلام می نموده باشند و مقرر سازد که هر که بے اعلام
 خرید و فروخت نماید جرمانه بدو نام شتری و بالغ در روزنامه می نویخته باشد
 و هر چیز که در بازار خرید و فروخت شود با اتفاق میر محله و خبردار محله واقع شود
 دیگر آنکه چند کس محله به محله و کوچه بکوچه و نواحی شهر بحجت محافظت چوکی شب
 تعیین نمایند و سعی کنند که در محله و بازار و کوچه بیگانه نباشد و تحقیق و پیر و
 دزدان اگر بود و دزد چکه و غیر آن بواسطه نماید و اثری از آنها نگذارد و
 هر چه اسباب گم شود یا تاراج رود آنرا از دانش پیدا سازد و الا از عهده آن برآید
 و اسوال غایب و متوفی تحقیق نماید اگر وارث باشد یا ننگار و اگر نه بازمی سپارد

کو تو ال کو سہلا کام یہ کرنا چاہیے کہ مشیوں کی مدد سے وہاں کی عارتوں اور گھروں کو بطور مزدم شماری اند
 اور خانہ شماری کے لئے اور ہر محلوں کے باشندوں کو جبر کے ہر ایک خانہ میں لئے کہ کس قسم کے آدمی ہیں
 اور ایک گھروالے کی دوسرے گھروالے سے ضمانت لیکر برابر رہنے دے اور محلے دہلاک (مقرر کرے
 ہر محلے کا چودھری مقرر کرے دیر محلہ کہ جس محلے کی برائی اچھائی اس کے مشورے سے ہو۔ اور
 ہر محلے کا مخبر مقرر کرے جو رات دن کے حالات اور محلے کے آنے جانے والوں کا پتہ نشان لکھواتا رہے
 اور مقرر کر دے کہ جو وقت کوئی چور آئے یا لگے یا کوئی اور واقعتاً پیش آئے۔ اس کا پتہ دسی فوراً
 اسکی مدد کرے۔ اسی طرح چودھری اور جو کیدار بھی مذکور ہیں اور اگر مزدت پڑے پھر بھی حاضر ہوں۔
 مجرم نہیں گئے اور پتہ دسی یہ محلہ اور جو کیدار کو خبر کئے بغیر کوئی شخص سفر میں بجائے اور کسی ایسے آدمی کو
 محلے میں نہ رہنے دیں جو گھروں میں آئے اور جو لوگ حاضر نہ کئے ہوں۔ ان کو محلے کیدار اسے سن دیں
 اور اسے میں خبردار وجوہ کیدار مقرر کریں۔ اور ہمیشہ ہر ایک کی آمدنی و خرچ کی حالت تجزیہ کاری
 سے جان بخ کر معلوم کرتا رہے۔ کیونکہ جس کسب کا آمدنی فقوری ہے اور اس کا خرچ بہت ہے تو یہ لگ کہ کسی
 بلا سے خالی نہیں ہے۔ اس کا کھوج نکالے اور اس بارے میں شرافت اور خیر خواہی کو ہاتھ سے نہ دے
 اور اس تحقیقات کو انتظام کا ذریعہ سمجھے نہ کہ رشوت لینے کا۔ چاہے کہ ہر قسم کے دلائل کی ضمانت دے کہ
 بازاروں میں یقینی کر دے کہ جو کچھ خرید و فروخت ہوتا ہے وہ اسکی خیر دیتے رہیں اور قاعدہ ہاند
 دے کہ جو کوئی شخص بغیر سرکار میں خبر کے لین دین کرے وہ جہان داخل کرے۔ اور بچنے والے اور لینے
 والے کا نام روزنامہ میں لکھتا ہے کہ جو خیر منڈی میں خرید و فروخت کیجائے مخبر وار اور جو کیدار
 کی صلاح سے کیجائے۔ دوسرے یہ کہ چند آدمی محلہ بہ محلہ آمدگی درگی اور شہر کے آس پاس رات کو
 یہرے کے لئے مقرر کریں اور کوشش کرے کہ محلہ بازار اور گلی میں غیر نہ رہنے پائے اور چوروں
 جیب کتروں دراعلوں کی پوری پوری تحقیقات و کش کرے اور ان کا کھوج و نشان قدم نکالے اور جو کچھ
 اسباب کھو یا جائے یا دہمچائے اسکو چوروں سمیت نکالے ورنہ اس ملازمت کو ترک کر دے اور عالم
 مرید کے ال کی تحقیقات کرے اگر ان کے ولایت موجود ہوں انکو ویدے اگر نہ ہوں تو خزانچی یا نحو عیاد کے ہر دیکھ

و شرح آذربیدگاه نویسد تا هرگاه که صاحب حق پیدا شود با وصول یابد درین معاد
 نیز خیر اندیشی و نیک ذاتی بکار برد که سبب او چنان که در بوم روم شائع است بظهور آید
 و نهایت پیروی نماید که اثری از شراب نباشد و خورنده و فروشنده و کشنده آزار
 با اتفاق حاکم آچنان تنبیه نماید که مردم عبرت گیرنده و اگر کسی از حکمت و پوش اخلاقی
 چون دو آبکار بر دقراض احوال او بناید کرد و در ازانی نرختها اهتمام نماید و نگذارد که لایزال
 بسیار خرید و ذخیره نماید و مرد فروشنده و در لوازم جشن نوروزی و عید با اهتمام نماید
 عید بزرگ نوروز است که از ابتدای آن وقت تحویل نیر نوربخش عالم در برین محل است
 و آغاز ماه فروردین است عید دیگر نوروز دهم ماه مذکور که روز شرف است و عید دیگر
 سوم ماه اردی بهشت است و عید دیگر ششم ماه خرداد عید دیگر نیر دهم ماه تیر است عید
 دیگر هفتم ماه امرداد است عید دیگر چهارم شهر یور است عید دیگر شاز دهم ماه
 هرست عید دیگر دهم ماه آبان است عید دیگر نهم ماه آذر است و در وی ماه
 سه عید است هشتم و پانزدهم و سیم و عید دیگر دوم ماه بهمن است عید دیگر
 پنجم ماه اسفند است و عید بیست و چهارم رابدهم سیصد و هشتاد و یک باشد و شب نوروز و
 شب شرف بطریق شب برات چراغان کنند در اول شبی که صبح آن عید باشد نقاره نوازند
 و روز بیای عید بر سر شهر نقاره نوازند و زن بی ضرورت آسپ سوار نشود و گذر بایستی
 آب دریا را برای غسل مردان و آب برداشتن جدا سازد و برای زنان گزرگاه دیگر مقرر گرداند
 فرمان حضرت شاهنشاهی بهشمارا خاں کنیو چون پیش نهاد و مهت اعتدال گزین
 و مهت معدلت آیین این نیازمند درگاه بی نیاز از ابتدای جلوس بر او رنگ شاهنشاهی
 و استظلال حیرت والای ظل الهی آنست که جمیع سکنه در عایاد سائر خلایق و برایا که بدایع
 و دایع ازلی و شرف امانات ایندوی اندیل جناب کبریا یه در ظلال عدل و انصاف آرزو نظر
 و آسوده حال بوده در وظائف شکرگزاری خدا که موجب ازدیاد نعمت و استقامت

اور اس اسباب کی تشریح دربار میں لکھ دی تاکہ جس وقت حقدار مل جائے۔ اس کو دیدیا جائے
 اس معاملے میں بھی نیک ذاتی اور خیر خواہی پر عمل کرے کہ خدا بخواتین ایسا نہ ہو جائے جب کہ شہر
 آدم میں مدین ہے کہ وہاں کے حاکم غیروں کے مال کو تیرہ روز تصور کرتے ہیں، اور بہت کوشش کرے
 کہ شراب کا نشان تک نہ رہے اور شراب کے بیچنے والے اور پینے والے اور کھینچنے والے کو حاکم عفو
 کی صلاح کے بموجب ایسی سزا دے کہ لوگ نصیحت اختیار کریں اور اگر کوئی آدمی دانائی اور عقل پرانے
 کے خیال سے غلط ہے بقیل) دوا کی طرح استعمال کرے تو اس میں دخل نہ دینا چاہیے (شراب میں
 سخت نہیں ہے بقیل) اور غلے کے نرخوں کو سستا کرنے کی کوشش کرے اور ایسا نہ ہونے دے
 کہ دولت مند بہت سارا لانچ خرید کر کے جمع کر لیں اور غلے کے گزر جلے نہ بیچیں اور شہن نور روزی اور
 عیدوں کے تہوار سنانے کی کوشش کرے سب سے بڑی عید نوروز کی ہے جس وقت بہت شائیں
 تحویل آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے اور ماہ جنوری کی ابتدا ہے۔ دوسری عید اسی ماہ جنوری کی
 ۱۵ویں کو ہوتی ہے اور چوتھی عید یارچ کی چھٹی تاریخ کو ہوتی ہے یا پچیس پرل کی ۱۳ویں کو ہوتی ہے چھٹی
 عید سی کی ساتویں کو ہوتی ہے ساتویں عید جون کی چوتھی کو سنانی جاتی ہے۔ آٹھویں جولائی کی ساتویں
 کو ہوتی ہے۔ نویں اگست کی ۱۰ویں کو ہوتی ہے۔ دسویں ستمبر کی نویں کو آتی ہے۔ اور اکتوبر کے
 سنیسے میں آٹھویں۔ پندرہویں اور ۱۳ویں کو تیس عیدیں ہوتی ہیں اور چودھویں عید نوبر کی دوسری کو
 ہوتی ہے اور پندرہویں دسمبر کی پانچویں تاریخ آتی ہے (قاعدہ ۵) پارسوں کا حساب شمسی طریقے سے
 شروع ہوتا ہے اور جس طرح بارہ مہینوں کے نام مقرر ہیں اسی طرح مہینوں کے کل دنوں کے
 نام بھی مقرر ہیں دنوں کے ناموں میں مہینوں کے نام بھی شامل ہیں (سواہ فروردین کے مثلاً مہینوں
 گیارہواں مہینہ بھی ہے۔ اور ہر مہینے کے دوسرے دن کا نام کو بھی کہتے ہیں۔ لہذا اسی حساب سے جب
 دن اور ماہ و دونوں کا نام مطابق ہو جائیگا اس دن عید سنامیں گے چنانچہ دس مہینے ہیں تیس عیدیں
 اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ ایک تیس دنوں میں فقط دس آتا ہے۔ ایک دیا ہوا آٹھ مہینوں تاریخ کا
 نام ہے ۲۲ دس مہینہ چوبیس تاریخ کا نام ہے ۲۴ دس مہینہ ۲۳ تاریخ کا نام ہے بقیل) (بقیہ)

سعادت است رطب اللسان و غلب البیان المنة لله که روز بر وز صورت این معنی از
 مکان قوت بمواطن فعل بر حسب دلخواه ظهور نموده و همواره امرات اخلاص منش و حکم
 عدالت ثرا که نقد معاملات ایشان بر محکم قبول اشرف رسیده در جمیع اطراف و اطراف
 مالک محروسه بر شاهراه اعتدال سلوک نموده داد و ادگستری میدهند و بیاسن خدا
 پسندیده سفور نظرات تربیت و ترقی گشته بمبارج عالیه و مراقب سامیه ارتقا و اعتلا نمایند و چون
 سبقت عبودیت و خدمتکاری و نسبت دولت خواهی و جانپاری عمده الملک کن السلطنة علیه
 میهن الدولة البهیستشالملکة الخاقانیة مقرب المحضره السلطانیة و افرالاعتماد کامل
 الاعتقاد و مور العنایت و الاحسان نظام الدین شهباز خاں که فزاهدان بساط اقدس
 دیر درده نظری خاص الخاص است و از مبادی ملازمت تا غایت هر خدمتی که بد و تفویض
 فرمودیم بنوعیکه مرضی خاطر اشرف النعم بوده تقدیم رسانیده از محض راستی و درستی بسعادت
 رفدیه ممتازست و ریونلا بموجب فرط عنایت و کمال التفات حکم فرمودیم که حکومت
 و حراست و اختیار و تق و قضا و ضبط و تسامی کار و بار ملکی و مالی صوبه مالوہ کمال
 مالک و لکشا است از ممام خالصات و محلات جاگیر داران و زمینداران تمام و کمال بطریق
 استقلال بعد الملک بشا را بقر و موقوف باشد که در معموری آل ملوک و امصار و کثیر زرع
 و محصول و تعمیر مواضع و فزارع و محافظت سپاهیان و مرست قلوب سکنه و رعایت خواطر عیال
 و قلع و معسدان و امتیصال و تمردان و تقویت ضعیفان و تنبیه ظالمان و تاسید مظلومان
 و جبر تنگسران ساعی جمیل بر وجه اکل و اتم نماید و چنان کند که علوفه سپاهیان و امراد
 نابیان او باب مناسب بنوعیکه نام بنام بدرگاه و الابشرا را یافته موافق حال حاصل
 لا تصور واصل میشده باشد باید که امرات عظام و سایر جاگیر داران و کردریان و زمینداران آن
 صوبه عمده الملک بشا را بیه و صاحب صوبه بالاستقلال دانسته از مصلح و صوابیداد که هر آنکه
 موافق حاجت مطابق قانون ابد مقرر خواهد بود بیرون نرود و بدو هرگاه طلب نماید جبار و لمجبار

کا سبب ہیں شیریں زبان اور خوش بیان رہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہر روز اس کام کی صورت باطنی
 حالت سے ظاہری صورت میں دلی خواہش کے مطابق ظاہر ہوگی اور ہمیشہ محبت کرنوالے امیر اور
 منصفانہ طبیعت رکھنے والے حاکم جیکے کاروبار کی پونجی شاہی قبولیت کی کسوٹی پر کسلی گئی۔ ممالک مقبوضہ
 کے آس پاس معتدل راستے پر حکمرانوں کے رہتے ہیں۔ اور اچھی خدمتوں کی برکتوں سے پرورش
 اور تربیت کے منظور نظر ہو کر بڑے درجوں اور اعلیٰ مرتبوں پر پہنچتے اور ترقی کرتے ہیں اور چونکہ عمدۃ الملک
 رکن سلطنت عالیہ امین سلطنت منورہ شیعہ سلطنت خاقانیہ مقرب درگاہ سلطانیہ۔ وافر اعتماد کا مالک تھا
 مورد عنایت و احسان نظام الدین شہباز خاں کی سابقہ ملازمت اور نوکری اور خیر خواہی و جان نثاری
 کا جو دربار شاہی کا فرائد اور خاص الخاص مہربانیوں کا پرورش یافتہ ہے۔ اور اب اسے ملازمت
 سے اتیک جو کام اس کے سپرد کیا۔ اسکو جس طرح پرکھ رہی مہربانی مبارک ہوئی ختم کیا ہے۔ راستی اور
 درستی کی وجہ سے روزانہ ترقیوں پر مغرور اور ممتاز ہے۔ اس وقت عنایت کی زیادتی اور از حد توجہ و ملاحظہ
 کی وجہ سے ہم نے ٹھیکہ داروں کی حکومت (ممالک مقبوضہ کا خلاصہ) اور نگرانی سارے ملک و
 مانی کاروبار کا انتظام اور بند و بست اور ترقی و تشریف کے اختیارات خواہ شاہی کاروبار کے
 متعلق ہوں یا جاگیرداروں اور زمینداروں سے تعلق رکھتے ہوں۔ سارے کے سارے مستقل طور سے
 ہمارے سپرد ہیں۔ تاکہ ان شہروں اور ملکوں کو آباد کرنے اور پیداوار اور محصول بڑھانے اور قصبوں
 اور کھیتوں کے بسانے اور سپاہیوں کی نگرانی کرنے اور شکستہ دلوں کی درستی اور رعایا کی دلجوئی کرنے
 اور نصابوں کے اجازتے اور سرکشوں کو جڑ و بنیاد سے اکھڑنے اور کٹر دروں کو مدد دینے اور غاصبوں
 کو ڈالنے اور مظلوموں کا ساتھ دینے اور ٹوٹوں ہوؤں کو جوڑنے میں پوری پوری کوششیں کامل طور
 سے کرو۔ اور ایسا طریقہ استعمال کرو کہ سپاہیوں امیروں اور عہدے داروں کے قائم مقاموں کی
 معائنات جس طرح پر دربار شاہی سے نام بنام مقرر ہوئی ہے موجودہ آمد کے موافق ملتی رہے۔ بڑے امیروں
 اور جاگیرداروں اور سرکردہوں اور اس صوبہ کے زمینداروں کو چاہئے۔ تم کو مستقل طور سے
 مالک صوبہ جانگزمیت سے مشورہ اور صلاح سک کہ وہ پکاراٹھی قانونی درجہ کے مطابق ہوگا مہربانیوں و جہد و کوشش

بی شائبه تاخیر و اجمال حاضر شوند و نیز حکم جهان مطاع شرف نفاذ یافت که هر کس که
 بصداح و استصواب آن عمده الملک عمل نکند محال جاگیر او را تغییر داده بدرگاه معلى
 عرض داشت نماید تا دیگر سه از مخلصان عقبه علیه بجائی او نصب فرماییم که انتظام سلسله
 جهانبانی و استحکام رابطه عالم آرای باین امورند که باینست که بنجم ست و پنجین در جمیع ضوابط
 و قوانین پادشاهی دو امر و احکام جهانداری که هر یکی اساس بنیان سلطنت و رکن قصر
 خلافت است ثابت قدم بوده در اشاعت و اعطای آن آداب الهی کمال اہتمام لازم داند و خاطر
 الهام موارد را متوجه احوال سعادت قرن خود دانسته همیشه اسید و ارفاط گوناگون
 و عنایات روز افزون باشد چون مواکب آنجم ثواب شاهنشاهی درین نزدیکی بتخصیر
 دکن متوجه است چه و لیان آنجا سالک سالک غفلت بوده دست تقدی ارباب
 ستم کشاده اند و نیز قدر عنایت پادشاه چه نداشته در لوازم اطاعت اہتمام ندارند
 باید که آن رکن السلطنت بزودی بآن صوبه رفته سرانجام آن لشکر منوعی نماید که موجب
 تحمین و آفرین گردد و چون ریای اقبال بشکار گویا رخصت فرماید آن رکن السلطنته
 را با جمیع جاگیر داران صوبه مالوہ حکم قضا امضا خواهد شد که بیشتر در ملک دکن رفته غنایاری
 آن ملک نمایند و در آسودگی و رفاهیت جمهور سکنه دیار دکن از سپاهی و رعیت
 ساعی جمیل بظہور آرد و هر کس آرزوی عقیدت پیش از اضطراب روی نیاز
 بدر درگاه آورده و ارجو اطفال الهی امیدوار سازد که ذات مقدس با مظهر عفو
 و لطف ست فرمان حضرت شاهنشاهی در منع ترک کوه متصدیان حال استقبال
 و کارفرمایان کل جزو ممالک محروسه بدانند که درین هنگام سعادت که از ابتدای
 جلوس برادر بگ جهانبانی که سه سال است از قرن ثانی و آغاز بساطت بهار دولت و اقبال
 و زمان انجاش منجمل حال و جمال ست فرمان عدالت عنوان و نشود و افاضت بنیان
 بارقه بروز و شمشه ظهور یافت که چون ناموس اکبر و قانون عظیم سلطنت ابد پیوند الهی حل جلالت

بلاد اور تاخیر و ملت کے بغیر حاضر ہو جائیں اور دنیا کی فرمانبرداری کرنیوالا ہمارا یہ حکم بھی جاری ہوا کہ جو کوئی کہتا ہے شہر سے اور صلاح پر عمل درآمد نہ کرے۔ اس کے مقام جاگیر کو تبدیل کر کے ہمارے دربار میں اطلاع بھیج دے تاکہ دربار عالیہ کے کسی اور سپہ خیر خواہ کو اس کی بجائے مقرر کریں۔ کیونکہ حکومت کے سلسلے کا انتظام اور بادشاہی سلسلے کی مضبوطی ان متذکرہ بالا طریقوں پر پروردی ہوئی ہے اور بنی ہوئی ہے اور اسی طرح سارے بادشاہی قانونوں اور قاعدوں اور سلطنت کے حکم احکام میں دیکھو کہ ہر ایک قانون سلطنت کی بنیادی نیو اور بادشاہت کے محل کا ستون ہے۔ ثابت قدم ہو کر ان آداب الہی کے شائع کرنے اور ترقی دینے میں پورا پورا انتظام لازمی جانے اور ہمارے العام آسنے والے دل کو اپنے اقبال و حالات کی طرف متوجہ کرے یہ طریقہ کار دینیوں کی امید اور روز افزموں عنایتوں کے آرزو مند رہیں۔ چونکہ چلنے والے سے جیسے شاہی سواری فی الحال دکن فتح کرنے میں معروف ہے۔ کیونکہ وہاں کے حکام مختلف دلا پروائی کے راستے پر چلنے والوں نے باپ شروع کر رکھا ہے اور عنایت شاہانہ کی توجہ جانکر فرمانبرداری کی تیاری نہیں کرتے۔ چاہئے کہ تم جلدی سے اس سوہ میں جا کر اس فوج کا اس طرح انتظام کرو جو شاہی اور کفرین کا پشت ہو جب شاہی سواری گوالیار کی طرف خنکار کے لئے روانہ ہو۔ تم کو حکم خدا کی طرح جاری ہونیوالا شاہی فرمان دیا جائیگا کہ تم صوبہ نالوہ کے جاگیرداروں سمیت جلدی سے ملک دکن میں جا کر اس ملک کی فکریں اور کل صوبہ دکن کے باشندوں کی عقلی اور جسمانی سہا سے پابجائیاریت اچھی گوشہ نشین ظاہر کرے اور جو کوئی عقیدے یا محبت کی وجہ سے ہمارے حکم کو تنکاری سے پیچے عاجزانہ طور سے دربار کا رنج کرے۔ تم اس کو بادشاہی مہربانیوں کا امید وار بناؤ۔ کیونکہ ذات پاک سعانی اور مہربانی ظاہر کرنے والی ہے۔

شاہی گشتی چھٹی محکمہ کی کو بند کر دینے کے بارے میں

ہدایت ہے اگر صاف مطلب سمجھا جاتے ہیں تو خطوط و حدیثی کو چھوڑ کر عبارت پڑھیں۔

موجودہ اور آئندہ بننے والے کاندے اور کل ممالک مقبوضہ کے حاکم واقف ہو جائیں کہ اس (تقریر)

قدیر مقتضای حکمت بالغازی که سلسله جنباں دارد و غیر عالم ایجاد و تخیبیه پر داد گن کن
 دایره کون و مناد دست چنان اقتضا کرده که ریاست ممالک و سیاست مدن
 که عبارت است از ارتباط احوال مقیم و مهاجر و انساق مصالح کاسب تا بمرتبتیاری
 پادشاهان عادل و دیده بانی شهریاران دریا دل ملوه نما و صورت پذیر باشد و یکی از وجوه
 خراج که مدار علیه نظام عساکر نصرت و جنو اقبال که خارستان اعمار و اموال و محافظان بقا کند
 احوال خلایق انبلیج استیا است که در بازار بیخ و شر و چهار سوئی چون و چرا درآمده که اگر
 سنجیده میزان اعتدال در باب عیانت و دیانت که نقادان نفوذ اجناس کو سنی
 والی و مقومان اعراض انفسی و آغای اندگر در دهر آئینه جمیع مصالح بمفاسد انجامد تمامی
 محامد بنایم کشنده محمد که از مبادی احوال نصف اشتمال توجه که خاطر عدالت مناظر
 و تدبیر باطن جلالت موطن مادر زاهدیت عموم بریت و مراسم تربیت خصوص رعیت
 که فی الحقیقه فرزندان مغوی و دودایع خداوندی اند مصروف بوده المنته لکده باضرات
 لوا مع عدالت سواد اعظم هند و ستان و دیگر ممالک محرومه سه منسل اصناف
 ناز و نیم و امن سافران بهفت اقلیم است در نیولا بموجب توسعه مراجم ذاتی و تکمیل کار
 نظری حکم نافذ و امر جازم شرف اصداد و عزایاریافت که از اصناف حیوانات و غلات
 و نباتات از اغذیه و ادویه و درغن و نمک و شکر و انشام عطریات و انواع کرباس و شنبه و
 اسباب شنبه و ادوات جریمه و آلات سینه و ظروف چوب و بهیمه و فی و کاه و دیگر اشیاء
 و اسباب و امتعه و اجناس که مدار معاش جمهور نام و ملاک سعادت خواص عوام است باری
 اسب و فیل و شتر و گوسفند و بز و اسلحه و قماش که در تمامی ممالک محرومه و تغا و بان و کوه و
 صدیک انچه از قلیل و کثیر میگرفته اند معاف و مرفوع القلم بوده باشند تا این زمان که صدیق
 کارخانه سلطنت امثالین امور معمول میداشتند بملایم و خبرداری بوزه که دست تقاضا
 اقویا بر صفا دراز نکرد و پایی تعدی زبردستان کوتاه اندیش سر کوب زیر دستا خاک نشین

اٹھانے کی کال دہانی کے بموجب دکر اس کی یہی عالم دنیاوی کے انتظام دیندہ دست کی سلسلہ جنہیں
 اور دائرہ دنیاوی کے لغو و فانی کی آراستہ پیراستہ کرنے والی ہے، ایسا مناسب سمجھا کہ ملکوں
 کی حکومت اور شہروں کا انتظام جس سے مراد دیسی اور پردیسی کے حالات کا درست کرنا
 اور متکاموں اور سوداگروں کے اسباب معاش کا تیار کرنا ہے، منصف بادشاہوں کی مدد سے
 اور سخی سلطانوں کی نگرانی سے جلوہ نما اور صورت پذیر ہو۔ اور محصول کی صورتوں میں سے ایک
 صورت جسیر اقبالہ لشکریوں اور فتنہ فوجوں کے انتظام کا دار مدار ہے۔ کیونکہ فوجی لوگوں کی
 عمروں کے نگران اور خلعت کے حالات اور عقائد کے محافظ ہیں، چیزوں کا محصول ہے جو خرید و
 فروخت کی منڈی میں اور پوچھ گچھ کے بازار میں آیا ہے وہ اگر ایما نداروں اور نگرانوں کی منصفانہ
 ترازو سے تل جائے کیونکہ وہ لوگ کسی اور قدرتی پیداوار اور نقدیوں کے پرکھنے والے اور روحانی
 و جسمانی اسباب کی قیمت لگانے والے ہیں، تو بیشک ساری درستیاں اور کاروبار و فساد
 کے درجے پر پہنچ جائیں اور کل خوبیاں برائیاں بن جائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ انصاف پر شامل ہونے
 والے ابتدائی حالات سے ہماری برادرانہ وطن رکھنے والی باطنی تدبیر اور منصفانہ نظر رکھنے والی
 دلی توجہ تمام مخلوقات کی بہتری میں اور پرورش و نشی قاعدوں میں دعا و عکس کے بارے میں
 جو دراصل باطنی اولاد اور خدا کی امانت ہے، صرف ہوتی رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ انصاف
 والی روشنیوں کے چلنے سے ہندوستان کا کل علاقہ اور دیگر ممالک مقبوضہ مختلف ناز و نعمت کے
 چستے اور سازگار ہفت اقلیم کی بجائے پناہ بن گئے ہیں۔ اس وقت اپنی ذاتی مہربانیوں کو توڑ جلنے
 اور پیدائشی افلاقی بزرگیوں کو کامل کرنے کے لئے اس حکم قطعی اور فرمان لازمی نے صادر ہونے
 اور جاری ہونے کی عزت حاصل کی کہ مختلف مذاہب و جماعتی جموں اور غلوں اور سبزیوں اور ترکاریوں
 سے جس میں ذخیرا کیں اور دوائیں اور تیل و نمک اور کھانڈ و گھاس اور سارے سطر اور بوٹے ہوئے
 پورے ٹاٹ اور دلی اور اونی سامان اور چھڑے کا اسباب اور تانبے کے برتن اور لکڑی کی
 چیزیں اور ایندھن اور بانس سرکنڈے گھاس وغیرہ اور دیگر چیزیں اور ان کو کپڑے (لبقید)

نگرود اکنون که بهیبت و شوکت و اہبت بادشاہی در قلوب افراد عالم نشسته و الوار
 عدالت و رافت در اقطار و کثاف ممالک تنق بہتہ و شکرت از الطاف منعم حقیقی حاصلات
 آنہمہ اشیا کہ خزینہ موفورہ و گنجینہ معمورہ است بغیر از ان بہت پیر کہ مصالح ملکی مستثنی شدہ
 بہتمام و کمال بخشیدیم باید کہ فرزندان کارگار و امرائے نامدار و متصدیان مہمات صوبہا
 و حکام بلاد و جاگیر داران اسصار و عمال خالصات و مقاطعان سوا منع و قصبات و جمیع
 راہداران و گذر بانان و محافظان طرق و ضابطان مسالک و زمینداران حدود ناموران
 ممالک مضمون فرمان را بگوش و جوش جادادہ در اجرای حکم جہاں مطاع کمال اہتمام لازم
 دانند و دقیقہ از دقائق امر لازم الاتباع فرہنگدارند فرمان حضرت شاہنشاہی
 بر لای علی خاں فرمانروائے خاندیس امارت و ایالت پناہ ارادت و
 عقیدت و سنگاہ نقادہ و دوام عز و علا و عضادہ خاندان مجدد و اعتماد بہدہ مخلصان
 سعادت کیش و خلاصہ مختصان صوابانیش مورد الطاف پادشاہی مصدر آلا ف
 خیر خواہی و افراتقدیق راسخ البرہان عمدہ الی دول اہی علیخاں باصناف الطاف پادشاہی
 و اضعاف اعطاف ظل الہی مستظرف و مستبشر بودہ بدانکہ الحمد للہ و المنة للہ کہ بمیان
 توجہالت سلطانی کہ اثر سبت قوی از عنایات سبحانی انجین فتحی عظیم و نصرتی فیم از کنین بطون
 سامن ظهور روی نمود و چون ردابط اخلاص و ضوابط اختصاص آن مخلص حقیقی بدرگاہ
 معلی تابوت و راسخ بودہ موجب مزید ابروی و اندیا و عزت او اودلا در نظر دور بین ما ثانیاً
 پیش جہان شد و بمکارم توجہات باطن قدسی موطن شاہنشاہی در مہمات کل
 و کن و انتظام مہم حکام آہنجا بان مصدر خیر خواہی بازگشت مستحسن آنکہ قد راین عنایت کبری
 و شکرین عطیہ عظمی دانستہ چنین ہموارہ در امتثال و امر احکام مطاعہ کمال سعی و اہتمام
 نماید کہ کار آل ایالت پناہ روز بروز در افزونی باشد و انھی ہمیشہ از ان مظهر خیر اندیشہ
 خدمات پسندیدہ کہ لایق خیر خواہان دورین و کارگاہان حقیقت پسند تو اند بود و بطور آئندہ

اب جبکہ شاہی شان و شوکت اور رعب و دہد دنیا بھر کے دلوں میں میچہ چکا اور عنایتوں اور انصاف کی روشنیوں نے ملک کی چاروں سمتوں میں حلقہ باندھ دیا۔ خدا کی حقیقی مہربانیوں کے شکر سپہ میں ان تمام مذکورہ بالا چیزوں کا محصول اور جنتی دکھ یہ آمدنی بھی پورا پورا خزانہ اور بھرپور گنجینہ ہے۔ ان سات چیزوں کے علاوہ جو ملکی مصلحتوں کی وجہ سے مخصوص کر دی گئی ہیں، تمام کا تمام اور پورا کا پورا چھوڑ دیا یا بخش دیا۔ اقبال مند فرزندوں یا نامور امیروں اور سولہوں کے کاروبار کے نظموں اور شہر کے حاکموں اور علاقوں کے جاگیرداروں اور شاہی کارندوں و مقبضوں اور ضلعوں کے گرد اوروں اور سارے جنگی خانوں کے افسروں اور راستے کے نگہبانوں اور چوکیداروں اور سرکوں کے انسپکٹروں اور حلقے کے زمینداروں یا ذیلداروں و رملکوں کے ناموروں کو چاہئے کہ اس گنتی جہمی و کمینہ کو تحصیل و ہوش کے کانوں سے سنکر ہمارے دنیا بھر کے مطلع کرنے والے فرمان یا سرکر کے جاری نہیں پورا پورا بند و سبب لازمی جانیں اور لازمی پیروی کرنیوالے کاموں میں کسی قسم کی کمی نہ ہونے دیں۔ دواہ و ابوالفضل واقعی تو ہم کا مہتری ہے۔ (میں) اکبر شاہی فرمان راجی علیخان حاکم خاندیس مستحقہ دکن کے نام) حکومت اور سرداری کو نپاؤ دینے والے محبت و عقیدت پر قابو رکھنے والے خاندانی بزرگی و برتری کے انتخاب برائی اور بزرگی کے مددگار۔ اقبال مند دوستوں میں سے چھٹے ہوتے خیر خواہ خصوصاً بیرون میں سے چھٹے ہوئے شاہی مہربانیوں میں واقع ہوئے اے نیرال شاہی خیر خواہوں کے ظاہر کرنے والے بہت بڑے راست گو مستقل رائے والے حاکموں میں سے ہر ایک عمدہ حاکم راجی علیخان نامی مختلف شاہی عہدوں اور دکن کے شاہانہ لطافتوں سے خوشنود و مسرور ہو کر یہ واقف ہو کہ خدا کا شکر و احسان ہے کہ شاہی مہربانیوں کی برکتوں سے (جو خداوند عالم کی نیر درست عنایتوں کی نشانی ہے) اتنی بڑی فتح اور برتری بھاری جیت پرودہ غیب سے ظاہری حالت میں نمودار ہوئی اور چونکہ ہم دوست صادق کے محبت و پیار کے ربط و ضبط اور خاص تعلقات ہمارے دربار ہر رک میں ثابت اور مستقل ہو چکے ہیں۔ جو نیلے نوشاہی تجربہ کار نظر میں ہماری زیادتی عزت اور فریاد برد و کامیابی ہوئی اور دوسرے دنیا والوں کے سامنے بھی عزت و تکریم ہو گئی۔ اور شاہی پاک مقامات والے دل کی اعلیٰ توجہوں سے درحقیقت کلی صوبہ دکن کا لایقہ

و همی مرکز و موقوفه خاطر قدسی مظاہرست و انتظام احوال آن سعادت گیشس بنوعیکه
 غبار اختلال برداشتن آن نشیندیش دید منیر عرش مناظر است و از آنجا که نظرت
 سلیم و فطانت سستیم آن بهوشمند سعادت آثار متیقن باطن اقدس است باید که
 همواره مطرح نظر راست بین و مطلع منیر سعادت گزین باشد که بتائیدات الهی و فتوحات
 ناستایی که فتوحش ناصیه اقبال در قوم را بچند احوال است انقیاد و اطاعت حضرت مادیاب
 از دیاد سعادت و الباقی دولت ارباب دین و دول است و مخالفت و انحراف از قبله گاه
 عقیده با عنوان شقاوت ابدی و دلیل زوال سرمدی اصحاب ملکت دمل و عالمیان بود
 که ابتدای جلوس برادرنگ جهان بانی تا امروز که سده سابع است از قرن ثانی و اول بهار
 سلطنت و نور و زوال اقبال است بهر طرف که لوائی عزیمت برافراشته ایم و عنان توجه به خطون
 داشته فتح و اقبال طایفه اسرار احوال و مقدره جنود انضال بوده و درین مرتبه نهضت ایات عالیا که بجا
 پنجاب اتفاق افتاده بود بجهت تصفیه کامل تشخیص ولایت کشمیر و تنبیه خوش افغانه و تادیب بلوچان
 صوبه قندهار بوده بتائیدی هر اراده که در باطن الهام موطن ماکه مرات جهان مائی عینی است
 صورت بسته بود خوبتر از آن در عالم ظهور کرده اگر چه استخلاص قندهار و سیستان نیز کنون خاطر انرف
 بود اما چون عظمت و شوکت و دستگاه شاه عباس که فرمانروائی ایران است و رابطو بختی سابق
 را منظور داشته لطیجان کاروان مع عز النض اخلا و هدایای گرمی بدرگاه معلی فرستاده
 اظهار اخلاص و انکسار نموده است و ادبیت و هرگونه استعانت کرده بود و از قدیم الامام
 ابی و اسلاف او مبداء ظهور دولت خود را از عنایت حضرت صاحبقرانی میدانشته اند چنانچه
 استخلاص امرای روم استطلاق رؤسای آن مرزبوم با استدعای جد بزرگ شاه اسمعیل
 و خروجه ادب نیروی آن جماعت از جراید تواریخ ظاهر است و روابط حضرت خجست آیینی
 با شاه میر و مغفور معلوم بگلخان درینو لاکه ایشان را کار پیش آمده باشد فتوت
 یا دوشاهی انتقامی آن نمود که عساکر منصوره را از عبوریان نواحی ممنوع فرمودیم و قندهار را

اور یہی خیال بادشاہ کے مبارک دلیں پوشیدہ طور سے بھیجا ہوا ہے اور تم خیر خواہ کے حالات کی بہتری
 اس طرح پر کہ اختلاف کا غبار اس کے دامن پر نہ بیٹھ جائے بادشاہ کے بلند درجے کے منظر ہے۔ اور چونکہ
 تم عقلمند اور قابل مہندگی راست میں دانائی اور درستی طبیعت شاہی دل میں جمی ہوئی ہے اس لئے تم
 کو بھی جانئے کہ ہمیشہ راست میں ہمارے مد نظر اور خیر خواہی ہمارے دل کے سامنے ہو۔ کیونکہ خدا کی
 مددوں کے ساتھ اور از حد فتوحات کی وجہ سے (جو ہماری اقبال مند پٹائی پر کے نقشے اور ہمارے
 ستارے کی تحریر میں ہیں یعنی ہم خوش نصیب اور نائید یافتہ ہیں) ہمارے دربار کی غیر خواہی اور فرمانبرداری
 زیادتی سعادت کی ابتدا ہے۔ اور حکمے دنیا اور علمائے مذہب کی شریعت و حکومت کے لئے باعث
 زندگی ہے اور ہمارے آستان دولت سے پھرنا اور مخالف ہونا۔ دنیا والوں مذہب والوں اور حکومت
 والوں کے لئے دائمی بد نصیبی کا عنوان اور مدت العمر کے لئے نئے اور برباد ہونے کی ظاہرہ و وسیلہ ہے
 اور ابتدائے تخت نشینی سے ایک کہ اس وقت ۳۷ سال برس ہے۔ اور سلطنت کی ابتدائی بہار
 اور اقبال و بخت کے لئے سال روز کی مثال ہے جس طرف کہ شاہانہ جہندوں کو بلند کیا۔ اور
 ارادے کی باگ کو موافق و اقبال زبردست فوجوں کا نگہبان اور رعایت والے لشکروں کی
 ابتدا بن گیا۔ اور اب کے باوجود کہ جہندوں کی روانگی پنجاب کی طرف واقع ہوئی تھی تو صلح کا بل
 اور تسخیر کشمیر کے لئے درحشی افغانوں کو متنبہ کرنے اور صوبہ قندھار کے بلوچیتوں کو سزا دینے
 کے لئے ہوئی تھی۔ خدا کی امدادوں سے جس ارادے نے ہمارے الامام والے دلیں دوجی حاکم جہاں
 مانا ہے صورت قبول کی تھی۔ وہ ارادہ اس سے بھی اچھی شکل میں ظاہر ہوا۔ اگرچہ قندھار اور سیستان
 کا آزاد کرنا بھی قلب شاہی میں پوشیدہ تھا۔ چونکہ عظمت و شوکت دستگاہ شاہ عباس نے جس سے ایران کی
 حکومت متعلق ہے پہلی محبت کے سلسلے کو نظر میں رکھ کر تجربے کا راجی محبت والی عرضیوں سمیت اور
 اعلیٰ انھوں کے ساتھ ہمارے دربار بزرگ میں مدد مانگ کر کے عاجزی اور محبت ظاہر کر کے ہماری ہمت کے ہر قسم
 کی مدد اور اعانت طلب کی تھی اور اس کے نزدیک قدیم زمانے سے اپنی سلطنت کی ابتدا حضرت امیر
 تیمور صاحب قرآن کی مہربانی کی وجہ سے سمجھے رہے ہیں۔ چنانچہ شاہ اسماعیل صفوی کے دادا شاہ صفوی نے

بمیزرایانی که از منتسبان آن دو داند مسلم و داغقیم و سیر کشمیر که از عقیدان ما حال
 مطلوب و مرغوب خاطر اشرف اقدس بود بعد از فتح آن خواستیم که سجدۀ شکر گزارای
 پدید آورده بر آن سرزمین که از عطیات مجده الهی بوده بجا آوریم با وجود جبال مرتفع و
 متصاعده و اشجار عظیمه تر آنکه و طغیان آبها سے طوفانی که در زلزله بود و مرد و عورت
 عسا که منصوره ازال جاسه محال سے نمود بتوفیق ایزدی بامو کب عالی روی توبه
 بان حدود و آردیم و حکم عالی شده بود که چند هزار خوارات را پیش چاکدست پیش
 پیش خان عالی سیر فتنه در تفتیح و توسیع راه پید طو می نمودند چنانچه در اندک
 فتنه تا انصای کشمیر و کوهستان تبت سیر فرموده ططنه کوس غریت بجانب کابل بلند
 ساختیم و مجدداً عرصه لطافت سرشت کابل انجم جنود افضل ساخته طرح قلعه جدید که حصین
 حفظ الهی تواند بود بنفس نفیس خود انداختیم و چنان کمون خاطر دور اندیش بود که جمیع
 از بهادران شجاع همیشه را بیشتر تعین فرموده ولایت بدخشان را استخلص ساخته
 بمیزراش هر خمر محنت فرمایم لیکن درس انشای المپیان حکومت پناه شجاعت دستگاه عبدالخال
 از یک با تحف و هدایای متواخره کمر بطریق تو اندر تو ای بدرگاه عالم پناه رسیدند چون
 مطرح نظر بلند بی غیر از موافق و اخلاص از ارباب دول امری دیگر نیست لاجرم
 بدولت و اقبال مراجعت نموده بدارالملک لاهور که مرکز ممالک محروسه است نزد دل جلال
 فرمودیم و تنبیه و تادیب فغانان کوه نشین کوتاه بین بنوی شده که اکثر حلقه بندی در گوش کشیدند
 و آنانکه سر از قبله اقبال تا فتنه هزاران هزار از سیر جبال سطوت و جبروت ماکه ظلال قهر و جلال
 کبرای الهی ست می گشتند در سمرقند و بخارا و ترکستان بفرزخت سیر فتنه و چون از این حیه
 خاطر اشرف بالکل جمع شده بمشیت الدتعالی درین زودی در ساعت مسود روزیال نمود که
 منتخب بلند میان زدایای نهانی و مختار دقایق شش سال جداول آسمانی باشد بدار اسططه
 اگره مرحبت سینفرایم و منتظران مقدم عالی ابواب فیض افضل سیکشایم و پیش از انتماس

ان مغلوں کے سپرد کرو یا جو اس خاندان کے متعلقین ہیں سے ہیں اور کشمیر کی سرحد و آبادی جو انی
 سے اس وقت تک ہمارے شاہانہ دل کو پسندیدہ اور مرغوب تھی ہم نے چاہا کہ کشمیر فتح ہوئیے بعد
 اس سرزمین پر سجدہ شکر پروردگار بجالائیں (جو خداوند عالم کی جدید عنایتوں میں سے ہے) اپنے
 اور دشوار گزار پہاڑوں کے بہتے ہوئے اور بڑے بڑے جھینڈے والے درختوں کے بہتے ہوئے
 اور طوفانی ندیوں کے باوجود جو راستے میں واقع تھیں (نحمدہ فوجوں کا وہاں سے عبور کرنا محال
 دکھائی دیتا تھا۔ لیکن ذاتِ خدا پر بھروسہ کر کے شاہی سواری کے ساتھ اس علاقہ کی طرف متوجہ
 ہوئے اور ہم نے حکم دیا تھا کہ کئی ہزار سیدار پوسٹیاں شاہی کامیالے کے آگے چلتے تھیں اور
 راستے کے کھولنے اور چھلکا کرنے میں پورا کمال ظاہر کرتے تھے۔ چنانچہ فقوڑے دنوں میں تبت کی
 پہاڑیوں اور کشمیر کے علاقے تک سر کر کے شاہی ارادہ کا نقارہ کا بل جاسے کیئے بجایا اور انہوں
 کا بل کے پاکیزہ میدان کو ہر بانیوں کی فوجوں کا خیمہ گاہ بنا کر جدید قلعہ بنا لیا بنیاد و بنات خاصہ دہلی
 (جو حفاظتِ خدا کا مضبوط قلعہ بن گیا) اور دورانِ دل میں یہ بات پوشیدہ تھی کہ بہادروں کے
 ایک دستے کو پہلے مقرر کر کے ملک بدخشاں کو چھوڑوا کر مرزا شہر خ کو بخشیں لیکن اسی عرصے میں حکومت
 پناہ شجاعت دست گاہ عبدالغفار اور بک کے ایلچی بہت سارے تحفوں اور نذرانوں کے ساتھ
 پہلے در پہلے ہمارے دربار میں آئے۔ چونکہ ہماری فہم میں نظر کے مد نظر سوائے محبت و دوستی کے
 اور کچھ نہیں ہے۔ مجبوراً دولت و اقبال کے ساتھ واپس ہو کر دار الخلافہ لاہور میں (جو ہماری سلطنت
 کا مرکز ہے) تشریف لے آئے اور پہاڑی افغانوں کی تنبیہ اور تادیب اس طرح پر کی گئی کہ بہت سے
 ان میں سے قربان دار ہو گئے اور جنہوں نے ہمارے اقبالہ دربار سے سرکشی کی۔ ہزار بار ہماری
 شان و شوکت اور زبردستی کی رسی میں گرفتار ہو گئے کیونکہ ہماری شان و شوکتِ خداوندی کے قہر و
 جلال کا نمونہ یا سایہ ہے) اور چونکہ شاہجی اس علاقے کے انتظام سے مطمئن ہو گیا ہو۔ خداوند عالم نے چاہا
 تو جلدی سے اچھے وقت اور نیک گھڑی میں (کہ وہ نیک گھڑی آسمانی پوشیدہ گوشوں کے واقفکار بنو میوں
 کی چپچپائی ہوئی اور برج فلکی کے ممتاز جوتیشیوں کی چپچپائی ہوئی ہوگی) دار الخلافہ لاہور کو واپس بھیجائیے (یعنی)

الویه سواکب عالی چون اندیشه انتظام بخش جهانیاں بجزید ترقیه و تعمیر صوبه مالوه مصروف
 گشته شاهزاده کامگار بر خود را غرضه ناصیه دولت و اقبال قره باصره عظمت و اجلال
 دره التاج فرخی و فیروزمندی واسطه العقد سعادت مندی و حق پسندی فرزند اجمنده شاهزاده
 سلطان هو سیف سیم لایق آنکه این بنی را عین نزول رحمت الهی محض و درند سعادت ناستانهای آشته
 و فلول از اطاعت و اخلاص ساعی جمیده تقدیم نماید و تازگی خود را مورد عنایت خسر دانی
 گردانند و چون قرب سافت ردی نموده همواره کسان را با عرائض اخلاص فرستاده
 مراکم کجی بتقدیم میرسانیده باشند هرگاه آن زبده ارباب اخلاص را در امرای از امور اعتبار
 بامداد و کمک شود حقیقت احوال مشروط و حاضرین گرامی شاهزاده کامگار رسانند که سفارش
 آن زبده مخلص بخصور اشرف فرموده ایم که آن مخلص هو خواه را از یکجاستان خاص و
 ثابت قدماں شاهراه اخلاص دانسته در همه باب انواع امداد و اعانت نماید درین هنگام
 که نسبت آن عمده ارباب عقیدت باین درگاه نبوی درست شده که با التماس و استدعای
 او بمات دیگران ساخته و پرداخته آید چه جائز می مطالب و مقاصد آن مخلص هو خواه باید
 که هیچ گونه اندیشه بخود نداشته و قرب و جوار شاهزاده جوان نخت از مقدمات دولت رذر
 افزون خود دانسته در مراسم اطاعت اهتمام نموده مشرح خاطره سرود یال باشد و بر پهن شدن
 جیر پوشیده نیست که سلاطین عالم تقدیر که تسخیر عالم و عالمیان پیش نهادیمت و الا نعمت
 ایشان است از حکام دیار و دلات اقطار جز اخلاص و اطاعت مطلوب مقصود نداشته اند و
 دولت مندی که مقتضای دور بینی و کار دانی خود این بنی را منظور داشته در تکیس سبب فی اخلاص و
 عقیدت رسوخ نماید هر آینه تنگ ناموس و مجال خود مانده موجب عز و ترقی گردد و آن عقیدت پناه
 خود از مخلصان قدیم و هو خواهان ستم لا اخلاص است و آنکه دستان مرتبه که اعتقاد الما لک العلی اعناه
 الحکامه الکبری قدوة الخویش العظام عمده الامار الکرام رکن السلطه العلیه مبارز الدین اعظم خان
 بدلاں حدود رفته بود لوازم خدمت از ان خیر اندیش بوجود دنیا بدو واسطه بعضی امور که محتاج

اور جو مکہ شاہی سواروں کے جھنڈوں کی روانگی سے پہلے ہی دنیا والوں کے لئے انتظام بخشنے والا
 شاہی خیال صوبہ مالوہ کے سبائے اور ترقی دینے کی طرف متوجہ ہو چکا ہے۔ اس لئے بلذال اقبال
 برقرار حسین اقبال کی روشنی عظمت و جلال کے خشکی چشم سبار کی اور فتنہ دہی کے تاج کے درشا ہوار
 حق پسندی اور سعادت مند دہی کے ہار بڑے موافق شہزادہ ارجمند سلطان مراد کو اس صوبہ میں بھیجے
 دیتے ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ اس امر کو خاص رحمت خدا کا نازل ہونا اور خدا کا نازل ہونے کا وار د ہونا
 سمجھ کر فرمانبرداری اور دوستی کے اسباب کو پورا کرنے میں کوشش کامل صرف کی جائے اور نہ پورا
 اپنے کو عنایت شاہانہ میں واقع کرے اور جو کہ شہزادے کے دہان پہنچ جائے گا راستہ نزدیک ہو گیا
 اس لئے ہمیشہ لوگوں کو دوستانہ خطوط روانہ کر کے باہمی اتفاق کی رسموں کو پورا کرتے ہیں
 اور تم دوستوں میں سے خاص دوست کو جس دم کسی کام میں مدد و اعانت کی ضرورت واقع
 ہو شہزادے مراد کیندست میں پوری پوری تشریح کے ساتھ اعانت عرض کریں۔ کیونکہ ہمیں ہمتاری
 سفا ریش شہزادے صاحب سے رُود و رُوبذات خاص کی ہے کہ وہ تم کو خاص دوستوں میں سے
 اور راہ محبت پر مشتمل رہنے والوں میں سے جان کر ہر کام میں ہر طرح کی مدد و اعانت کریں۔ اسوقت
 بہار سے دربار میں ہمارا تعلق ایسا رہ گیا ہے کہ تاروی خواہش اور مرضی کے موافق امدادوں کا
 انتظام دہندہ دست کیا جائے۔ بہتار مطلبوں اور مقصدوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ تم کو لازم ہے
 کہ اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ پیدا ہوئے دو۔ اور شہزادے مراد کو قریب ہونے کو اپنے روز
 افزوں اقبال کی ابتدائی صورتیں تصویر کر کے اطاعت کے قاعدوں پر عمل کر کے خوشنود اور سرور ہوم
 اور سامنے دانائوں پر چھپا ہوا نہیں کہ جن عالی رتبہ بادشاہوں کی بلند مہمت کے سامنے دنیا
 بھر کا فتح کرنا مقصود ہے ملکی حاکموں اور اطراف و جوانب کے دایان ملک سے سولے دوستی
 اور اطاعت کے اور کچھ مطلب نہیں رکھتے۔ اور جو بھگوان اپنی درہنی اور تجربہ کاری سے
 اس امر کو مد نظر رکھ کر محبت و اعتقاد کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے تو بیشک ملکی
 عزت و آبرو برقرار رہے کہ ترقی کا سبب ہو۔ اور تم تو خود ہی قدیمی دوستوں میں سے اور دانگی (بقیہ)

شرح نیست بوده نه آنکه در اخلاص آن مایع الاخلاص فتوری رفته باشد و لهذا در بارگاه او
 انواع عنایات فرموده میان عالمیان امتیاز بخشیدیم و از جمله ما هم شاهنشاهی آنکه با آن
 امارت پناه عمده الملک مستشارالدوله متوکل سلطنت قدوه مقربان سرریزیده حرمان سرافراز خیر متوجه
 ارباب علم و حکم مظهر فیض ادنی و افضل اتم جامع کمالات صوری و معنوی ناظم مآثره دینی
 و دنیوی علامتی شیخ ابوالفضل که از دسازان بزم عرفان سرشت ماست نسبت قرابت
 فرمودیم تا چنانچه علامی مشارالیه نقاده نخلصان درگاه هست آن مورحق پسندی نیز مجموع
 باطن و مطلقین خاطر گشته در ملک کمال ارباب اخلاص درآید و همواره او را بنظر محرمیت دیده
 و از بختان محمیم القاب تصور فرموده عنایاتی که در خاطر صلاح اندیش او ظهور نموده باشد
 بنظر رسانیم تا موجب امیدواری عالمیان گشته دستور العمل اخلاص جمیع بزرگ نژادان
 عالم گردد و درینولا محظور خاطر قدسی شده بود که چون آن خیرخواه قدیم مجد و امصدر خدمات
 پسندیده شده از روی اعزاز و اکرام بحضور اقدس طلبیده شمول انواع عنایات ساخته رخصت
 فرمایم تا من بعد هیچ احدی در باره آن فافر اعتقاد مخن ناشائسته بسامع عالی نرساند و بازار
 ارباب غرض کسا پذیرد و اما بواسطه آنکه آن حدود را خالی گذاشتن انصافت بعبی طلب داشتن
 لیسنت نبود و عنان اراده ازین ادبی تخلف ساخته بخاطر اشرف رسید که کسی را باید فرستاد که دیدن
 او حکم دیدن ما داشته باشد تا حقیقت اخلاص عقیدت محمیم آن مصدر ادب خیر اندیشی فهمیده
 بعض اشرف رسانند بر آن افادات و افاضت ماب حکمت و معرفت نصاب جامع المعقول
 و المنقول حاوی الفروع و الاصول عمده نخلصان درگاه زبده مخصوصان بارگاه مقربان الحضرة
 السلطانیة اعتمادالدوله انما قائمه الخاطب بملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی را که در طلب
 عنایت ما تربیت یافته و برگزیده بارگاه والا تجویز دوری او فرموده ایم و روز دانی و نگهانی
 و دور بینی و آدم شناسی و مراتب اخلاص فنی و مدارج اعتقاد شناسی او در حضرت مآخوهر تمام
 دار پیش آن نقاده ارباب اخلاص فرستادیم که صنوف عنایات ما را کماهی خاطر نشان

کچھ اس درجے نہ تھا کہ تم سچے خیر خواہ کی دوستی میں کسی ستم کا فرق پیدا ہو گیا تھا۔ اور اسی لئے
 اس کا لحاظ کہ تمہارے ساتھ طرح طرح کی مہربانیاں ظاہر کر کے دنیا والوں میں درست زیادہ
 عزت بخشی اور شاہانہ عنایتوں میں سے یہ امر بھی ہے کہ اگرچہ عمارت پناہ عمدۃ الملک سنشال الدولہ
 امین سلطنت بخت شاہی کے مقربان درگاہ کا پیشوا۔ دلی بھیدوں کے واقفوں کا خطامہ
 علما اور حکما کا راہبر بکل کنش اور پوری عنایتوں کا جائے فکر۔ ظاہری اور باطنی خوبیوں کو
 جمع رکھنے والا۔ مذہبی اور دنیاوی عمدہ علامتوں کا نظم کرنے والا علامہ شیخ ابو الفضل سے
 (جو ہماری معرفت والی خفیہ مجلس کے دوستوں میں سے ہے) رشتہ داری کے متعلق فرما دیا ہے۔ تاکہ
 جس طرح ابو الفضل ہمارے دربار کے جمیدہ اشخاص میں سے ہے۔ تم خود پسند بھی باطنی اتفاق
 سے مطمئن ہو کر خاص دوستوں کی شمار میں آ جاؤ۔ اور ہمیشہ مکمل عہد دی واقف کاروں کی آنکھ
 سے دیکھ کر اور سچے متفقہ دوستوں میں سے خیال کر کے وہ خاص عنایتیں جو کبھی تمہارے
 اچھے گمان میں بھی گزری ہوں۔ ہم ظاہر کریں تاکہ دنیا بھر کی امید و آرزو کا باعث ہو کر سارے
 جہان کے شرفا کیلئے احد ص کا قاعدہ بن جائے۔ اس وقت قلب شاہی میں گزرا تھا کہ چونکہ تم
 قدیمی خیر خواہ از سر نو پزیریدہ خدمتوں کے ظاہر کرنے والے ہوئے ہو۔ اسلئے بطور عزت و تعظیم
 تم کو بلا کر مختلف عنایتوں میں شامل کر کے واپس رحلت کر دیں تاکہ اس کے بعد آئندہ کوئی
 شخص تم قابل اعتماد شخص کے بارے میں ناشائستہ بات ہمارے گوشہ گزار نہ کرے اور خود غرض
 لوگوں کے خیالات فاسد ہو جائیں (یا ان کا بالاربد بدعت ہو جائے) لیکن اس علاقے کو فانی چھوڑنے
 اور دور کی منزل پر بلائے کے خیال سے مناسب نہ معلوم ہوا۔ اس ارادے کو بدل کر ہمارے
 دل میں آیا کہ کسی آدمی کو روانہ کرنا چاہیے۔ کہ جسکی ملاقات ہماری ملاقات کی برابر ہو تاکہ تم خیر خواہ
 ظاہر کرنے والے کے طور طریقوں کو سمجھ کر تمہارے اعتقاد کی مضبوطی اور سبل ملاپ کی حقیقت کو
 ہمارے سامنے بیان کرے اس خیال سے تاکہ فیض اور فائدہ پہنچائے والے حکمت اور معرفت
 کا پورا حصہ رکھنے والے منقولات اور محقولات (علم فلسفہ و علم شریعت) کو جمع کرنے والے (بقیہ)

ساخته آن خیر خواه سعادت انتخابه را بعلل کل توجهات پادشاهی و سکارم عنایات نامتناهی
 و توفیق نماید و سخنانی که مرکز و خاطر اشرف ارفع است با تمام رساند و در حقیقت عقیده و اخلاص
 و وفای عقیده و اختصاص را در انیر فهمیده بعبارت و ادبش بنحیده بموقف سمع عالی
 معروفی دارد باینکه آن مخلص خیر اندیش سخنان حقایق بیان را چه از انچه در فرمان عنایت
 مشحون شد و چه آن کلمات قدسی سماعت که زبانی با فاضلت تابش را بیدر
 صلوات فرمودیم بسبب دانش اخصا نموده مراتب لطاف خسروانی بمرایج اعطاف خاقانی را بعل
 دور اندیش خود در یافته آنچنان استقامت مخلصانه کارگاهانه نماید که حکام دکن کلم علی الخصوص
 حکومت پناه امارت انبیا به منظور انظار خاقانی مشمول انطاف سیمانی بر بیان نظام الملک که
 مجده و تربیت یافته ای درگاه است لوازم نیکو خدمتی و قوانین حق شناسی بر وجه اتم کامل
 بنظر رسانند و سخنان کوتاه اندیشان را عاقبت میں از جاده انطا و عقیدت انحراف نورد
 چه انمینی باعث اعتبار آن مخلص حقیقت گزین هم موجب اسامی حقایق آن بیخود
 بود و چون مدتی بود که و کلا در انض حکام دکن بدرگاه هیتی پناه رسید بود درین مرتبه بخاطر
 اشرف میر سید که بحکام دکن فرستاده شود لیکن از آنجا که عنایت پادشاهی عام و آن مخلص
 خیر خواه را با آنها ارتباط تمام از اعلا و عنایت بان بود خواه حقیقی دانسته چند از مقر بان درگاه
 را که نمرید عنایت و التفات مخصوص اند همراه افاضلت پناه مذکور فرستادیم باید که در
 سامان و سرانجام آن باعث و نیروی روانه ساختن بدرگاه علی کمال سعی لازم دانند
 بمقتضای ظهور الطاف عالی انظار را فی الضمیر نموده هر مطلبی که باشد بوسیله ان باب
 موی الیه معروف درگاه علی ساز و کار از آنجا که کمال عنایت قدسی سرایت در باب آن
 زبده مخلصان را خواه مرکز باطن اقدس است بهر در معرض قبول انجاء مقرر خواهند بود
 و بموجب و نور عنایت و التفات که آن اخلاص شعار داریم خلعت خاصه و شمشیر صرع و در رساندن
 عراقی و در مبارز یک قطار شتر زولایتی جهت آن مخلص خیر اندیش فرستادیم باید که جمیع و بده

تم اقبال مند خیر خواہ کوثری شاہ نے عنایت کی طرف اور از حد علی انوار شہوں کی طرف المیہ ان والوں کے
اور جو خفیہ باتیں کہ ہمارے نزدیک گوارہ دل میں ہیں، بخوبی بیان کر دے اور ہمارے عقیدے اور محبت
کی پوشیدہ حقیقتوں اور خصوصوں اور مقصدانہ باریکیوں کو عقل کی کسوٹی پر کس کر دیکھنا لیکن ہمارے
گوشتگذار کے رہنا سب سے کہ تم خیر خواہ دوست ہماری سچی باتوں کو خواہ ہمارے عنایت نامے
میں درج ہیں اور خواہ پاک نشانیوں والی باتیں جو کچھ بھی انھیں سے غلویت میں کمدی میں غفلت میں ہوش
کے کانوں سے نہ کرنا ہی ہر باتوں کے رتوں اور سلطانی عنایتوں کے درجوں کو اپنی دیدار نشانی
عقل سے جائز اس طرح پر خالص دوستانہ اور تجربے کا رسمورت نکالو کہ سارے موبہ دکن کے
حاکم خاص کر حکومت کو پناہ دینے سرداری سے واقفیت رکھنے والا اور نظر شاہی میں مستغور ہوئے والا
بادشاہی الطافوں میں شامل ہونے والا۔ برہان نظام الملک (جو از سر نہ ہمارے دور کا پندش
شہ ہے) ابھی خدمتوں کی تیاری اور نہنگ حلالی کے قائلوں کی بخوبی مکمل کر دے اور وہ
نامتابت اندیش جاہلوں کی باتوں پر طاقت اور اعتماد کے راستے سے منحرف نہ ہر ہمارے کیا نصرت
اور تم حقیقت پسند دوست کے اعتبار کا باعث اور موبہ دکن کی معنوں کے اس دان کا باعث
ہو گا اور چونکہ عرصہ ہو گیا تھا کہ دکن کے حاکموں کی درخواستیں اور وکیل ہمارے دربار میں آئے
اب کے ہمارے دل میں بھی آیا کہ کسی کو اس کے پاس دکن روانہ کیا جائے جو کہ شاہی نوکر
عام ہے اور مقرر احکام دکن سے پورا رابطہ مضبوط ہے۔ اس دکان کے عہدے پر دیگر شاہانہ و از شہوں
کے علاوہ ہمارے تہہ کہ چند دربار کے مقرب لوگوں کو شاہی عنایت و مہربانی میں مخصوص ہیں، انھیں کے
ساتھ بھیجے ہیں۔ تم لوگوں کو چاہئے کہ ان لوگوں کے اسباب و سامان کی تیاری میں اور جلد دربار
شاہی کو واپس کر دینے میں پوری پوری کوشش کیا لاؤ اور ہماری شاہانہ عنایت کے موافق ملی
منشا ظاہر کے جو مطلب اور شکل کام پیش ہوا ناصت پناہ یعنی کے ذریعہ ہمارے جناب میں
محض کرو چونکہ قلب شاہی میں بہت ہی پاکیزہ اثر والی و پائی تم خیر خواہ سچے دوست کے بارے میں
پوشیدہ ہے۔ ہمارے تمام مطالب اور شکایات قبول اور تکمیل سے نزدیک ہونے کے بعد

خاطر خود را جمع داشته توجیه باطن اقدس را شامل انتظام احوال و کافل حصول مقاصد امال
 خود دانند و چون بمهواره توجیه عالی در تربیت و ترفیه مستعد آن طوائف انام تطبیقه را بباب علم
 و حکمت مبدل است مردم حکمت و خدایت مآب فضايل کتاب جالینوس الزمانی حکیم مصری
 را که در آن حدود اند چنان کند که با کل بدرگاه معنی رسیده بحکمت مآب اشاریه ملحق شوند و بعضی
 کارها که مشارالیه آنجا را دارد به نیک و جدا نfram باید که از مریضیات خاطر اشرف خواهد بود و پوست
 خاطر ملکوت ناظر را متوجه حصول امانی و امال خود دانسته سید و رعنا یات گوناگون باشند
 فرمان حضرت شاهنشاهی به برلمان نظام الملک مندر نشین احمد نگر
 حکومت و ایالت پناه اخلاص و عقیدت و دستگاه عمده اعظم حکام زبده اما حید انام اسوه
 مخصوصان درگاه نقاد مخلصان خیر خواه منظور انتظار خاقانی شمول الطاف سبحانی
 مبطعنا یات متوالی مطرح توجیهات متعالی کامل الاعتقاد و انرا اعتماد بر بران نظام الملک
 بجلائل مکارم شاهنشاهی و جزایل مرام ظل الهی متفخر و سبای بوده بدانند که چون آن شوکت و دستگاه
 از صدق طویر التجا بدرگاه گیتی پناه که موطن صاحبان ناز و نعم و ثجا مستعدان هفتا قیسم است
 آورده بود بمهواره مرکوز ضمیر العام پذیر سیگشت که ولایت دکن با و نفویض یا بد و ظهور این ارجلیل
 موقوف بسعادت و دقت بود الحمد لله آن طور فتحی که خاطر قدسی نخواست و بخیال دد نمی آمد
 توجیه اقدس صورت یافت و عمده اما حید عظام راجی علی خاں که مکرر ابرفرمان عنایت منشور
 التفات سرافراز گشته بکس خدمت مامور شده بود بوسیله ظهور آن مورد فرید اعتبار و اعزاز
 شاهنشاهی بر بنی نی بخت قدس آن داند و همیشه حضور اشرف را را بخاطر داشته در اظهار آثار اخلاص
 و عقیدت که سر باید دولت دو جهانی و پیرایه ابروی جاودانی است جهد موفوره نماید و درین
 هنگام که اندیشه انتظام بخش جهانیاں بمنزله ترفیه و تعمیر ولایت مالوه صرف شده و شاهزاده
 کارگر بر فور و اعزّه نا صید دولت و اقبال قره با صره عظمت و اجلاله التاج فرخی و غیره وزندی
 واسطه العقد عا دتمندی و حق پسندی فرزندان جمند شاه مراد را بالنصوب سیفر سیتیم

ہماری باطنی توجہ کو اپنی امیدوں اور مقصودوں کے حاصل ہونے کا ذمے دار اور حالات و انتظام
 کی روشنی پر شامل خیال کریں اور جبکہ ہمارا شانہ و سہانہ لوگوں کی مصلحتی اور بہترین پرش
 ہے خاص کر صاحبانِ علوم و فنون کے بارے میں تو علم و فن کے پناہ دینے والی بزرگیوں اور کمالات
 کے حاصل کرنے والے جالیونوس زمانہ حکیم مصری کے بال بچے جو ہمارے علاقے میں ہیں ایسا کریں
 کہ سب دربار میں پھنکراہی حکیم مصری کے ہمراہ ہیں اور جو کاروباروں کے حکیم مصری کے متعلق ہیں
 وہ بخوبی مکمل ہو جائیں۔ کیونکہ ان کی تعمیل ہمارے قلب مبارک کی پسندیدگی کا باعث ہو گئی عالم
 روحانی کے ملاحظہ کرنے والے شاہی دل کو اپنے مقصودوں اور طلبوں کے کامیاب بنانے کی طرف
 متوجہ سمجھ کر ہر قسم کی عنایتوں کے امیدوار ہیں۔ اکبر شاہی حکم نامہ برہان نظام الملک
 احمد نگر کے سند نشین کے نام۔ حکومت و سلطنت کے پناہ دینے والے محبت و پیار پر قابو رکھنے والے
 سب سے عمدہ دنیاوی لوگوں کے خلاصے۔ دربار کے مخصوص سردار خیر خواہ ملازموں سے چیدہ شاہی
 منظور نظر خدائی مہربانیوں میں شامل ہونے والے۔ متواتر عنایتوں میں وارد ہونے کی جگہ۔ خدائے
 بزرگ کی توجہوں کے مقام نظر۔ پورا اعتقاد اور زیادہ مہر و دہرہ رکھنے والے برہان نظام الملک نامی
 (جو شاہی اعلیٰ خدمتوں اور سلطانی اعلیٰ مہربانیوں پر فخر و اتخا رکھنے والا رہا ہے) واقف اور خبردار ہو
 کہ چونکہ تم زبردست طاقت والے بچے ارادے سے ہماری دنیا کو پناہ دینے والی درگاہ میں خواہش و
 آرزو کوئے گمراہی سے بچنا چاہتے ہو۔ جو نافرمانی، واسے لوگوں کا وطن اور ساتوں دنیاؤں کے قابل لوگوں کی
 جائے پناہ ہے۔ اس سے بغیہ جبر رکھنے والے دل میں دیکھنا آتا ہے کہ صوبہ دکن تم کو سونپ دیا
 جائے مگر اس کا بزرگ کا اندر مبارک وقت پر موقوف تھا۔ شکریہ خدا کہ پائے دل جس قسم کی فتح مندی
 چاہتے تھا شہزادہ توجہ نہ ساتھ اس سے بھی بڑھ کر جبکہ کیس کو خیال تک نہ تھا ہر ہوا اور اس کی
 دھڑ سے بڑے سرداروں میں سب سے عمدہ راجہ علی خاں زیادہ اعتبار و عزت سٹھی میں واقع
 ہوا جو اس کام پر لگا یا تھا۔ یہی راجہ علی خاں کئی بار پہنچے ہیں۔ شاہی عنایت نامے اور خوشنودی
 والے فرمان سے معزز رہا ہے (اب جبکہ صوبہ دکن فتح کیسے تم کو دیو یا گیا) تو غلبہ اقبال و تقیہ۔

آزاد و سعادت انکاشته بشوهر عقل و در اندیش در استحکام مہانی ہوا خواہی فراوان
کوشش بکار برد و پیوستہ عرض اخلاص فرستادہ گلشن یکجہتی تازہ دارد کہ ہوشمندی
و حقیقت شناسی جز زمین و حصن حصین ملک و ناموس ست و برابر بابانش و پیش ظاہر
و باہرست کہ سلاطین عالی مقدار کہ تسخیر عالم و عالمیان پیش دیدہ بہت والا دارند از حکام دیار
و ولات اسرار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود نداشته اند چون باطن اقدس
ستوہ از دیاد سعادت آن عزت پناہ است امین الدین را کہ کی از طرازمان خاص و مریدان
با اخلاص ست فرستادیم کہ تنہیت آن فتح گفتہ فرط توجہ اشرف اقدس را مجدداً خاطر نشان
سازد باید کہ گوش بہوش اصفا نماید و انتظام و امتساق آن ولایت را از کمال خردمندی و
حق پسندی چنانچہ در طرازست اقدس با ہمسمیہ است بہ تقدیم رسانند و تو انیس مارا بہ طوریکہ
در مالک محروسہ جاری و ساری ست راجع گردانند و کرنیت سفاران کوتاہ بین را کہ جز
پیش پای نہ بینند و غیر از اخلاص و اخلاص نکوشند در معاشہ و ظل نہدند و رعایت خاندانہای
قدیم و پیش آوردن اصحاب اخلاص کہ بر دست گفتار و در دست کرداری مشہور و
موصوف باشند کوشش نماید و در اعتبار ارباب علم و فضل و اعلا و اہل دانش
و حکمت سعی و سوز بجاء آورد و شمار و زرار در مرضیات الهی معمور داشتہ آنچنان آنگاہ
باشد دست اتوی از صفحا کوتاہ بودہ زیر دستال در مہادامن و اماں مرفہ الحال
و بارغ البانی باشند و چون بشوہ عاطفت بآل عمدہ مخلصان شرف عمدہ و رمی یافتہ
بناظر ملکوت ناظر بقضای شمول رفت کہ احاطہ عموم خلافت دارد رسید کہ فرامین قصاص بریان
نفاخ بتیان بجادل خال و قطب الملک عزایزد باید کہ اگر توفیق رہنمون آنها شود در
یوازم اطاعت بر خلاف سوائف و اہام سلوک نمایند چہ از آل ہتبر کہ عنقریب بتائید دولتا بد
پیوند ما بہم اتفاق نمودہ باعث فتوحات فرنگستان و سارک بنا در شونہ و دور نہراگونہ عنایا
گردانگر بود اسطہ نرد سانی ہم مجرم کو تمہیان کہ بعد سافت را حصین خود خیال کردہ بغفلت

شہزادے کی تشریف آوری کو ذرا وسعت سمجھ کر عقل دور اندیش کے مشورے سے خیر خواہی کی بنیاد کو مضبوط
کرنے کے لئے زیادہ کوشش کام میں لائیں اور ہمیشہ مخصوص عرصیاں بھیج کر گزار دو سستی کو تو تازہ کھیں
فرمانبرداری میں دانا ئی برتنا اور حقیقت اور احسان کو پہچانا ملک اور آبرو کے لئے مضبوط
قلعہ اور بدست تعویذ رہے۔ سیانے اور ہوشیار لوگوں پر ظاہر ہے کہ زبردست بادشاہ جو
دنیا بھر کی فتح کا خیال ہمت بندے کے سامنے رکھتے ہیں۔ شہروں کے حاکموں اور ملکوں کے مالکوں
سے سوائے محبت اور فرمانبرداری کے اور کچھ واسطہ نہیں رکھتے ہیں۔ اور چونکہ شاہان فرانج تم جیسے معزز
کے ساتھ زیادہ اقبال مندی کی طرف متوجہ ہے اس سے امین الدین نامی کو بھیجا ہے جو خاص کر لڑائی
اور کچھ خیر خواہوں میں سے ہے کہ فتح دکن کی مبارکیا دی دیکر ہماری خانہ لا نہ توجہ کوئے سرے سے
مبارکے دل نشیں کر دے۔ چاہئے کہ ہوشیاری کے کالوں سے سنو اور اس صوبہ کا انتظام اور
بند و بست بنائیت دانا ئی اور سچائی سے ادا کرو جس طرح سے ہماری ملازمت سے زیادہ نہیں
سمجھ چکے ہو اور ہمارے ملکی قانون کو جس طرح پر کہ وہ بیاں جاری ہیں وہاں بھی بھیجا ہے
نا سچے مکار طبیعت والے لوگوں کو جو دور کی نہیں سوچتے اور خلل و فساد کے سوا اور کسی طرح کی کوشش
نہیں کرتے کار و بار میں خلل نہ دینے دیں۔ اور میرے گھرانوں کی دیکھ بھال اور سچاؤ کیا کریں
وہ لوگوں کو پاس بلائے کے بارے میں کوشش کریں جو بیچ بولنے اور نیک بختی میں مشہور
و موصوف ہوں اور صاحبان علم و فن کی آبرو و برہانے اور دانشمندیوں اور خرد مندوں کو ترقی
دینے میں از حد کوشش کریں اور رات دن سے دقتوں کو خداوند عالم کو راضا جوئی پر صرف کر سکیں
اس طرح جیتے ہیں کہ کمزوروں پر زبردستوں کا ماتم نہ بڑے تہ اور غریب یا تحت چین جان سے
گواہی میں خوش حال اور بیگم رہیں اور ہر بانی والا حکم نہ تم کو لکھا جا رہا تھا کہ فرشتوں
کی حالت ملاحظہ کر نیوالے دل میں آیا کہ چونکہ ہمارا دل کل مخلوقات کو احاطہ کئے ہوئے ہے
کہ علم خدا کی طرح جاری ہونے والے اور نصیحت کرنے والے فرمان عادل خاں اور قصبہ المملک
خمریہ کے جاس کہ گو مدد خدا ان کا ساتھ دے اور فرمانبرداری کی صورتوں پر پکھلے دونے (بقیہ)

گردانید نیز توفیق ربانی و تائیدات آسمانی در اندک فرصتی تمام ملک آسمان بآن تربیت
 کرده مایلند خواه گرفت باید که عنایات اعلیٰ خاقانی را منظم احوال سعادت اشتغال خود
 داند فرمان حضرت شاهنشاهی و طلب کی از فضلاء شیراز منته شد که از آغاز
 اعتبار صبح اقبال و طلوع نیر اجلال که بعدای جلوس برادرانک سلطنت است تا امر فر که
 عوام سعادت انعام خلافت باریعین پیوسته و در نظر دوزین عنفوان ربیان بهار دولت
 و آهنگار ریحان حدیقه افضاست بکمی بهمت فلکی اعتصام به تکمیل و ترتیب سعقدان هر صنفی
 سیما معترفان بکار علوم و حکم بوده و علی الدوام مستمندان هر فریق در حواشی سریر و الی مطالب
 عالی رسیده کامیاب صورت و معنی اند جبریان حکمت الهی بر آن صورت پذیر گشته که
 چنانچه پادشاهان عظم القدر توجیه عالی باین فرقه گرامی میگمارند همچنین این گروه نیز جوایز
 انسی و در وصول محل عالی که محفوف مفاخر و معالی است میباشند درین هنگام که صیت فضائل
 و کمالات کسی و دهمیه افادت انصاف مرصعی الشامل جامع الکملات چلی بیگ مکرراً
 بسبح اشرف رسیده همانا که حسن و اخلاق ذاتی او بر باطن الامام موطن پرتواند اخته
 توجیه محلی الطلب اشرف ظهور یافت سخن آنکه بقایه الطاف الهی رسالت سکارم
 شاهنشاهی محل امید باین صواب صواب بر بند و برودترین وقتی باستعداد حضور
 فائز السورست سعید گردد و در آمدن و آوردن ارباب استعداد اهتمام بنمایند و
 سعادت نشن فتاحی شیرازی در باب سرانجام راه طم اشرف صادر شده بگونه ظهور خواهد

رسید

برقوت گئے۔ کیونکہ تم نے راستے کی دوری کو اپنے لئے مضبوط قلعہ خیال کر لیا ہے۔ پھر بھی خدا کی مدد اور آسمانی انداز سے مختصرے عرصے میں وہاں کا سارا ملک تمہارے ملک سمیت درجگو ہم نے تربیت کیا ہے، ہمارے متعلق ہو جائے گا۔ اس لئے چاہئے کہ ہماری شاہانہ عنایتوں کو اپنی قبائلیہ حالات پر شامل کریں۔ اکبر شاہی فرمان شیراز کے کسی فاضل کو بلانے کے بارے میں۔ خدا کا شکر و احسان ہے کہ صبح اقبال کے سکھانے والے اور بزرگی کے ستارے کے بچنے کے زمانے سے لیکر (جو تخت نشینی کا ابتدائی وقت ہے) اس وقت تک جبکہ اقبال مند سلطنت کو چالیس برس لگ گیا ہے۔ اور تجربے کاروں کی نظر میں ہماری سلطنت کا یہ زمانہ بہار دولت کا آغاز جو انی ہے۔ بلکہ عنایات خدا کے بارغ کی کھیلوں کے کھٹنے کا وقت ہے۔ ہمیشہ سے ہماری آسمان پر جنگل مارنے والی محبت ہر قسم کے لالیقوں کو کامل بنانے اور تربیت کرنے میں مصروف رہی ہے۔ صاحبان علوم و فنون کے ماہروں کے بارے میں اور ہمیشہ سے ہر قوم کے صاحب کمال تحت شاہی کے آس پاس رکھ کر بلند رتبوں پر پہنچ کر دین و دنیا میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ حکم خدا اس طرح جاری ہوا ہے کہ جس طرح بلند مرتبہ بادشاہ اس معزز فریق کی طرف شاہی توجہ کو مہرٹ کرے ہیں۔ اس طرح یہ گروہ بھی انسانی مقصدوں کے تلاش کرنے والے اور دربار شاہی میں پہنچنے والے ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ انکا دربار بندیوں اور عزتوں کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔ اس وقت جبکہ چلی بیگ کے خدائی اور دنیاوی کمالوں اور خوبیوں کی شہرت کئی بار گوش شاہی میں پہنچی ہے جو خوبیوں میں موصوف اور پندیدہ عادلانہ والا اور کمال کمال کو جمع رکھنے والا ہے (ہیشک اسکی ذاتی خوش اخلاقیوں۔ ہماری غیبی جزیرے کھٹنے والے دل پر روشنی ڈالی ہے۔ اس لئے شاہانہ توجہ اس کے بلانے کی طرف متوجہ ہوئی۔ سبب زیادہ مناسب یہ ہے کہ خدائی عنایتوں کو رہنا بنا کر اور شاہی بزرگیوں کو ہمراہی میں لے کر اس درست راستے کی طرف اسید کے کجاوے کو باندھے (روانہ ہو) اور بہت جلد خوشی گشتہ والی حد طری کی لذت سے اقبال مستی اور قابل لوگوں کے آنے اور لائے کی تیار کی کرے اور نیک طبیعت فطانت کے شیرازی کو جو شاہانہ ملک نامہ راستے کے بند و بست کے لئے صادر کیا گیا ہے اس کا اثر و فائدہ ہو گا۔ (تمام شد)

بقیہ ترجمہ صفحہ وار



بقیہ ترجمہ صفحہ ۳

افلاطون اٹھ گیا۔ اس فضل و کمال کی حد رسد پر پھنسنے والے کے خطوط درکہ وہ خطوط احکام
خدا کی تصویروں کے الہم اور مدایح کمال کے قوانین میں آئیں برتر پڑے تھے۔ میں عبد الصمد ناجی کو
والد کا نام افضل محمد سے اس شاہی طبیعت رکھنے والے ارسطو یعنی ابو الفضل کی نظر میں بھانجے ہوئے
علاوہ و نادوی کا رشتہ رکھتا تھا اور اس کی تربیت و پرورش کی نظر میں منظور شدہ تقابلی شاردھی
تھا اس و نادوی کے گلہ سے کو دجائے میں اپنی سعادت مندی کا اچھا وسیلہ بنا کر اسے جمع کرنے میں
کوشش کی۔ مگر کسی اور اس کی درستی و تہمت کیلئے ہمت باندھی +

میں امید ہے کہ ہمیشہ یہ بارغ عقل کے پورے اور ہم مینائی کے ہوئے انصاف کی دائمی ہماریں
پہل بلا کر سرسبز اور شاہی سے کامیاب ہوں۔ بادشاہ جمال کا خط رجوع پائی میں غور
کرنی والا۔ انصاف کی طرف رغبت کرنی والا۔ بلند مرتبہ آسمان شاہی کا ستارہ +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴

و مانغے از سر نو شکستہ۔ دماغ نے مجدد تراوت پائی۔ محبت کے بارغ سرسبز ہو گئے اور قدیمی رشتے
داری ہری ہو گئی۔ غافل میل ملاپ اور محبت کی نیو مضبوط ہو گئی۔ سچ پر نہایت عینے کی پسندیدہ حالت
جو دراصل روحانی ملاقات اور دلی بات چیت کے برابر ہے۔ پچھلے زمانے کی طرح صاف دل کی
خوشنود کرنیوالی اور شوقین دل کی خوشی ٹرھانے والی ہو گئی۔ جگہ ظہری کلام کرنے اور
کاب بدل بدلا شمار ہو گیا۔ اور بدداری کے خوشنودینے والے قلم سے جو خفاں جناب یہ بات لکھی گئی
تھی کہ صبح کی مینا دو کی مضبوطی میں اور محبت کے چشموں کو صاف کرنے میں دونوں طرف سے تیاری

کی جائے اور کوہ ہند کش بہاری مہماری درسیانی مدرسہ لاسبات نے اس مقام پسندیدگی پر جلوہ
کیا (مکو بھی پسند آئی) ظاہر ہے کہ مورخین نے یا حکیموں نے یا پیغمبروں نے اس بننے اور اُچھلنے
والی اور تعلقات والی دنیا میں میل جول اور محبت و پیار کے سوا +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹

زیادہ ہو۔ واقعی اگر وہ دل کش باتیں جو خط اور ایچی ظاہر کرے ممکن ہو جائیں تو اس سے بہتر کوئی بات
ہے۔ ورنہ کوئی مقام (ملاقات) مقرر کرنا چاہئے تاکہ اس مقررہ جگہ پر دوستی کی محفل آراستہ ہو اور کسی بڑے
اور بچے کے بغیر دین و دنیا کے مقصد اور ظاہری و پوشیدہ مطلب صاف گوئی اور حقیقی بیان
سے روشن ہوں۔ اور یہ بھی ہمارے نو شکذار ہوا ہے کہ کئی طبیعت رکھنے والی ایک جماعت نے ہمارے
حدود و پنجاب میں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۱

اور مرتب نہیں ہوئے ہیں کہ اگر حق تعالیٰ دیر کے لئے یہ مان بھی لیا جائے کہ اگر کوئی امر ناراضگی ہو یا بھی تو اس
سے دوستی کے واسطے پر بیخ و لال کا گرد و غبار نہ چھ جائے۔ اولاد کو سنے باپوں سے ایک نام نہ قسم نہ لاد ہوا
کرتا ہے۔ خاکسار تمہارا بیٹا تو بہت ہی لاڈلا ہے۔ اگر تمہارا اور چچاؤں کے ساتھ بھی ایسی ہی صورت پیدا ہو تو
کیا مصافحہ ہے دلا دلا دنگا گاہ کے دوسرے معنی سخرے کے ہیں۔ جو مناسب مقام میں اس وقت تندر فزندانہ
ہے جو باپ کی رہنا جوئی کو اپنا مقصد بہت بنا کر اس قاعدے کی نگہبانی میں کوشش کرے۔ وہی بڑے
بڑے وعدے و وعید اور بڑے عہد و پیمان جو تجربے کا قاعدہ۔ دل کے ذریعے سے یکے بعد دیگرے مقرر
ہو چکے ہیں۔ ہمارے دل پسند و پس جے ہوئے اور اسلمی قاعدے اور بزرگانہ طریقے میں رگ
دوستی و محبت کے برقرار رکھنے کیلئے دوستانہ طبیعت رکھنے والے عام حق پسند کو لانا عہد و پیمان کا یا اس
آخر محبت کا جو مہماری طرف سے ہمارے دل میں ہے۔ درخوہی کافی کیا +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳

ضرب المثل ہے۔ نہیں گئے تھے، دلی رازوں میں سے تھا۔ کیوں کہ وہاں کے

طرف سے ہمارے فرزند شاہ رخ مرزا کے واقعہ میں تلم محبت سے لکھا ہوا آیا تھا۔ ہمارے منصف
دل کو پسند آیا۔ واقعی شاہ رخ مرزا عقلی اور کم ظرفی اور بد معیتی کی وجہ سے اس قدر لائق
باتوں کے (افغان) کا باعث ہوا تھا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۹

سادات میں سے اور اس شہر کے بڑے پرہیزگاروں میں سے ہیں مقرر کر دیا تھا جو بعض کاموں
کی وجہ سے تاخیر میں پڑا ہوا تھا۔ اس وقت حکمت پناہ حکیم ہام کے ساتھ روانہ کر دیا۔ تحفوں اور
سوغاتوں میں سے کچھ مختار اس بطور نمونہ عمدۃ خواص محمد علی کی سپردگی اور ذمہ داری میں علیحدہ
بھیجا ہے جسکی تفصیل اس کے پاس موجود ہے) مناسب ہے کہ اس حدیث پر دستمالوں
تم آپس میں تحفہ اور سوغاتیں دیتا کہ دوستی زیادہ ہو) عمل کر کے ہمیشہ دونوں طرف سے
خدا و کتابت اور سوغاتوں کی روانگی کا طریقہ جاری رہے۔ شہر فرغانہ سے منسلک اگر سری پرواز
کبوتروں کے بھیجنے اور حبیب کبوتر باز کے آنے سے محبت و پیار کا شاندار تقییر و تغیر پھیلانے
لگا اور ہمارے نفس ناطقہ) میل لاپ اور ایک کی خوشی میں سو گئے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۱

ابھی پیدا ہوئی ہے اور نہ ترک کردہ مسافر کی مانند ہے۔ خوشی و حرمی کا پناہ اور دلگی و خوشدلی
کا سرمایہ ہوا۔ دوستی کی بنیاد سے سے اونچی ہو گئی اور اتفاق کا طریقہ از سر نو بڑھ چڑھ گیا
مشک والے شاہی قلم سے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۳

اکبر سے خدا و کتابت بند کر لی تھی۔ کیونکہ اس نے فرعونی دعوے کی خبر سنی تھی۔ اکبر کے بہت
سے خطوط کے بعد اس نے ایک خط لکھا۔ اور لکھا کہ لڑائیوں کی وجہ سے اور آپ کو خدائی
دعوے کی خبر سنا کر ایسا کیا گیا تھا۔ اکبر اب لکھتا ہے کہ آپ کا یہ عذر ٹھیک ہے تم کا جو اسی طرح
پوشیدگی کے پردے میں چھپا رہا (مطلب یہ کہلا) کیونکہ دشمنوں کے بارے میں آپ کا فکر و تردد

کرنا اور دنیاوی سرکشوں کے ساتھ لڑائی کی تدبیر کرنا خط و کتابت کے نمونے پر کس طرح آباد
۱۲ اور بدذات بد نصیبوں اور مذہب باتیں بنالے والوں نے کچھ ایسے بد قسمتی بائیں (نظم) کچھ
(ایسے بھی ہیں) جنکو اپنی حالت کی بھی خبر نہیں۔ وہ بجائے ہنر کے عیب کو پسند کرتے ہیں۔
دامغ تک پیچھے کا ارادہ کریں تو دھواں بجائیں اور ہوا کی مثال ہو جائیں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

بزرگ طبیعت بادشاہ اور عالی خاندان شہنشاہ عقل کے گوہر شب چراغ کی روشنی سب سے
زیادہ رکھتے ہیں اور بلند اقبال یافتہ ہوں اور بیانے بھانوں میں سب سے زیادہ دانائی
ہو ا کرتی ہے۔ کیونکہ جب (خوشی) پیدا ہوتی ہے تو اس کے کارخانے میں ہر ایک کو ضرورت اور ایسا فیصلے مواقع
عقل و دانش دیا کرتے ہوں گے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

اور ان عقلمندوں کے قریب ہونے اور اعتبار حاصل کرنے کا سبب ہوتی ہے۔ جو بے گروہ کی بدذات
کی وجہ سے گناہی کے گوشوں میں رہنے لگے تھے۔ اور یہ جاہل اپنے کو عالم بتانے والے ذات پرانی
اور عادت کی وجہ سے خود بھی چھپ کر اور راہ راست سے پھر کر نامالقی باتوں کو سنہو کر کے چند بگانی
امیروں کے بھکانے کا سبب۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

بھول جانے کے سوا اور کچھ دھیان میں نہیں آتا۔ اور تم عالی خاندان کی دوستی اور
سے بھی ہمی امید کی جاتی ہے کہ اس کی گستاخی سے چشم پوشی کریں۔ محبت دیہار کی باتوں کے مضبوط
کرنے اور دوستانہ تعلقات کے بچا کرنے کے لئے حکمت و دانش کی بنیاد دینے والے خیر خواہ
میں سے خدمت پرست رکھنے والے تجربے کار رازداروں میں سے حکیم نام نامی۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

اکبر شاہی فرمان شاہ عباس تخت نشین ملک ایران کے نام۔ بڑی بزرگوں کے

6.

درود سے منسلو اگر یہی یاد آ

... کے لئے سے محبت و پیار کا شاندار کھمبہ و پتھر پڑا ہے

۲۷۔ حسن ماطقہ ایل ملاپ اور ایکے کی خوشدیں سوچنے لگا۔

بقية الرحمة

ابھی پیدا ہوئی ہے اور سفر کردہ مسافر کی مانند ہے۔ خوشی و غم می کا پناہ اور دلگی و خوشنودی کا سرمایہ ہوا۔ دوستی کی پینے سے ادبچی ہو گئی اور اتفاق کا طریقہ از سر نو چرچہ چرچہ گیا۔ مشک والے شاہی قلم۔

بقیہ جلد سوم

ابکر سے خدا کو بتا دیا کہ اس نے فرعون کو دعویٰ کی خبر سنی تھی۔ ابکر کے بہت سے خطوط کے بعد اس نے ایک خط لکھا۔ اور لکھا کہ لڑائیوں کی وجہ سے اور آپ کو خدا کی طرف سے خبر کہ ابکر اب لکھتا ہے کہ آپ کا یہ عذر رنگ عجیب قسم کا جو اسی طرح پوشیدگی کے پردے میں چھپا رہا مطلب یہ نکلا کہ ابکر نے دشمنوں کے بارے میں آپ کا فکر ترو ترو

کرنا اور دنیاوی سرکشوں کے ساتھ لڑائی کی تدبیر کرنا خط و کتابت کے کرنے پر کس طرح آباد
۱۲ اور بذاتِ بد نصیبوں اور مذہبِ باتیں بنانے والوں نے کچھ ہیودہ قسم کی باتیں (نظم) کہیں
(ایسے بھی ہیں) جسکو اپنی حالت کی بھی خبر نہیں۔ وہ بجائے ہنر کے عیب کو پسند کرتے ہیں۔ ہنر
دامغ تک پہنچنے کا ارادہ کریں تو دھواں بچائیں اور ہوا کی مثال ہو جائیں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

بزرگِ طبیعت بادشاہ اور عالی خاندان شہنشاہِ عقل کے گوہرِ شبِ چراغ کی روشنی سب سے
زیادہ رکھتے ہیں اور بلند اقبال بادشاہوں اور سیانے تیار و انوں میں سب سے زیادہ دانائی
ہو کرتی ہے۔ کیونکہ جب (فرشتے) پیدائشی کارخانے میں ہر ایک کو ضرورت اور لیاقت کے موافق
عقل و دانش دیا کرتے ہوں گے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۷

اور ان قلعندوں کے قریب ہونے اور اعتبار رکھنا کر کے کا سبب ہوتی ہے۔ جو بے گروہ کی ہڈائی
کی وجہ سے گناہی کے گوشوں میں رہنے لگے تھے۔ اور یہ جاہل اپنے کو عالمِ تبار سے والے ذاتی لڑائی
اور عادت کی وجہ سے خود ہی چھپ کر اور راہِ راست سے پھر کر نکلتے باتوں کو شہو کر کے جذبِ گمانی
امیروں کے بہکانے کا سبب +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۸

بھول جانے کے سوا اور کچھ دھیان میں نہیں آتا۔ اور تم عالی خاندان کی دوستی اور
سے بھی یہی امید کی جاتی ہے کہ اس کی گستاخی سے چشم پوشی کریں۔ محبتِ دیار کی باتوں کے مضبوط
کرنے اور دوستانہ تعلقات کے بچا کرنے کے لئے حکمت و دانش کی پناہ دینے والے خیر خواہ
میں سے خصوصیت رکھنے والے تجربے کار رازداروں میں سے حکیمِ ہام نامی +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۵

اکبر شاہی فرمان شاہ عباس تخت نشین ملک ایران کے نام۔ بڑی بزرگوں والے

اور پاک و صاف تانوں والے۔ خدا سے واسطہ نہ ملنے پر سنا دھوکا کتنی شرمناک اور کتنی اعلیت الہی ہے کہ اگر ساری عقلوں کو نیکے اور دانشوں کی مسلم میں تو اسے ابراہیم کی فوجوں اور علوم کے لشکروں کے ساتھ جمع ہو جائیں تو خدا سے اسکی (تعلیمی) کتاب میں سے ایک حرف کی ذمے داری کو ادا نہیں کر سکتے۔ اور اس کے آفتاب حرکات کو ایک پیکار میں چمکا سکتے۔ اگرچہ نظم تحقیق میں دنیاوی سارے ذرے محض کا ایک چشمہ میں کہ باوجود بے زبان ہونے کے زبان حال سے گویائی کے لئے تیار ہو کر حقیقی کسبے انتہا میں آئے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۷

اور جو کچھ غامضی قلم سے خط و نصیب و دوستی کے لکھتے ہیں تاخیر ہو جانے کے باعث میں لکھ گیا تھا اس نے خوب اپنے موقع پر بندیدگی کا ہر گئی۔ واقعی اندر فی تعلقات یہ چاہتے تھے کہ خط کتابت میں اتنی دیر نہ ہو لیکن آپ نے آنے پہلے والوں سے سن لیا ہو گا کہ کیتے طرے طے کا رد بار اور زبردست لڑائیوں کا بھڑائیوں اس شرکے راجاؤں اور نہایت مستانی صوبوں کے باشندوں کے ساتھ کہیں ملک کو خطوط آسمانی کے نام پہنے والوں نے ساتوں دلیوں کا دو تہائی بڑا ہے، واقعہ ہوش نہیں۔ ایک مدت دراز میں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۵۱

جو قدر ہر قسم کی درجہ زیادہ تھا خصوصیت سے دیدار کیا۔ اور شاعرین مرزا ہمارے ربط و ضبط اور عملی ملاپ کی شوریات کو شک

بقیہ ترجمہ صفحہ ۵۵

تو ہمارے یہ گوش گزرا کیا گیا کہ پہلے زمانے میں جبکہ آپ نے یہاں سے اور بھٹے بالسن شاہ محمد کو اچھی بھیجا تھا تو۔ امر پند خالی دل کی زیادہ مرانی کا باعث ہوا تھا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۵۶

خوش حال اور کھلے دل رکھو عبادت کی رسموں کو پورا کریں اور بنگی خدا کے طریقوں پر چلے

رہیں اور کسی میں بھی دنیا والوں کا ظلم و ستم کا ہاتھ رحمت پر غماخ کو فریبوں اور غیرتوں پر نہ فرستے
پائے۔ اور مخلوق سے جب تک ہو سکے ہم کو اچھا وسیلہ کر دیا کر بہت ساری نعمتوں کے دستہ خزانوں
سے (خدا کی مہربانی سے جن نعمتوں کا بائنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے، لطف و لذت حاصل کرنا اور ان کا
بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۳

اور جیسا کہ حکم دیا گیا تھا کہ جو بعضی عجیب و غریب چیزیں معلوم ہوں اور ان کے خریدنے کے لئے صرف
لوہ پیر ہوئے مقررہ روپے میں سے کچھ روپے ان کی خرید میں اٹھا کر وہ اسے حکم کی پیروی کریں گے
اسی حینال سے اس کی مقدار بھی مقرر نہیں کی گئی۔ اور ہمارے گوش گزار یہ بھی ہو رہے ہیں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۵

مسئلہ ماہد قابلہ کیا ہے۔ ایسا اولاد کرنے والا ملک ہے کہ محبت و پیار کا سلسلہ اور مستانہ قاعدہ میں
ملاپ کا زور و شور۔ انسانیت و الفت کا ٹھاٹھ باٹھ دینا دی جاسماتوں میں اور مختلف قسم کی مخلوقات میں
پیدا کر دیا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۷

بلکہ روشن اور ثابت ہو چکا ہے کہ جیسا کہ جہانی عالم آخرت کے حاضر و غائبی کے مقابلے پر کیا رہا ہے
اور جہان بھر کے سامنے اور ہر شے کے بڑے اس کی ہری حالت غائبی کو کابل کو نیکی کس قدر اعلیٰ کو شے
اور بڑی بڑی خواہشیں اعلیٰ میں لائے ہیں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۷۰

اگر شاہی فرمان سپہ سالار خاندان و لد سیم خاں کے نام۔ حکمت و لطف کے قوت بازو
سلطنت و ملک گیری کے قابل اعتماد شخص۔ قابل صدی اور بنادری کی انگوٹھی کے نیچے جو حقیقت و حقیقت
کے مونی کی اب کتاب۔ بلاد و شہر شہر کی مستی ہوئی تلوار میدان جنگ میں دشمن کو قتل کرنے کے
لئے سامان پر چڑھے ہوئے تیر بزرگی و زبان و شوکت کی آستین پر عزم و نقش و نگار لگنے والے
و اقبال کے تخت پر چڑھنے کی شان والے شاہی عیدوں کو چاہنے والے خدا پرستی اور خیر خواہی

کے انواروں کے جمع کرنے والے۔ دنیا کی فحش کرنوالی لڑائیوں کے مرادوں مقصدوری اور کامیابی کی محفلوں میں آگے بڑھنے والے۔

بقیہ صفحہ ترجمہ ۷۷

طالب نے قراری، سچائی اور درستی کے طریقوں کا عاشق غنچہ ارمغون گردھنے کی صورت کا تھا۔ ہم پرانی اور ہنسنی کے فرش پر باریکیاں پیدا کرنے والا شاہی بھیدوں کی تہ کو پہچاننے والا مزاح سلطان کی حقیقت سے واقف ہونے والا مشکل پسندوں کی گرہ کو کھولنے والا۔ آسمان خیال دل کو چھلانگے والا کچھ بی بیان کرنوالی جماعت کا سردار۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۷۹

سارے تعلقات قطع ہونے والے ہیں اور کل تکلیفیں بھیلنے والے ہیں۔ اگرچہ اس مرنے والے کا خیال ہر وقت فکروں کے سامنے ہے اور اس عالم آخرت کے مسافر کی اچھی عادتیں ہمارے موثر ہیں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۱

میں بالکل یقین ہو گیا۔ خدائے چاہا تو غریب ہی دارالخلافہ شاہی سواری کی خیمہ کا دھوگا۔ جن دنوں میں ہمارا دل پریشان تھا۔ تمہاری درخواست آئی۔ چونکہ اس کی اندرونی توجہ سے محبت و صفائی کی توجہ دینی کی پسند آ رہی تھی اور اس کے مفامین سے وفاداری اور بندگی کی ہوا میں چل رہی تھی۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۳

وہاں ٹھہر کر موقع و کن کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اکبر شاہی فرمان خانخانان سپہ سالار کے نام

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۵

یہ سچے والوں کی بے پردائی پر موجودہ صورت میں یہ راگ گاتی ہے۔ رباعی۔ سورج کہ تیری بخشش مقصد کا پھول پیدا کرتی ہے اور جو تازہ ہنسی سے اچھائی کا پھل دیتی ہے۔ ۲۔ پھل کی طرف دیکھو اور اس طرح ڈالیاں سورج کے چکنے سے تروتازہ فہم بکاتی ہیں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۷ بچے ہوں گے یا نہیں! جتنے کبوتر روانہ کئے تھے سب خیریت سے پہنچے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۹

تھے تم کیونکر نہ سمجھو گے، غاصکروہ بزرگوار نامی تجربے کار کو تر جو عمر سید چٹھوں کی طرح اڑتا ہے تمہاری خدمت میں ایسا بے مثل سلام پیش کرتا ہے جو عاشقوں کے دلوں کو چکا دے۔ بلکہ اسودہ دل فقیروں کو نایح اور کھیل کود میں لگا دے اور عرض کرتا ہے کہ جب دولت و اقبال کے راہ نمائے دلی صفائی اور عقیدے کے خالص ہونے پر صبح کی دعاؤں کی وجہ سے ہمارے حال پر مہربانی کی اور مدد آسانی کی خوش نصیبی سے جہاں پناہ کے خواہی نہ بار میں پہنچا دیا جس حکومت کی نوبت اس نے رکھی اور جس کا حاکم قدر شناس ہے محمد آرزو مند کے دل میں جوانی کی انگلی پیدا کر کے نئی زندگی اور بے حد کامیابی بخشی ہے۔ دربار کے خیر خواہوں سے اور شاہی ملازموں سے یہ التماس ہے

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۱

نامی کو ترکہ جس کے پیچھے عاشقوں کے دل کا دھواں اڑتا ہے اور وہ سبھی گڑیا سبھی چٹے پاؤں والی کو بڑی کہ جس کے پیروں کے گھنگروا (جھانگھن) ایلانی کی یازیب کو یاد دلاتے ہیں۔ اور عاشقوں کے پاؤں میں دیوانگی کی بڑی ہنساتے ہیں بلکہ اسے نامی کو تر خضر فوں کرنے والے ایللی تدبیر والے جو

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۳

سے واقفیت رکھنے والے شاہی پلاٹوٹ مجلس کے دوست مدوستی کے خلوت خانے کے ساتھی دنیا بھر کے فاضلوں میں چھپے ہوئے۔ خاص بزرگوں میں سے چنے ہوئے اپنے زمانے لکھا لکھا حکیم جام نامی شاہی اعلیٰ مہربانیوں سے خوشنود ہو کر در شہنشاہی بڑی عنایتوں سے مضبوط اور مسرور ہو کر واقف ہوئے کہ جس وقت میں آسمان جیسے بلند جھنڈوں کی روانگی در زمین کے تاپنے والے لشکروں کی جولانی کشمیر کے دلنیز صوبے کے پیر و شکار کی طرف ہوتی تھی جو محمد دغا خدا کے نیاز مند کے یعنی بخششوں میں ہے، تو یہ قصہ تھا کہ اس خدا بدار کشمیر کے بات میں (قدرت پروردگار کا مونس ہے) خدا کو یاد کر کے چند سانس لیوے اور چند روز اس سرزمین پر

ماہر انہ پشانی مینو حقیقہ کے مجھے کہ لئے جھکا کر بسر کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۹

بلکہ اب بھی کہتے ہو یعنی اسی پر آمادہ ہو) بیشک دہوں میں بڑ کر غلط خیال سوچکر اپنی سیانی مجھ سے بغیر اپنے بچے وجود دہوں کے پھیلنے پر بیکار ہو کر +

بقیہ صفحہ ۱۰۳

نہ کیا جاسے کہ دنیا میں خدا کی سب سے عمدہ عبادت خلقت کے کار و بار کا پورا کرنا ہے۔ کہ دوستی دشمنی ایسے بابے کا خیال نہ کر کے فراخ پیشانی سے ختم کرے اور فقیروں اور غریبوں کا مسکرا دیا اور گوشہ نشینوں کے ساتھ حتی الامکان نیکی کرے۔ کیونکہ وہ آمد و رفت کا دروازہ بند کر کے زبان سے سوال نہیں کیا کرتے اور خدا کے متلاشی گوشہ نشینوں کی صحبت میں جا کر دعائے خیر طلب ہے

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۰۵

بدگمان میں نہ ہو جاتے۔ کیونکہ نازم کے لئے خوشامد کرنا بھی ضروری ہے۔ اور تباہنگ ہو سکے عبادت خود فرما دینے کی یہ حالات کی پرستش کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۱۱

میں کو کوئی کام کہ طرح کروں۔ بلکہ اس کو بڑی عبادت جا کر اس تشریح کے موافق پوری طرح ادا کرے +

بقیہ صفحہ ۱۱۵

اور منور میں کہ یعنی عید الفطر اور عید الفصحی کو قاعدے کے موافق بجالایا کریں اور نوروز کی رات کو اور شبِ شہ رستا کو چراغ کریں جس طرح شبِ رات میں چراغاں کیا جاتا ہے اور چلتا کی چلتی کو بھی ہو۔ اس رات کو آفتاب بچائیں۔ اور عیدوں کے دن ہر شہر کے سرے پر یا جا بچائیں۔ اور عورت بلا غم و رت گھوڑے پر سوار نہ ہو۔ اور دریا کے کناروں کے نمازیں کے عہدہ ہو اور پانی نہ پیتے کہ جدا گانہ بناتے جائیں۔ اور عورتوں کے گھاٹ علیحدہ مقرر کر دیتے جائیں

ہے۔ کہ اس اعلیٰ عنایت کی قدر اور اس بڑی بخشش کی نیک گزارشی بجا لاکر اسی طرح پر ہمیشہ فرماں بردارانہ شاہی حکموں کو اور شاہی جاری شدہ فرماؤں کی تعمیل میں پوری پوری کوشش اور تباہی ادا کرے۔ تاکہ ہمارا معاملہ ہر روز ترقی کرتا جائے۔ اور واقعی تم جیسے خیر خواہی ظاہر کرنے والوں سے ایسی اعلیٰ خدمات جو تجربے کا خیر خواہوں کے لائق اور حقیقت مند واقف کاروں کے لئے موزوں ہو، ظاہر ہوئی ہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۵

کے کہنے سے امرائے روم کا آزاد ہونا اور اس ملک کے رؤساء کا قید سے چھڑانا۔ بھڑائی آزاد شدہ قیدی امر کی طاقت سے خدوچ کر کے شاہ اسماعیل کا حاکم بننا یا نئی کتابوں سے ظاہر ہے۔ اور ہمارے والد بزرگوار ہایوں بادشاہ کا اظہار صفوی کی مدد سے ہندوستان فتح کرنا سب کے معلوم ہے۔ اس وقت جبکہ ان کو مشکل کا سامنا آ رہا ہو تو شاہانہ سلوک اس امر کا مقتضی ہوا کہ تختہ فوجوں کے علاقہ جات میں آنے جانے سے روک دیا +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۷

اور جو لوگ ہمارے آنے کے منتظر ہیں ان پر بخشش و انعام کے دروازے کھولیں گے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۹

محبت کرنے والے خیر خواہوں میں ہو اور رہا یہ امر کہ جس وقت مالک غلطی کا قوت بازو خلافت کبرائے کا قابل و اہم تاج و تخت بڑے خانخانانوں کا پیشوا امرائے بزرگ ہیں سے عمرہ کن سلطنت عالی مبارک الدین خانخانان اس علاقے میں گیا تھا۔ تم خیر خواہ نے خدمت کے اسباب کو پورا نہ کیا تو بعضی صورتوں کی وجہ سے ایسا ہوا جن کی تشریح کی ضرورت نہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۱

علم فلسفہ اور علم شریعت کے فروغ اور اصول پر مبنی ہونے والے دربار شاہی کا سب سے عمدہ شخص محض سلطانی کا خلاصہ۔ دربار شاہی کا پاس رہنے والا سلطنت شاہی کا بھروسہ والا

ملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی کو (جس نے ہمارے عنایت کے سائے میں پرورش پائی ہے) ہم نے ادرکری موقع پر بھی اپنے دربار سے اس کی دوری کو تجویز نہیں فرمایا۔ فیضی کا بھیدوں سے واقف ہونا اور بات کو جانچنا اور تجربے کا رہنا اور انسان کا ہسپنا اور دوستانہ مرتبوں کا پرکھنا اور احقاقک کے درجوں کا سمجھنا ہمارے سامنے بخوبی روشن ہے۔ مخصوص دوست کے پاس روانہ کیا ہے تاکہ ہماری مختلف مہربانیوں کو بخوبی ذہن نشین کر کے +

بقیہ صفحہ ۱۳۳

اور چونکہ تم اخلاص شعار کے ساتھ زیادہ عنایت و مہربانی رکھتے ہیں اس خیال سے شاہانہ خلعت اور جڑاؤ تلوار اور دو عرقی گھوڑے اور دو سواری کے گھوڑے اور ایک دانتی اونٹ ہمارے لئے بھیجا ہے۔ چاہئے کہ سب طرف سے اپنے دل کو مطمئن کر کے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۵

بلند اقبالی کی وجہ سے اس کی قدر جانو اور ہمیشہ ہم کو یا ہماری حاضری کا خیال ملیں کھلم کھچت و خلوص کی علامتوں کو ظاہر کرنے میں بڑی کوشش کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے میں دنیا و دین کی عزت اور دائمی آبرو ہے۔ اس وقت جبکہ دنیا کا انتظام کرنے والا خیال صوبہ مالوہ کی زیادہ آبادی اور بہتری کی طرف مصروف ہو چکا ہے اور ہم بلند اقبال بر خورداشت زادہ مراد کو در اقبال و دوست والی چٹانی کی روشنی اور زرنگی و عظمت والی آنکھ کی ٹھنڈک اور بہار کی فتحندی کے علاج کا یکتا مری اور حق پسندی اور سعادت مندی کے ہار کا گوہر بزرگ ہے۔ صوبہ دکن کی طرف روانہ کرتے ہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۷

برخلاف عمل کریں۔ تو اس سے اچھی کوئی بات ہو سکتی ہے کہ انہی دونوں میں ہماری مراد برقرار رہنے والی حکمرانی کی مدد سے آپس میں میل ملاپ کر کے یورپ اور کلینڈر گاہوں کے بیچ گزریکا باعث بنیں۔ اگر پہنچنے اور نا بھجوں کے اسکتے ہو جائیں گی وجہ سے لا پرواہی +



فرہنگ الفاظ

موضع لغت کے لفظ کی تحقیق دو صورتوں میں مقرر کی ہے۔ ایک حقیقی۔ دوسری مجازی کسی لفظ کے حقیقی معنی تلاش کرنے میں حقیقت لغوی حقیقت شرعی اور حقیقت عرفی سے بحث کی جاتی ہے۔ اور مجازی معنی دریافت کرنے میں مجاز لغوی مجاز شرعی اور مجاز عرفی عام پر نظر کی جاتی ہے۔ اور یہ کام صاحب لغت کا ہے۔ لہذا اس فرہنگ میں بعض لغت کسی لفظ کی تشریح مقصود نہیں بلکہ صرف وہ معنی سمجھ گئے ہیں جو محاورے کے طور سے مناسب محل و موقع میں کسی لفظ کے مختلف معنی اور اصطلاحات عامہ و خاصہ کے لیے عربی و فارسی الفاظ کی کتابوں سے انشاء مقصد حاصل کیا جائے۔

مقبول

فرهنگ الفاظ

جبرم ۴. جمع اجرام - سورت و جانور متاخره و غیره که بوقت وجود کمال خود را زیر خطرات عالم اجسام گمان - شری که کرده کتاب پاره پاره گردد خزیده ۵. اتم خزیده - درخت کثیر یا رات - بعد از بارش - درخت رکسانه سجده ۶. سجده - سجده اینگاه ۷. جمع که بگردد و در کتاب - کتابی صباح ۸. صبح - صبح خریده ۹. خریده - خریده لرزه ۱۰. لرزه رعنا ۱۱. رعنا - رعنا مشاط ۱۲. مشاط - مشاط	انفس ۱. عالم اروح آفاق ۲. عالم اجسام برف ۳. جسم بدن از عالم شدن - عفت - بر طاعت مفاضا ۴. مفاضا خط ۵. خط چهار باش ۶. چهار باش - مقام تکیه تدن کار نامه ۷. کار نامه - کار معنی تاریخ و جنگ نامه در ستون نامه کتاب عنا بط والا دید عفت - نظر بلند نش ۸. نش - نش در است ۹. در است - در است دست آورده ۱۰. دست آورده - دست دندان شگرت ۱۱. شگرت - شگرت	گونگون ۱. گونگون - گونگون رنگ بزرگ نیایش ۲. نیایش - دعا و شتار کسوت ۳. کسوت - لباس دیو شاک ستایش ۴. ستایش - از صد ستایش سپهر ۵. سپهر - سپهر سفارت ۶. سفارت - سفارت دست بصر ۷. دست بصر - دست خفاشاک ۸. خفاشاک - خفاشاک بشر ۹. بشر - بشر افسر ۱۰. افسر - افسر دشوار ۱۱. دشوار - دشوار زورنگاه ۱۲. زورنگاه - زورنگاه راه نور ۱۳. راه نور - راه نور خامه ۱۴. خامه - خامه علا ۱۵. علا - علا اصف ۱۶. اصف - اصف سپهر ۱۷. سپهر - سپهر
--	--	--

غازی ۶۰ - بسا در جنگجو نمایی	حیث - مکان - در - محاط	نائن کا کام کرنا - دین
مجاہد	فرا ز پیدالی وضع مقام اظہار	بنانا - ادھر ادھر کی
ازبک - قوم ترکمان است -	فہامی ۶۰ - بسیار فہم نہ -	باقی سناتا -
سپہدار ۶۰ - سپہ سالار - حاکم	منہ ۶۰ - چوکی - تخت بقام	و انمودن - ف - نمایاں کرنا
بادشاہ مجسمے وار	نشست - عروص	اظہار -
قدسی اساس ۶۰ - بنیاد با گیری	شہود ۶۰ - عالم انہار	لگا پودن - تگ دیو - ڈور ہوپ
مہدی ۶۰ - چیرے تو پیدا کنندہ	شہادت	کوشش و محنت -
سزد ۶۰ - از ہند رنزدین	لباس - پوشاک	لگا رستن - ف - ہندی لگانا
زیب دنیا -	وزیر پور	سنوارنا -
شیون ۶۰ - سچ شان - حالت	تایدان - ف - روشندان بکھا	عرائس ۶۰ - ح - عروس
وشان - تفرات -	کاخ ۶۰ - محل و خانہ -	جلالت وافر - ع - روشنی یاد
بطون ۶۰ - روح باطن - حاکم	نویادہ - ع - پودا و پوتا -	عنوان ۶۰ - سرنامہ - سرخی
انام ۶۰ - مخلوق - پبلک -	فائرگشتن - ع - کامیاب شدن	نخستین - ف - بن بست ہے
قرباں ۶۰ - مراد غلبہ -	حق پروردہ - ع - اسم فاعل پرورد	بھلا -
صعود علیہ ۶۰ - عالم موجودات	دہیدن - جیتو کردن	معانی سنج - ع - صفائیں
نیرو - ف - طاقت و زور -	حق پسند و حق جو -	کتاب ۶۰ - مختار - قلم - مینی -
فرمانروایان - ع - مراد اماموں	گراہیدن - رغبت کردن	خوانین - معرب - ج - خان چٹان
ادریغیروں سے ہے	خواہش نمودن - عدل	سردار - حاکم
انبیاء ۶۰ - ج - نبی - خبر دہندہ -	پسند	خطب ۶۰ - ح - خطبہ - مراد
پیغمبر	ظہر الی ۶۰ - حکومت سلطنت	مضمون و حفظ -
رسل ۶۰ - رسول الہی و پیغمبر	ظہر الی ۶۰ - حکومت سلطنت	بیاض - کاپی - نوٹ بک

علی بنیا ۶۔ چارے پیغمبر حضرت محمد صلعم	مشاعر ۶۔ جاکے ظہور مقام عبادت سحر	بہشت ۶۔ خوشی و تازگی سر سبزی
صلوٰۃ ۶۔ سلام و دعا۔	ہامون ۶۔ جنگل و صحرا۔	صفوت ۶۔ برتری۔ قابلیت
وحدت الادی ۶۔ وحدت و اتحاد	اہتر ۶۔ راہ ہدایت پر لانا۔	لیاقت
منحرف ۶۔ پیروی ہوئی خیر شمول	ایلاف ۶۔ الفت کردن۔	لوح ۶۔ تختی مواد و خط سہم
شتر کہ منسلک	محمود العافیہ ۶۔ انجام و	دیباچہ ۶۔ اڈیوریل۔ شاد
القیام ۶۔ بندوبست	آرام نیک	آغاز
سلطوت ۶۔ حملہ و زبرد	مسعود العافیہ ۶۔ مبارک	اصطفا ۶۔ پاکیزگی و حمدگی
اساطین ۶۔ ج اسطوازی تون	انجام	و نفاست۔
صورت ۶۔ ظاہر دنیا جہان	خلوت خانہ بقا۔ مراد بہشت	نکار تان ۶۔ ڈرائنگ م
جبروت ۶۔ بزرگ۔ بزرگی	توفیقات سماوی ۶۔ آسمانی	نقاش خانہ۔ مراد بیغ
ریشان جلال	امدادیں۔	ولالہ زار
اسلماک دادون۔ عفت۔	ترا دین نسل و خاندان	شما کم ۶۔ سرج شمیم۔ خوشبو
شمال کروں	فتن ۶۔ سرج فتنہ۔ ف	لطیف ہوا کے تازہ
وحدت قمری ۶۔ عفت۔ اتحاد	پڑ گندگی۔	خلعت ۶۔ دوستی و یگانگت
واجتماع کہ سبب دور	علیا ۶۔ بلند و برتر۔	ولا ۶۔ دوستی و یگانگت
وزیر دینی بود۔	جمہور ۶۔ پبلک۔ عوام و خواہ	رول ۶۔ سرج ناخبر خوشبو
رواں ۶۔ جسم۔ روح و بدن۔	بیض ۶۔ بچائی ہوئی۔ زمین	روحانی عفت۔ انی دین نیت
مراصل ۶۔ ج مرحلہ۔ راستہ۔	غیر مرکب شے علم و معنی	روح یعنی خوشبو
نامسکان ۶۔ ج نامک۔ اہل دنیا	کی تیسری بحر۔	لطیف۔

صنوف ۲۰ ج نصف قسم	رضیه ۶۰ پندیده و خوب	سقوط ۶۰ گشتگی
دنون ۶۰	مکالمه ۶۰ گفتگو کردن میباشد	شقاق ۶۰ ج لایه که بپولاج
مها ۶۰ ج مد گنوار ۵۰	مواغات ۶۰ بجای چاره کرنا	اورواحد و نون ۶۰
ایراز ۶۰ ظاهر نمودن	شما ۶۰ خوشبو خوشبو	حدائق ۶۰ ج حدیقه کیاری
مصادقت ۶۰ دوستی	مچول	بجایی
صادق کردن	توکید ۶۰ مضبوط استقل کرنا	مبای ۶۰ بنای بنیاد
بادی ۶۰ ابتدا کننده	سنا ۶۰ ج نمل چشمه	ج بنی
طو میث ۶۰ مصدر یعنی فصول	تصفیه ۶۰ صاف و پاکیزه	ریاحین ۶۰ ج ریاح بنزد
بجیده ۵۰	کردن	برخا
انگشاف ۶۰ ف مصدر ظاهر شدن	استحسان ۶۰ پندیدگی و	مشام ۶۰ دماغ سفر
سبح ۶۰ راه کشاده	مرغوبیت	انتظام ۶۰ مصدر خوشبو
وادی ۶۰ راه کشاده صحرا	کون و نساد عطف بودن	گرفتق
مراقبت ۶۰ امید رکشاندن	دبانه شدن	ابتسام ۶۰ مصدر سرگرا
رتیب بنده	تود و ۶۰ از واد دوستی کردن	شکفته هونا
مراعات ۶۰ ج رعایت خیال	توافق ۶۰ موافقت کردن	رضارت ۶۰ تردنازگی
سوالف ۶۰ ج سلف نامه	مبسوط ۶۰ آرمیده و منخر	سیر نیری
گزششته	بریر بود ۶۰ بسته و متعلق	صیسی ۶۰ خالص و بگزیده
یادگار ۶۰ مراد فرزند	سبح ۶۰ تیره و پهنه	هونا
استغاث ۶۰ مدد کردن گرفتن	حسنات ۶۰ ج حسنه نیکی	وقاق ۶۰ میل جول
سیر و سیر عصفه و علاقه	مال ۶۰ انجام	افتاق
گریمی سیر کجاست	الوضو ۶۰ ج الف بنزار	سجیه ۶۰ عادت و خدمت

جوار - ۶ - بی سایه - پندوس	طلوع - موقه انظار	استعداد - ۶ - اندر کردن
احباب - ۶ - قدرت - مانا	اکفا - ۶ - کفو - همسر - برابر	پدران - مجازی - عفت - چا
سقرون - ۶ - نزدیک شده	الطباع - ۶ - چینه - جهت	خلو و غیره -
تفویض - ۶ - سپردن - دنیا	استقرار - ۶ - مستقل - بویا	جلال - ۶ - بنیلس - بزرگ
سنبود - ۶ - جند - فوج و لشکر	سائز - ۶ - کل - هر ایک - حقیقت	بزا -
اوباش - ۶ - ویش - حقیر و ذلیل	زالال - ۶ - آب خالص - شیرین	عمود - ۶ - ج - عدد - وعده
ناخیمه - ۶ - علاقه - صوری	صفیح - ۶ - معان - کردن - بگوشن	سنوح - ۶ - سانجه - واقعه
از باره - ۶ - بد بختی و ناسبارگی	دو دو مال - ن - خاندان	شر الفی - ۶ - بجلالیان -
سیاحتی - ن - درسیانی ثالث	مکافات - ۶ - برابر - معارف	مواثیق - ۶ - ج - موثقی - استرا
تشیخ - ۶ - کسولنا - تحقیق - گریا	باوید - ۶ - جنگلی - صحرا	محبوطه -
نهیشت - ۶ - روانگی و کوچ	غزیتها - ۶ - ساسات - بر دین	مره بعدا - ۶ - سیکه - بعد
تراشخا - ن - خامیدن - چینه بان	درگزیر - ۶ - زانیده - شدن - معان	دیجرب -
ژانزه - گفاس - جزو بکواس	کرد با گیا -	مر قسم - ۶ - تنش - گزیده - جها
کرا - بیفانه - کام - کرنا -	ایکا - ۶ - اشاره - کنایه	فتوت - ۶ - محبت - دودستی
ام فاعل - زری - ۶ - بکوی	نقاو - ۶ - خلاصه	عشتر - ۶ - دین - کادوسان
مکس طلیت - ۶ - فضا - ذیل و	مجدد - ۶ - بندگی - و سر بلند	وضع - ۶ - شدن - عفت -
تتمیز - ۶ - چوژا -	اعشال - ۶ - بلند - بن	کفت - ۶ - خا - برهونا -
دست - ۶ - آویز - سخن - ن - گفتاری	صحو - ۶ - سیه - ۶ - هزاره - صد	پدر و و کیدون - بن - وضعت
اتهام - الزام	بدست -	کرنا - دینا - ۶ - اظها -
مطالع - ۶ - ج - مطیع - بایک	در غور - ن - لایق - وقابل	

دو توانا شدن	تلاش - ۶ - ج قلعه - گزده	غور غرض - ۶ - ج غنچه - آکھ کا
احسن وجود - ۶ - ایچی صورتیں	حصینہ - ۶ - شکل و دشوار مقام	اشارہ - نکتے - بایکیاں
عدہ نکل - اسباب نیک	محال - ۶ - ج محل پر گزہ - صوبہ	مکتون - ۶ - پوشیدہ -
مجددہ - ۶ - جدید - تازہ -	تارک - ف - سر - خود	مکامن - ۶ - ج کمنہ - گھات کی جگہ
گلگشت - ف - سیر - سپانا -	اناس - ۶ - ج انس - آدمی	پوشیدگی -
اقتضی - ۶ - بہت دور - اطراف	تباؤن - ۶ - دو چیزوں کا مخالف	از قوتہ بفعل آمدن معظلم
نقد آدم - ۶ - بگردانا - اژدہ نام	ہونا - جدائی -	شدن و عمل کردن
تراکم - ۶ - فراغت کردن - بذر آلودگی	حیطہ - ۶ - احاطہ	نشار - ۶ - عالم - حالت -
گریوہ - ف - ٹیلہ -	بر سخن کی سیدر - مقور اسما	ابلاغ - ۶ - پہنچانا - پیغام
مفاک - ف - گڑھا - نماز	یاسے وحدت - ۶ - جہنم	دیدنا -
ہاٹلہ - ۶ - خوناک	نعم - ۶ - ج نعمت -	لوا مع - ۶ - ج لاسہ - چکارا -
جریدہ - ۶ - دفتر کباب - تن تنہا	دادارن - از کلمہ نسبت نصف کا	روشنی -
مرز - ف - زمین - ملک -	مرآت - ۶ - آئینہ - بشیشہ -	لہذا الحمد - ۶ - شکر خدا -
یوم - وطن - دین - جہنم بھومی	اشترقات - ۶ - ج اشراق	عصفوان - ۶ - سیس بھینگا یا بولی
ناحیت - ۶ - علاقہ - صوبہ	محبوب - ۶ - پوشیدہ - ۵ -	شروع شباب -
خطرہ و تردد جستجو - کوشش	عربک - ۶ - سواری	اورنگ - ف - تخت عدوت
رفاہیت - ۶ - بھلائی - بہتری	استحسان - ۶ - پسندیدگی	عاشق - ۶ - دسواں حصہ -
خیر خواہی -	سہم - ۶ - شریک - ساتھی	قرن - ۶ - سال مدت سی سال
فراگر فتنہ - ف - دریافتہ	عیدیل - ۶ - برابر والا	میاں - ۶ - ج سہند بکرتیں
مطویات - ۶ - ج مطوی	مرکوز - ۶ - پوشیدہ	عہدگیاں -
بیچیدہ - دلی ارادہ	شہامت - ۶ - دلیری جیت	مزلقہ - ۶ - بھسلانے والا -

تادب - ۱. سزا دینا	غاشیه بردوش کشیدن	خوزه - ۱. احاطه و قبضه
بهاشم - ۱. ج. بهیمه چوپایه	ن اطاعت منظور کرنا	لغما - ۱. نغم ج. نعت
سرسریت - ۱. باطن	بدائع - ۱. سخن عجیب و غریب	بسنید - ۱. کنی - پورا
سواد - ۱. میدان بق دوق	سولنج - ۱. ج. سانحه واقعه	استسحا - ۱. طلب سعادت کردن
قوافل - ۱. ج. قافلہ	عقبه - ۱. چوکھٹ - دلمیز	واثر گونی - ۱. ف. بدبختی و برکت
قطر الطریق - ۱. راهزن	ہرم - ۱. گرنا - ویران کرنا	سنا زحمت - ۱. سنا زحمت کردن
شقاوت - ۱. بدبختی دیلاتبالی	مبارز - ۱. جنگ کننده - راکا	مظاہر - ۱. ج. مغر جانی
انخواف - ۱. سرکشی - مغر ہونا	بلاد - ۱. ج. بلد - شہر ملک	عواطف - ۱. ج. عاطفہ ہونا
حبال - ۱. ج. رسی - حلقہ	مسامح - ۱. ج. سہج گوش کان	ایفاریت - ۱. بغیر - اول طرح
افلاس - ۱. ج. فلاحت - بہتری و ترقی	عواطف - ۱. ج. عاطفہ ہونا	مجدد - ۱. ج. نئے سرے
رجا - ۱. ج. رجا کرنا	دغایت - ۱. ج. دغایت	گل زمین - ۱. ع. قطع زمین
راہ گرفتن - ۱. ج. راستہ روکنا	استمال - ۱. ج. متوجہ - بال کرنا	سرمنہر مقام
بادیہ - ۱. صحرا و جنگل	طغیان - ۱. ج. سرکشی - حد بڑھنا	استلذاذ - ۱. لذت گرفتن
یغمارت - ۱. بوٹ - تاراجی	معاودت - ۱. ج. برگشتن - واپس	صدوری و معنوی - ۱. ج. فاعلی
متغارت - ۱. جنگی بجری حصول	ہونا - ۱. ج. ہونا	تغویق - ۱. ج. تاخیر - تاخیر
برگ - ۱. ج. اسباب خانگی	مسلمک - ۱. ج. راستہ - طریقہ	دیکرنا - ۱. ج. دیکرنا
مجاہد - ۱. ج. راہ فرامیں جہاد کرنا	استیصال - ۱. ج. مبراوی	ابتلا - ۱. ج. مصیبت میں مبتلا ہونا
وآر - ۱. ج. باشندہ - ج. دیر	سرکردگی - ۱. ج. نوبی سرداری	احتلا - ۱. ج. تہیہ کی بیماری
زہتا رخااستن - ۱. ج. پندہ	غرہ - ۱. ج. روشنی - سفیدی پاشانی	قرہ - ۱. ج. چنگی چشم
ناگنا - ۱. ج. ناگنا	قرہ - ۱. ج. چنگی چشم	

سلاطین ۲۰۔ نغذہ اور غلامانہ	ایالت ۲۰۔ سرداری و حکومت	اشتبہ ۲۰۔ اسب سفید رنگ
رسل ۲۰۔ رسول پیغمبر	مرتقی ۲۰۔ ترقی کرنے والا۔	تہور ۲۰۔ بے جا دلیری کرنا۔
رسائل ۲۰۔ ج رسالہ مکتوبات	چڑھنے والا۔	اوہم ۲۰۔ اسب سیاہ
تقصیر ۲۰۔ چھوٹی کتاب خط۔	علا ۲۰۔ بندی و بزرگی	ننگ ۲۰۔ نگرچہ
تخصیص ۲۰۔ بظاہر کردن کھانا	عصاؤن ۲۰۔ قوت بازو	لازالہ ۲۰۔ ہمیشہ
ترخیص ۲۰۔ استوار کرنا۔	اعتلا ۲۰۔ بلند شدن۔	دعائم ۲۰۔ ستون۔ ج دعائم
تجھانا ۲۰۔ چھانا۔ چھانا۔	مطرح ۲۰۔ جاک انداخت	منہج ۲۰۔ کسی شے میں سنانا۔
ترصد ۲۰۔ امید کرنا۔ گفت	تیر و نظر۔	تشہید ۲۰۔ کسی بنا کا اٹھانا۔
خلت ۲۰۔ دوستی و چالاکت	اشعہ ۲۰۔ ج شعاع۔ روشنی۔	بلند کرنا۔ استقلال و
مصافات ۲۰۔ باہم دوستی کرنا	بوارق ۲۰۔ بارق۔ روشنی۔	مغبوطی۔
مسائلات ۲۰۔ باہم دوستی کرنا	مجلی ۲۰۔ جلا دینے والا۔	مورشا ۲۰۔ پیدا کرنے والا
مطاوی ۲۰۔ پست۔ ج ادھر	شوارق ۲۰۔ روشنی و نور	بخشندہ
فجادی ۲۰۔ ج غوی مغبون	مشید ۲۰۔ بلند کرنے والا مضبوط	معالجہ ۲۰۔ معالجہ۔ نشان و
انقیہ ۲۰۔ خوب دیکھنے۔	کرنے والا۔	علامت۔
منقبہ ۲۰۔ خط۔	موسس ۲۰۔ اساس اور بنیاد	النس ۲۰۔ غرغریٹن چھڑے
منقبت ۲۰۔ تعریف و توصیف	قام کرنے والا۔	الہامات ۲۰۔ ج انعام۔ خدا
اہت ۲۰۔ بزرگی و سرداری	بنیان ۲۰۔ بنیاد۔ اساس	کی طرف سے جی میں کسی
فارس ۲۰۔ سوار	لبالت ۲۰۔ دلیری و بہادری	خیال کا پیدا ہونا۔
مضمار ۲۰۔ میدان۔ مقام	فاتر ۲۰۔ کامیاب شدہ	حفظ و حفظ۔ سردار لہ
ریاضت اسبان۔	انجم ۲۰۔ ج ہمیت	مواسات ۲۰۔ یاری کردن
	میاہلن ۲۰۔ ج سینہ برکت و سبکی	بال وقت مد کرنا

کما سات ۶۰ ج ماس ۶۰ دو	شمسہ ۶۰ عادت جصلت	راسخ ۶۰ مضبوط
چیز و نکا آپس میں لٹا	قوسحہ ۶۰ مضبوط مستحکم	انتقام ۶۰ نسبت دادن
ترقیہ ۶۰ آسائش دنیا	سجیہ ۶۰ عادت	ارائگ ۶۰ ج اریکہ تخت
ارجینڈن ۶۰ ارزار مصدر	معیندا ۶۰ اسکے ساتھ ہی	چوکی
ارزیدن قابل لائق	مستحکم ۶۰ مستحکم	برایا ۶۰ ج برید مخلوق
مضطوف ۶۰ پھر اہوا پر کشتہ	ضمیمہ ۶۰ شاملہ	ودائع ۶۰ ج ودعت امانت
مستاحال ۶۰ عفت ج منع	لاحقہ ۶۰ موجودہ	صدیت ۶۰ ج بیاز خدا
ناپنے والا حیثیت و سفر کنووالا	فکیف ۶۰ خاص کر کے	بلع ۶۰ زیادہ
ربع مسکوں عفت جھاری	دواعی ۶۰ ج داعیہ اسباب	تشیق ۶۰ انتظام کردن
حصہ آبادی	وخواہش	فسیح ۶۰ رست کشادگی
ہامول ۶۰ میدان و محرا	اعراض ۶۰ چشم پوشی کردن	مقرر ۶۰ جائے قرار قیام گاہ
سواد اعظم عفت اقلیم بزرگ	فود ولد ۶۰ صاحب اولاد	امکنہ ۶۰ ممکنات
چار دانگ ۶۰ چھوٹوں	کمن ۶۰ جادو کا بن	الی لہذا لایام ۶۰ اس زمانہ
میں سے چار حصے	جادو گر	مک انک
دانگ ۶۰ حصہ ششم	ورے ۶۰ مخلوق	جوافر ۶۰ ج حافر سم
کوکتے ہیں پا	بدو ۶۰ شروع و آغاز	خیول ۶۰ ج خیل اسب
دریا کے محیط عفت سمندر	تکونین ۶۰ ایجاد مخلوق	سیوف ۶۰ ج سیف دو
ملہوف ۶۰ مظلوم	شعشعہ ۶۰ روشنی و چمک	دھاری توار
موظور ۶۰ جو کہ خیال	مطمع نظر عفت پیش نظر	خواقین ۶۰ ج حقان
جی میں آئے	ساطع ۶۰ روشن منتور	بادشاہ
استیصال ۶۰ جندی کرنا	مرضیات ۶۰ پرندیدگی	پیر املان ۶۰ ج نگر و انگرود

کتابتیں۔ ۶۔ مکتبہ۔ گرجا۔	ریشحات۔ ۲۔ ج رشح۔ بوند۔	سمیع۔ ۶۔ سنگا۔
معاہدہ۔ ۶۔ معبد عبادتخانہ۔	قطرہ۔	تحف۔ ۶۔ ج تحفہ۔ نذرانہ۔
خدا لائی۔ ۶۔ گرجا ہی و سلاط۔	سحاب۔ ۶۔ بادل۔ ابر۔	لمک۔ ۲۔ ت۔ امداد۔
مشاعر۔ ۶۔ عبادتخانہ۔	مطرات۔ ۶۔ ج مطر باران۔	نہمت۔ ۲۔ قصد و ارادہ۔
ارباب القاسم۔ ۶۔	سینہ۔	صوب۔ ۶۔ طرف۔ صوبہ۔
عاجیان یقین۔	استان۔ ۶۔ احسان مانا۔	غیم۔ ۶۔ جاکے خیمہ زدن۔
المختہ الشہ۔ ۶۔ خدا کا شکر۔	بدر رقمہ۔ ۶۔ راہبر۔ راہنما۔	سراوقات۔ ۶۔ ج سراوق خیمہ۔
احسان۔	زائر۔ ۶۔ زیارت کرینوالا۔ جاتری۔	مضطرب۔ ۶۔ جاکمرب و زدگی۔
تقدس و تعالیٰ۔ ۶۔ پاک۔	حرمین۔ ۶۔ ضیقہ تثنیہ۔ مکہ۔	سعدین۔ ۲۔ صیف تثنیہ۔ دو۔
دوست۔	مدینہ۔	سبارک چیزیں۔
کاش۔ ۶۔ صاحب نشان و علامت۔	عروہ۔ ۶۔ دستہ۔ ہینڈل۔	مجد۔ ۶۔ بزرگی۔ سرداری۔
انضباط۔ ۶۔ قاعدہ مقرر کرنا۔	و تقاو۔ ۶۔ مضبوط۔ مستحکم۔	بہمان۔ ۶۔ قیمت۔
مصدق۔ ۶۔ مطابق۔	سپہ اندامی۔ ۶۔ بیقاعدگی۔	بالمشافہ۔ ۶۔ زبانانی بات۔
تاسیس۔ ۶۔ مضبوط کرنا۔	رشد۔ ۶۔ رشادت۔ قیادت و قابلیت۔	حیت کے طریقہ سے۔
رافت۔ ۶۔ عنایت و بہرہ۔	سیرین۔ ۶۔ روشن و ظاہر۔	لقابت۔ ۶۔ ستودگی۔ تعریف۔
اشاعت۔ ۶۔ پھیلا کر شائع کرنا۔	کان کم میکن۔ ۶۔ نیست و نابود۔	مراثت۔
مبتدول۔ ۶۔ مبرور۔		افاضت۔ ۶۔ فیض پہنچانا۔
حدائق۔ ۶۔ ج حدیقہ۔ کیا تو۔	وفات۔ ۶۔ ج وقع۔ مقابلہ۔	شرف۔ ۶۔ ج شرف خلعت۔
بایعہ۔	انتساب۔ ۶۔ منسوب شدن۔	وپوشاک و علی۔ مرد بزرگ۔
امانی۔ ۶۔ ج امینہ۔ آرزو۔	سیمائے خوشہ نما مکر۔	خاندانی۔
خوبش۔	تعارف۔ ۶۔ واقفیت شناسائی۔	عاطر۔ ۶۔ خوشبودار پاکیزہ۔

اشیل - ۶ - دھانچہ - قالب -	ماحول - ۶ - اہل کر وہ شدہ	ہناؤ - ۶ - ہرید اور تھفہ دو
کالید - جمع - شیخ - جسم	کر زو شدہ -	تخالو - ۶ - تھمہ اور تھفہ لو
تن -	زلزلات - ۶ - سی زلزل - لغزش	اتکات - ۶ - تھمہ فرستان
مرکوزہ - ۶ - گڑا ہوا - پد شیدہ	دخطا -	عشق با ترہ - مراد کبہ ترہ باز
سندہ - محکم - از مصدر کر	اقدام - ۶ - قدم برداشتن	فرعائے - نام ملک است
نوکرارشی -	اعراض - ۶ - جہنم پوشی کردن	در ماحضی النہر -
استیرضا - ۶ - رضائے خدا -	ہمام - ۶ - بزرگ میشوا -	دوی - ۶ - صاب - دلا
مستحسن - ۶ - پسندیدہ - مرغوا	مدحیات - ۶ - رعایت کردہ شدہ	بال - ۶ - دل
مستدعی - ۶ - مستوجب دعا و ع	غفران پناہ - عفت - مرحوم	انتعاش - ۶ - جہنم شدن
انخوا - ۶ - بیکانا - بھرکانا -	دغفور -	حرکت کردن
تسابل - ۶ - سستی کرنا -	رضوان - ۶ - نام باغبان بہشت	اہترار - ۶ - حرکت - فوشی جانو
القاب - ۶ - خدا کی طرف سے ہیں	مابعد - ۶ - جاتے باز گشت -	کچک بھینا -
کسی خیال کا پیدا ہونا -	جاتے پناہ -	اہلجام - ۶ - خوشبو لینا -
اعتصام - ۶ - پناہ بردن و	نضاباب - ۶ - خلاصہ و منتخب	دوا - ۶ - دوستی - اتفاق
دست زدن	اجلہ - ۶ - صیل و برگ ترین	نہو و لعبہ - عفت کھیل کرد
عاطفت - ۶ - رعایت و ہر	التقیاب - ۶ - پرہیز گار ترین مرام	چرخ - ۶ - چکر - حلقہ
رحمل	چینر - ۶ - سلسلہ و عقدہ -	ارباب - ۶ - وجہ - عفت صاحبان
نفقات - ۶ - نفقہ	تراقی - ۶ - تاخیر شدن	حالت - فقر -
دبجوئی -	المیو فوج - مغرب - خونہ	میدار - ۶ - خدا - جاتے ابتدا
لطافت - ۶ - لطیف -	تحویل - ۶ - سپردگی -	احیاء - ۶ - القاتل - جانک
لطف و عنایت -	غرا - ۶ - روشن و منفذ	جلبایب - ۶ - پردہ - نقاب

مجدد ۶۰ - نوراً - آزاد - کیم	تکمال ۶۰ - پوشیدگی	معاذ ۶۰ - آخرت
ضحا کف ۶۰ - ج مصیقت	ترغم ۶۰ - گمان - گستا - قول	استعانت ۶۰ - طلب مدد و عون
سلسل ۶۰ - ج سلسلہ - بزم	فتراک ۶۰ - شکا بند	استمداد ۶۰ - طلب ث - کردن
استقلال ۶۰ - آگاهی عقل	سالوس ۶۰ - مکرو فریب	خوانده ۶۰ - مراد عالم
ظہور دانش	سزاوار ۶۰ - مناسب و لائق	محملات ۶۰ - ج محل - وہ آیات
نجیبہ ۶۰ - مبارک و سعید	تیرین ۶۰ - ج تیشہ - دوستاری	قرانی جہو تشریح کفر و تہو
جولانگاہ ۶۰ - عفت - جہاں گشت	مراد قرآن و حدیث	تخصیص ۶۰ - ج نفس - بہت تفرانی
کو بچہ راہیں	ساحت ۶۰ - میدان	تاویلات ۶۰ - ج تاویل - ظاہر
چتر ۶۰ - اردو - چتری	اعتقاد ۶۰ - قوت بازو	سنی کے خلاف باطنی
گیانی ۶۰ - نذر - ایران کا گائیہ	طل ۶۰ - ج ملت - مذہب	راز و کجوبیان کرنا
فاذان جیس کے جند	خل ۶۰ - خلعت - مذہب نمند	تسویلات ۶۰ - ج تسویل -
کیباد ۶۰ - کیکادس - اور	ابود صرم	آراستی کارہ نمائش وغیرہ
کے ہر اسپ ہوئے ہیں	توقیع ۶۰ - نشان خط - عنوان	مجتہدین ۶۰ - ج مجتہد - گوشش
تارک ۶۰ - سر - پیشانی - بانگ	فرمان	در راہ مذہب -
لورس ۶۰ - لور بادہ - پلو - لور	دقیع ۶۰ - صاحب عزت و قوت	مستیاط ۶۰ - ج مستطاب - بیرون
آذر ۶۰ - ن - مہینہ - سادون -	علیہ ۶۰ - عالیہ - بزرگ و برتر	آوردہ شدہ بچا ہوا تخب
وضوح پوست ۶۰ - عفت	فراخورن ۶۰ - موافق - مطابق	ماخذ ۶۰ - ج ماخذ - بردار مقام
ظاہر شدہ	افادیت ۶۰ - فائدہ دینا	افند
وہیم ۶۰ - نام - باشاہی - بکت	خاتم ۶۰ - انگوشتی - انگشتی	تقصص ۶۰ - ج تلاش - جستجو
خرد ۶۰ - جیس ۶۰ - ن - باریکدیں	معتل ۶۰ - بیکار - بیفائدہ	تصفح ۶۰ - ج صفحہ - کر کے پڑھنا
ہویدا ۶۰ - ظاہر و روشن	معاش ۶۰ - دنیا کی زندگی	قناع ۶۰ - ج قناع - فیہ ۶۰ - ج معاش - پر

ترتیباً شدن - ن - گین	مگر ناری -	همکارا - سوالات مخالف
و بیان کردن	سفید - ۶ - ن - ذیل و حقیر	مستاد اول - ۶ - بلاغ شده
نفوت - ۶ - لغت - و صفت	بے حرفه گوشت - بگواس	بمسطوط - ۶ - کشاده شده
صفت	شرب - ۶ - گھاٹ - چشمه	دبیع و ضمیم -
نیائل - ۶ - ج - نیل - طبعی شریف	عذب - ۶ - شیرین - لذیذ	کسا و بازاری - عفت - بیرونی
و بزرگ	خالقاه - ن - و معمر ساله	تلمیس - ۶ - فریب دہی
منابر - ۶ - ج - منبر - کفر - و سجد	ناقص - ۶ - نکلہ	دہو کے بازی
کا بلند مقام - لکڑی کا ادنیٰ	فرنگ - ن - فرنگستان - یورپ	ترور - ۶ - زور دادن - و
مقام جبار و اعطای نظر ہو کر	شوریدہ نخت - ن - بد انبال	فریب دادن
و اعطای بیان کرتا ہے -	اعلام - ۶ - بلند کردن	بد نفسی - عفت - بذاتی
تباہ - ۶ - ظاہر نمودن	اعلام - ۶ - ج - علم - جھنڈا	زوا یا - ۶ - ن - زاویہ - جھڑ گونا
سر آکر - ۶ - ج - سر بریت - باطن	اتم - ۶ - پوری طرح - بخوبی	محمول - ۶ - گنگائی - گوشه نشینی
پوشیدہ راز	احسن - ۶ - اچھی طرح - بچکن و	سور - ۶ - بدی و بد چینی
وزوہ - ۶ - کٹھورہ - کنارہ	غبی -	بغی - ۶ - بناوت و سر کشی
معالی - ۶ - ج - عالی - بزرگی	خوشی - ن - رشتہ داری	جوہر و ملغ - ن - سر عقل
سہلک - ۶ - مردنا شدہ	مواجید - ۶ - ج - موجد - شفیقہ شد	ادعائے الوہیت - دعوت
حقیقت و معرفت الہیہ	ارباب - ۶ - ج - رب - آدمی	عدائی
بقائے مطلق - عفت - ذات	جد اول - ۶ - ج - جد اول - مطلق	مدید - ۶ - دراز و طویل
باری	معموم - ۶ - ج - موم - دانائی	عنا - ۶ - سختی - بصیرت -
محامد - ۶ - تعریف	مذکات - ۶ - ج - مذکر - کثرت اور	دار البوار - ۶ - مقام ہلاکت -
مستعار - ۶ - مشورہ عام	مکتوبات - ۶ - ج - کون - مخلوق	عقال - ۶ - بری - پچاچی -

اصطفا ۶۰ - پیکیری و شادمان	پیش نگاه ۵۰ -	شاهد ۵۰ - و کجا گیا -
ارتضا ۶۰ - پسندیدگی و عمدگی	متلون ۶۰ - لول - لون	طوط ۶۰ - محاذ کیا گیا -
احتیا ۶۰ - برگزیدگی - تأمین	رنگ رنگ	جائز ۶۰ - مضبوط و متبل
سکاره ۶۰ - مکروہات برائیان	ظلال ۶۰ - در سایه شدن	انتباس ۶۰ - نه و آگهی - کوچ
سکا ۶۰ - چکید - مکروہید	ربوبیت ۶۰ - خدائی -	توالی ۶۰ - پی در پی - برابر
مصون ۶۰ - بجا ہوا -	مستدام ۶۰ - دام رہنے والا -	بمہر ۶۰ - تمہید کیا گیا - وابستہ
مہین ۶۰ - مین نسبتی ہے -	شیق ۶۰ - بہت صورت	مطلب
بزرگ دکان	بتعیت ۶۰ - پیروی کردن	ناموس اکبر عرف احکام الہی
بہال ۶۰ - مانند دشتان - برگزیدہ	مستتر شدال ۶۰ - پنهان کردن	شریعت - مذہب -
گزیدہ ۶۰ - انتخاب پسندیدگی	سد می راہ طلب کر نہانا -	فستق ۶۰ - روی فستق ترازد
اکلیل ۶۰ - تاج -	پہنچار ۶۰ - طریقہ - دھنگ -	بیضا ۶۰ - روشن و سنور
استفہار ۶۰ - پشت پیادہ	مختص ۶۰ - مخصوص آدمی -	تسویات ۶۰ - مع تسویل -
دو دگر	جریدہ ۵۰ - ۶۰ - تن تہا -	آراستگی - ظاہری -
سنگ ۶۰ - خد - لایق و زیبا	معدود ۶۰ - عدد کردہ شدہ	اکا فیریب ۶۰ - سخنان دروغ
گنجی ۶۰ - دنیا - جهان	طاغیہ ۶۰ - سرکشی کردہ -	زردار ۶۰ - زرد و دن - صاف کرنا
جہان ۶۰ - وسیع طویل - بزرگ	مہبط ۶۰ - جائے فرود آمدن	تخریب ۶۰ - ویران کرنا - آہارنا
مستارم ۶۰ - شریف عادات	مہبوط ۶۰ - گرنا -	مراقبہ ۶۰ - نگہبانی کردن -
خبر ۶۰ - مع خبری - کثیر	اقتباس ۶۰ - اف کرنا -	مستعار ۶۰ - آگهی ہوئی شے -
دزیادہ	کرنا بکانا -	اشفاق ۶۰ - مہربانی کرنا -
دو چہ ۶۰ - دخت بزرگ -	مرجوہ ۶۰ - از جا - امید داشتہ	تس کھانا -
آزیز تر از ان - زالی - بنگ	شدہ	نصب المہین ۶۰ - نظر

زرقون - ۶ - مرادگار - چیل باز	متصف - ۶ - موصوف شده	الاهیت - ۶ - ذیل کرنا -
افاضت - ۶ - فیض رسانیدن	میرحاج - ۶ - معن - سردار ج	موشخ - ۶ - آراسته -
نادره کار - ۶ - کار بگریز - پیشه ور	کنندگان -	افترا - ۶ - الزام -
غزابت - ۶ - الزکابین - زلاله -	اوزارات - ۶ - ج اوزار - زلفیه	هستان - ۶ - الزام -
صان - ۶ - حفاظت کننده -	روزیه - ۶ - ممد ابرت -	بنده - ۶ - ج یوقوف - نادان
بازرگان - ۶ - ان جمع کانهین	تسع - ۶ - ۹	صبان - ۶ - ج می بچ
جزو کلمه - ۶ - سوداگر	شامین - ۶ - ۸۰	اصفا - ۶ - سنا
و نام - ۶ - ج ذمیمه - براتی	مایه - ۶ - سو - صد - ۱۰۰	اویمیه - ۶ - دعائیں
حقفا - ۶ - ج حنین - جوندی - حق	کشم - ۶ - پوشیدگی	ماثور - ۶ - وه دما - حضرت رسول
جلت لغاوه - ۶ - خدا کی خیر	کفویت - ۶ - ورستی و سختی	صلوات اولاد - مونس مقول -
اعلی - ۶ -	شحاتت - ۶ - منی - محول -	مفاوضه - ۶ - سپرد کرده شده
مواظیت - ۶ - پیشگی کرنا -	بسترات - ۶ - نیک و پاکیزه	بطمه - ۶ - تپش -
وجوه - ۶ - ج وجه - سبب و باعث	حرماں - ۶ - بنصبی - نا امید	انتقال - ۶ - قتل - مهونا - بدلتا
ادرچره - ۶ - منحه - روبه	قضا - ۶ - بنده - نامذ - حکم خدا - موت	فضا - ۶ - میدان
تسلط - ۶ - غلبه - زیر دستی -	سبلخ - ۶ - رقم - روبه	بیدا - ۶ - میدان - دشت
بقدر میور - ۶ - بقدر میور -	طوبار - ۶ - دفتر - کتاب - خط	اختیار - ۶ - چیز کو بی - کردن
سوانده - ۶ - ج مانده - دسترخوان	قصات - ۶ - ج قاضی	مدبر - ۶ - تدبیر - کنند -
خیر البیاد - ۶ - بهترین - ملک	مصارف - ۶ - اخراجات	دستکاری - ۶ - مدد - سهلا
احسن البقاع - ۶ - عده	بالستر و الکتمان - ۶ - خفیہ	یا کمر دی - ۶ - مدد - سهلا
مقامات -	ادریوش - ۶ - پیده -	مقدّر - ۶ - اندازه - کننده -
متکین - ۶ - تکیه زده -	فجار - ۶ - ناجر - بدکار -	طنطنه - ۶ - شهرت -

اشترارح ۲۰ میل جول -	نشارتین ۲۰ صیغه تشیه - دنیا	کیش ۲۰ مذهب و ملت
استینا کس ۲۰ محبت کرنا	واظرت -	علت غالی ۲۰ عفو - وجه اصلی
مکتوبات ۲۰ کون - مخلوق	مشخص ۲۰ تشخیص و انداز	سبب خاص -
معاششر ۲۰ کرده - معشر	کرده شده	ادیان ۲۰ ج دین - مذہب ملت
اصوب ۲۰ زیادہ - روزی	میرہن ۲۰ روشن کرده شد	مستفید ۲۰ فائدہ حاصل کرنا
سبیل ۲۰ سبیل - راستہ	بدل ۲۰ دلیل آورده شد	تباہین ۲۰ سبابت - اختلاف
مقتیس ۲۰ توکرتہ - روشن	خیرلیہ ۲۰ کثیر و زیادہ	السنہ ۲۰ ج سان - زبان
ولایت ۲۰ محبت و الفت حکومت	مضمحل ۲۰ کمزور	تایم ۲۰ پورا کامل
بختی ۲۰ جلا گرفتہ	سہمک ۲۰ انماک صدقہ	شہر ۲۰ مہینہ
ورایت ۲۰ دانائی عقلمندی	دعشا - سما - در آمدن	بالمشافہ ۲۰ زبانی گفتگو کرنا
عالم ناسوت ۲۰ عفو - دنیا	ازلی ۲۰ پیدائش - قدیمی	درۃ التاج ۲۰ بار کا جزاوتی
عالم لاہوت ۲۰ عفو - عالم خدای	لم نیرلی ۲۰ دائمی	واسطہ القدر ۲۰ بار کا جزاوتی
قباب ۲۰ قہ - گنبد	مشہدنیات ۲۰ ج شہستی	سدلو ۲۰ درستی و قابلیت
محی ۲۰ زندہ کننده	خواہش کننده	شہادت ۲۰ قابلیت دہنر
جوار ۲۰ ہمایہ - پرہوس	سیر - ف - ابتدا و آغاز	قلاویری ۲۰ راجہ و راہنما
احراز ۲۰ جی کردن و حاصل کردن	فاتحہ ۲۰ ابتدا و آغاز	موانیب ۲۰ ج مہبت -
خلف ۲۰ قاتیام - فرزند	تاریب ۲۰ ج مارب بقدر	بخشش و کرم
وظنت ۲۰ ہر شیری و دانای	و مطلب -	نہضت ۲۰ کوچ - روانگی
ذکا ۲۰ تیزی دہن	رلیقہ ۲۰ ری	کل ۲۰ گنج - کوتاہ - ناقص
مجاویہ ۲۰ جواب دادن	تقلید ۲۰ پیروی کمرنا -	ملہم ۲۰ الہام کننده
الہاب ۲۰ ج باب - دروازہ	معارف ۲۰ دوست داشتن	بار یافتہ ۲۰ ملازم و بار

کھا شاو کلا ۶۰۔ دور باد	مصقول ۶۰۔ صقل اور سان	سراسیمہ ۶۰۔ پریشان۔ متعجب
مشیت ۶۰۔ رفتی خدا	لگا ہوا ہتھیار	توزک ۶۰۔ فوج۔ لشکر
مخی قول ۶۰۔ گمراہ	مقدمہ ۶۰۔ اگلا فوجی حصہ	کتنل ۶۰۔ جنگل کا ٹنڈ۔ دیوار محراب
سہیل ۶۰۔ وہ شاہ جوین کی	جیش ۶۰۔ لشکر و فوج	جلیس ۶۰۔ پیشیں۔ ہم صحبت
طرف منسوب ہے۔	محافل ۶۰۔ منغل۔ ہنرمند مجلس	در باغفن ۶۰۔ حان و دیدیا
و المذاکرنا ۶۰۔ حرام زادہ	حر لیں ۶۰۔ ہم پیشہ و ہم صحبت	اختصار ۶۰۔ پوشیدگی
لولیان ۶۰۔ ج لولی۔ ہندی کچی	رحیق ۶۰۔ شراب خالص	مشاکل ۶۰۔ مشکل
گو۔ ن گرٹھا۔	سیت المعمور ۶۰۔ سرائی زکریہ	منقص ۶۰۔ گدلا شراب۔ بد فرو
شہر لویہ ۶۰۔ کنبرا کا مہینہ	خلف الصدق ۶۰۔ پیویشا	مقاطر ۶۰۔ بانی کا پکانیوالا
بادیہ ۶۰۔ طبقہ درنج	اعطافنا ۶۰۔ ج عطف۔	چندداشت ۶۰۔ ن۔ اسید
اشترادہ ۶۰۔ تشرت شدن۔	ہربانی و کرم	آرزو۔
زیادتی۔	قدوہ ۶۰۔ پیشا۔ سردار	درو ۶۰۔ تلخوت۔ گاہ۔ تہ
معسکہ ۶۰۔ جاتے فرد آمدن شکر	برخوردار بن۔ اقبال مند۔	کی شراب
نوجی قیام گاہ	چشم زخم ۶۰۔ ن۔ نظریہ	ہلا بل ۶۰۔ زہر
گرم سیر ۶۰۔ وہ علاقہ جہاں گرمی	ملاعنہ ۶۰۔ ج ملعون۔ لعنتی	حدوث ۶۰۔ واقع ہونا
کا موسم بسر کیا جائے۔	خلال ۶۰۔ ج خلل۔ دہ۔ دین	معراج ۶۰۔ بلندی۔ سیرجی
غواہت ۶۰۔ گمراہی	متوازی ۶۰۔ پوشیدہ۔ حیران	تو وہ ۶۰۔ نصیر۔ انبار
وسے ۶۰۔ ناگہ۔ ۶۰۔ تانج	روس ۶۰۔ ج راس۔ سر	مجاور ۶۰۔ جویب۔ پیردسی۔ دور
فض ۶۰۔ نگینہ	شعاب ۶۰۔ ج شعیب۔ دھڑلہ	کاستولی ۶۰۔ فقیر در گاہ
مسکول ۶۰۔ کھی ہوئی توار	صعاب ۶۰۔ ج صعب۔ دشوار	عالم قدم ۶۰۔ عالم بدی
رح ۶۰۔ تیر	گرانیار ۶۰۔ بوجھل۔ اسباب بوجھ	آخرت

تواضع نامیمه - غصہ - تشوفا کی توہیں -	تلقی - ترقی و بلندی مناسبت - مشورہ فرمان	شیخ - جسم - دباچہ تالم - رنجیدگی
تکوین - عالم ایجاد و مہیا زرق - غریب - دھوکا	تجہیز - سامان مغفل - بیکار - ناکارہ	تلا برو جو دو - عالم ہستی متکفل - ذمے دار
تراویہ - گوشہ - کونا عنا - سختی و ہوا	باحسن شقوق - غصہ بھی صورتوں میں	تسلیم - سپرد کردن صباہرت - صبر کردن
اغصان - چرخ غصہ ہشتی شاخ -	باہرہ - روشن و درخشان مستحج - خوشنود	ناکسہ - سختی و مصیبت تدارک - بدلہ - معاوضہ
نقطہ نقاط بریعی - دہ ذہن جب دن امدات برابر ہو جائیں	آواخر - آخر حوت - بھاگن	تلافی - بدلہ - معاوضہ وفود - رج و فود - گروہ
متضرعان - غصہ - ان عات جمع - عاجزی - دانائی کریا والا	اواصل - ابتدا نراہت - نردمانگی	تدبیر - سوچنا سنوگرخ - پریشان
مواہب - ج - موہبت بخش کرم -	اعتسام - شگفتگی - مسکراہٹ اہتر ازہ - حرکت خوشی	فدح - خوشنود - خوشبودار لایح - ظاہر روشن چکنے والا
بجہ - الام - سحر - شیع خضوع - عاجزی و نزاری موقف کبریا - غف - درگاہ خدا	ابائے علوی - غف پرمان مانی خدا کا مالوں سے ہے	اصفا - برستنا اطفا - آگ کا بجھانا
اصفا - سنا ہدایا - ج - یہ تحفہ	احصاء سفلی - غف زمین کی مائیں - مراد زمین کے طبقوں	لواثر - ج - ناز - نپٹ - آگ اسرع - زود تر بہت جلدی
	انتاق - انتظام ہونا بندوبست کرنا	مرکوز - پوشیدہ استغفا - معافی خواستن
		مستقی - چلنے والا

اصناف ۶۰ ج صنف قسم ضمیمہ ۲۰ شریک و شامل کردہ	لمتکسات ۶۰ ج متکس والتماس	فطانت ۶۰ ج ہوشیاری و دانی خاص
چرخ زدن ۶۰ ف۔ تلابانی کھانا۔	قائد ۶۰ ج دار فوج جرنیل	ایاب ۶۰ ج بازگشتن تفقدات ۶۰ ج نفقہ
شاخ در شاخ ۶۰ ج زنگ رنگ۔	رفروایما ۶۰ ج اشار و کنایہ ابراز ۶۰ ج ظاہر کرنا۔	نہربانی و عنایت سند ظہر ۶۰ جات اظہار مستبشر ۶۰ جات بشارت دخوش خبری۔
المنساب ۶۰ ج نسبت خاندان و رشتہ	تلمانی ۶۰ ج بدلہ معاوضہ مورت ۶۰ ج پیدا کرنے والے باعث و سبب	مواکب ۶۰ ج موکب و بکر فوج میلو ۶۰ ج پیر شدہ بھرا ہوا۔ مشحون ۶۰ ج شامل شدہ۔
قل علی ۶۰ ج کبوتر باز کا نام تھا۔	انشریح ۶۰ ج دل کا خوش ہونا ارتیاح ۶۰ ج راحت و خوشی عبثت ۶۰ ج گزریا کھلونا۔	شواہخ ۶۰ ج شاخہ بلندی و چوٹی کھرن ۶۰ ج میاں کوه۔
اند جان ۶۰ ج شہر کا نام ہے جو ترکستان میں ہے	زیر ۶۰ ج نہر و ظنحال ۶۰ ج جھانچمن نبا کر ۶۰ ج نمیرہ پونا۔	میلو ۶۰ ج پیر شدہ بھرا ہوا۔ مشحون ۶۰ ج شامل شدہ۔ شواہخ ۶۰ ج شاخہ بلندی و چوٹی کھرن ۶۰ ج میاں کوه۔
حمائمہ ۶۰ ج کتوبری برنا ۶۰ ج جوان خوشم پرویں ۶۰ ج زیارت و مراد ہے۔	عشائیر ۶۰ ج عشیرہ و کنبہ اصالت ۶۰ ج شرافت خاندان بنات النعش ۶۰ ج ستار دل کی چو کڑی مراد پریشان۔	میلو ۶۰ ج پیر شدہ بھرا ہوا۔ مشحون ۶۰ ج شامل شدہ۔ شواہخ ۶۰ ج شاخہ بلندی و چوٹی کھرن ۶۰ ج میاں کوه۔
گوہر وں ۶۰ ج بہت قیمتی اولی الجحہ ۶۰ ج باز و لالا معلق زدن ۶۰ ج لوتھی کھانا۔ تلابانی کھانا۔	مہمان ٹوٹن ۶۰ ج پیدا ہونے والے بچے سے مراد ہے۔	میلو ۶۰ ج پیر شدہ بھرا ہوا۔ مشحون ۶۰ ج شامل شدہ۔ شواہخ ۶۰ ج شاخہ بلندی و چوٹی کھرن ۶۰ ج میاں کوه۔
ایجاب ۶۰ ج قبولنا۔		میلو ۶۰ ج پیر شدہ بھرا ہوا۔ مشحون ۶۰ ج شامل شدہ۔ شواہخ ۶۰ ج شاخہ بلندی و چوٹی کھرن ۶۰ ج میاں کوه۔

<p>میتہ ۶۰ بنیاد پر شرت مرواف ۶۰ ماہ شسی کی ساتویں تاریخ ماہ و تاریخ الہی - مراد جلوس اکبری سے ہے ہم نفس - عفت - ہم کلام - دوست مستشار ۶۰ مشورہ خواستہ شدہ جس سے مشورہ کیا جائے موتمن ۶۰ امانت دار اسہال ۶۰ دستوں کا آنا ارتحال ۶۰ کوچ کرنا - روانگی بیگل عنصری - عفت - بیگل بانی لطائف ۶۰ خوبیاں - اوصاف نفس الامری ۶۰ اصل حقیقت فروردین - ف - شسی مہینہ کی علامہ زمان - عفت - بسیار دانیدہ زمانہ ہمامہ دوراں - عفت - بسیار دو انشہ زمانہ حکماء کے شاہین - عفت</p>	<p>وہ حکیم جنہوں نے کوشش و محنت سے علم عقیل کیا تبصرہ ۶۰ روشنی ڈالی ہوئی شے - مطالعہ کردہ مضمون متبحرین ۶۰ ج - متبحر - عالم کامل کشف ۶۰ کھولنے والا معارف ۶۰ ج - عقد - گرہ - شکل دشواری عرصہ ۶۰ قوت - بازو قدسی مناظر - عفت - جاکر غور مشیت ۶۰ ارادہ خدائی ارتضا ۶۰ راضی ہونا اصطبار ۶۰ صبر کرنا استقام ۶۰ سبک سود کا جو سنا کوکھتا ش ۶۰ ن - دودھ شریک بھائی دریائے خونخوار سے مراد رام دشوار و خطرناک مستحسن الخدمہ ۶۰ عمدہ کارندہ</p>	<p>ثوابات ۶۰ ثواب آخرت خسران ۶۰ نقصان - ثواب واسمہ ۶۰ خیالات فاسدہ حمل ۶۰ گردش گنتی کشف ۶۰ پناہ گاہ عقلاً ۶۰ بخیال عقل و دانائی نقل ۶۰ بخیال مذہب و شریعت خاطر خواستہ - ن - دیکھو کرنا - مرضی پر چلنا طواف ۶۰ گرد دھیرنا طغیان ۶۰ حد سے بڑھنا نیچی ۶۰ دانی - دانی امان مرکوز ۶۰ سکایا ہوا وہاں ۶۰ رنج و مصیبت نکلان ۶۰ عذاب و تکلیف دستور العمل ۶۰ قاعدہ دل - جذبات عمال ۶۰ ج - عامل - کارندہ - نوکر مقصد ہی ۶۰ تنظیم و قیام دار نویسیان ۶۰ ج - نوین - بعضی شاہکار درشتے واران - دوشاہ</p>
--	---	--

نیجیات ۲۔ نجات دینے والی چیزیں۔ نام کتاب۔	کبریت ۲۔ گندھک۔	قیام ۲۔ مراد جمع کرنا۔
مملکات ۲۔ ہلاک کرنے والی چیزیں۔ نام کتاب۔	انجمن ۲۔ سرخ۔ لال۔	تحویل ۲۔ آفتاب کا ایک برج سے دوسرے برج میں۔
تسویلات ۲۔ سوج تسویل۔ دھوکا دہی کے لیے کسی چیز کا سنوارنا۔	مفتری ۲۔ فتنہ پرداز۔	جائے کا وقت۔
ارباب ترویر عفو۔ دہوکے باز آدمی۔	صیحت ۲۔ خاموشی۔	جمہور۔ ف۔ پبلک۔
خدا ع ۲۔ فریب۔	مہم ۲۔ تہمت لگایا گیا۔	ترسیج ۲۔ رواج دینا۔
محجرو ۲۔ آزاد۔	اجلاف ۲۔ جلف۔ رزول کہینہ۔	روستایا نہ۔ اے حرف نسبت۔
اعمال غرض ۲۔ چشم پوشی۔	استحالت ۲۔ دھوئی طرفدار۔	۲۔ زمیندارانہ۔
مسترد ۲۔ سرکش۔	تقاویٰ ۲۔ پیشگی زراعت کے لئے روپیہ دینا۔	اقصال ۲۔ ٹکانا۔ فریب کرنا۔ مراد سبانا۔
تباہین ۲۔ اختلاف۔	مشکفل ۲۔ ذمے دار۔	صوابدید عرف مشورہ۔ صلاح۔
ازہم گزاشتہ ۲۔ فضل کرن۔	فرا ترک شدن ۲۔ آگے بڑھنا۔	اعلام ۲۔ خبر داری۔
احترار ۲۔ بچنا۔ دور رہنا۔	شدید العداوت ۲۔ بھت دشمنی کرنے والا۔	مشتتری ۲۔ خریدار۔
فراخوڑ ۲۔ مطابق۔ موافق۔	گرما ہونے۔ ف۔ سرخ ہو جانا۔	بالع ۲۔ بچنے والا۔
زعم ۲۔ گمان۔ و خیال۔	خرخشہ ۲۔ بیجا بھل کام اور لالی۔	مستونی ۲۔ مردہ۔ فوت شدہ۔
احیاناً ۲۔ اتفاقاً۔	نہل ۲۔ بیہودگی۔	دخل ۲۔ آمدنی۔
مستقیم ۲۔ سنے والا۔	معزول ۲۔ برہاست کرنا۔	خرچ ۲۔ خرچ کرنا۔ اٹھانا۔
بلیہ ۲۔ مصیبت۔	یراق ۲۔ گھوڑے کا سامان۔	مرور ۲۔ گزرتا۔ مراد گزرائی۔
	مشغوف ۲۔ فریفتہ۔ عاشق۔	فروریں ۲۔ ف۔ شمس مہینہ کا پہلا مہینہ۔ میسا کہ اور ایک تاریخ ہر مہینے کی۔
	طرح اقامت ۲۔ عفو۔ عینہ۔	

شرف ۶۰ - سارے کاسی برج میں ہونا -	رتق و تنق ۶۰ - بستن و کشان انتظام -	ششتمہ ۶۰ - چکر و ناموس اکبر ۶۰ - مراد لیت
اردے بہشت ۶۰ - جیتہ تیسری تاریخ ہر مہینے کی	جہیز ۶۰ - جوڑنا - مراد امداد سے ہے -	رقا لون پیر و زور ۶۰ - قاہر ہونا -
حرز او ف ۶۰ - اساتذہ ۶۰ - تاریخ تیرن ۶۰ - سادون ۱۳ - تاریخ -	مشکسراں ۶۰ - عصفج شکس عاجزہ مطبوع -	حکمت بالغہ ۶۰ - حکمت کی تعبیہ ۶۰ - پوشیدگی
مرد او ف ۶۰ - بجاووں - ۶۰ - تاریخ شہر یورن ۶۰ - کنوار ۶۰ - تاریخ	عکس و قلم ۶۰ - خوراک نگاہن و تایینا ۶۰ - عصفج تاہین تاہد	مدن ۶۰ - شہر و مدینہ مسافر ۶۰ - مسافر
مہرن ۶۰ - کایک ۶۰ - تاریخ آبان ۶۰ - ف ۶۰ - آگن ۶۰ - تاریخ	تجار و بجاوے ۶۰ - مہنی جلدی خورا و وقت بیوتقت	کاسب ۶۰ - پیسہ و ہمارس ۶۰ - نگہ بان و می ذوق
آذر ف ۶۰ - پوس ۶۰ - تاریخ وس ۶۰ - ن ۶۰ - مانگہ	شائیمہ ۶۰ - ملاوٹ - نفاذ ۶۰ - جاری ہونا	چار سو ۶۰ - چوک چورام منقوم ۶۰ - قیمت کنندہ
بہمن ۶۰ - ف ۶۰ - بچگن ۶۰ - تاریخ اسفند یار ۶۰ - فیت ۶۰ - تاریخ	استصواب ۶۰ - بشورہ لین مشک ۶۰ - پشال شدہ و البتہ	محمد ۶۰ - حج بیت خوبی و حسن ذما کلم ۶۰ - حج ذمیمہ برائی و عیب
محک ۶۰ - کسوفی استدامت ۶۰ - پیشگی	منہجم ۶۰ - جاری پانی ۶۰ - اشکال تواقب ۶۰ - حج ثواب بعضی	افشارت ۶۰ - روشنی چنگا منہل ۶۰ - چشمہ
اقطار ۶۰ - ج ۶۰ - قطر کنارہ سامیہ ۶۰ - بندہ	چکنے والا امضا ۶۰ - جاری ہونا	توسعہ ۶۰ - فراخ کردن تکلمہ ۶۰ - کامل کردن
ارتقا ۶۰ - بندہ ی حسن اعتقاد ۶۰ - بندہ ی جستن	اضطرار ۶۰ - گھبر و جھت زکوٰۃ ۶۰ - جنگی محصول	سرکار ۶۰ - حج کرمت جہاز ۶۰ - مضبوط و مستقل
تقویٰ ۶۰ - پردگی	سایح ۶۰ - با تونیا	ایراد ۶۰ - وار کیا آنا - نا

جنوبیہ ۶۰۔ ج حب وانبیہ	ہموج مقاطع مراد بالمقطع	انتظار
کریاس ۶۰۔ ج ثبات۔ بورا	مطلع ۶۰۔ اطاعت کردہ شدہ	ولایت ۶۰۔ ج والی حاکم و سردار
چرمینہ ۶۰۔ ج حرس والا۔	آلات ۶۰۔ ج الفنا۔ ہزار	مستمر الاخلاص ۶۰۔ دانی
مسینہ ۶۰۔ ج تائب والا۔	وافر ۶۰۔ زیادہ	محبت کرنیوالا۔
میمہ ۶۰۔ ایندمن۔	دول ۶۰۔ ج دولت۔ ایمر	فقور ۶۰۔ کمی دستی۔
متمم ۶۰۔ اسباب و سامان۔	اضعاف ۶۰۔ ج ضعف۔ و چند	کافل ۶۰۔ ضامن۔
اسلمہ ۶۰۔ ہتھیار۔	دگنا	سیما ۶۰۔ خاصکر۔ بالخصوص
قناس ۶۰۔ ج غنیمت و ریشی۔	فخیم ۶۰۔ بزرگ و قابل فخر	اماجد ۶۰۔ ج امجد۔ بزرگ تر
اسباب خانہ جو ہر وصف	مستحسن ۶۰۔ پسندیدہ	اسودہ ۶۰۔ پیشوا۔ سردار
ادوات ۶۰۔ ج ادات سامان یا	اتصال ۶۰۔ فرمان پریرتن	ملجا ۶۰۔ جائ پناہ
مقات۔ محصول بحری۔	قطانت ۶۰۔ تیزی دہن	تہنیت ۶۰۔ مبارکباد
بانج ۶۰۔ محصول زمین۔	طلایہ ۶۰۔ نگینان فوج۔ بکت	مجدد ۶۰۔ نئے سرے
زکوة ۶۰۔ چکی۔	صاحبقران ۶۰۔ ایمر تیمور	ساری ۶۰۔ شائع۔ جاری
مردوع القلم۔ غیر حساب	استطلاق ۶۰۔ پتکابل چلاؤ	کر نیت ۶۰۔ ن سکاری
نظادل ۶۰۔ ظلم۔ پاپ	متر اکسہ ۶۰۔ درہم شدہ۔	ہماؤ ۶۰۔ ج حمد۔ گنوارہ
مق ۶۰۔ پردہ	ید طولی ۶۰۔ عفت۔ شش کان۔	بلکوت ۶۰۔ بادشاہی۔ خدائی
عمال ۶۰۔ ج عامل۔ کارندہ	اقصا ۶۰۔ بہت دور۔ اطراف۔	غلبہ عالم ارواح۔ فرشتہ۔
اصار ۶۰۔ ج مصر شہر و ملک	زواہا ۶۰۔ ج راویہ۔ گوشہ	سوا الفضا ۶۰۔ ج ساقہ گزشتہ
خالصہ ۶۰۔ بادشاہی۔	انتہاس ۶۰۔ حرکت کردن	بنادر ۶۰۔ ج بندر۔ بندرگاہ
مضاطعان ۶۰۔ عفت۔ دھنچ	الوسیہ ۶۰۔ ج لوا۔ جھنڈا	عشقوال ۶۰۔ شروع عزت مند
کسی کے محصول کا ذمے دار	ترقیمہ ۶۰۔ از ترتیب۔ امید کھنا	لونجانی۔

ریحان ۶۰۔ جوانی۔

اعوام ۶۰۔ چ عام۔ سال و برس

اتہنزار ۶۰۔ خوشی سے حرکت کرنا۔ سرسبز ہونا

اربیں ۶۰۔ چالیس

حدیقہ ۶۰۔ کیاری

افضال ۶۰۔ چ فضل۔ بزرگی و عنایت

اعتصام ۶۰۔ دست زدن

علی الدوام ۶۰۔ دائمی طور پر

حواشی ۶۰۔ چ حاشیہ۔ گرداگرد

مستقر ۶۰۔ قبول کردن

مرضی الشامل ۶۰۔ حقیقت ہائے پسندیدہ

قائد ۶۰۔ پیش کنندہ۔ افسر فوج۔

ساکن ۶۰۔ پس کنندہ۔ وہ فوجی افسر جو فوج

کے پیچھے کی نگرانی کرے

نالقص السرور ۶۰۔ خوشی پر کامیاب ہو کر

محرمیت ۶۰۔ رازداری

کساد ۶۰۔ کموٹ۔ نقصان۔ بے رفتی۔

مومی الیہ ۶۰۔ اشارہ کردہ شدہ

انجام ۶۰۔ پورا کرنا۔

ابوالفیض فیضی فیاضی

یہ شیخ مبارک کے فرزند اور ابوالفضل کے بڑے بھائی تھے۔ ان کے سلسلہ نسب کا یہ تہ ملتا ہے

کہ شیخ مولے پانچویں پشت میں ان کے دادا تھے علاقہ سیستان میں جا بے تھے۔ دسویں صدی

کے شروع میں ان کے دادا شیخ خضر کو آرزو ہوئی کہ ہندوستانی اولیا کو دیکھیں۔ چنانچہ رشتہ داروں

سمیت ناگور علاقہ جمیر میں پہنچے۔ یہاں اسی میں شیخ مبارک پیدا ہوئے۔ اور بہت جلد علم

معتقول و منقول میں بہرہ کامل حاصل کیا۔ اور ہنگامہ میں دوبارہ تعلیم حاصل کی۔ اور تحصیل علم کا شوق بڑھ گیا

ہوا تو گجرات پہنچے۔ اور آخر کار آگرے میں آکر سکونت اختیار کی۔ شیخ مبارک کے بڑے فرزند تھے اور

چار فرزند تھے جن کے نام یہ ہیں۔ ابوالفضل فیضی فیاضی۔ دوم ابوالفضل۔ سوم ابوالبرکات۔ و

ابوالخیر (ابوالکلام)۔ ابوالقرب (ابوالحسن)۔ ابوالبرکات۔ ابوالبرکات۔ ابوالبرکات۔ ابوالبرکات۔ ابوالبرکات۔

زاوے تھے۔

فنی ۹۵۴ء میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے اور بیت جلد عالم دین کا سرمایہ والد سے تحصیل کیا اور علوم عقلی و نقلی جو ایشیا میں مروج تھے سب میں بہرہ کامل حاصل کیا۔ مگر فن شعر میں جو کمال دکھایا وہ ثابت کرتا ہے کہ فیضی کا دل و دماغ فیضان قدرت سے شاداب تھا۔ حکیم بھی تھا۔ اور طبیب بھی۔ مگر والد کا ابتدائی زمانہ اور فیضی کا پچھن عسرت میں بسر ہوا تھا کہ ۹۵۷ء میں کسی تقریب پر دربار اکبری میں ذکر ہوا، اکبر جو کمال کا جوہری تھا۔ بیقرار ہو گیا اور فوراً طلب کیا اس نے رستم میں قصیدہ کہا جس کے تقریباً دو سو شعر ہیں اور ہر شعر میں فلسفہ حکمت اور مناسب حال مضامین موجود ہیں۔ مطلع یہ ہے۔

سحر نوید رسائی قاصد سلیمانی

رسید ہجو سعادت کشا و پیشانی

چنانچہ دربار میں جاکر پڑھا۔ اکبر بہت خوش ہوا اور ملک الشعر از کا خطاب دیا۔ یہ بلند مرتبہ قلا سقر جلد صاحب ہو کر شاہنشاہوں کا آئینہ اور استاد مقرر ہو گیا۔ چنانچہ سلیم مراد و انبال تیبوں کو اس کی شاگردی پر فخر حاصل تھا۔ اس کے بعد ابوالفضل دربار میں داخل ہوا۔ اور رفتہ رفتہ مقامات سلطنت کا دار و مدار اسی کی زبان پر ٹھہر گیا۔ فیضی دکن کی سفارت پر مامور ہوا اور شاہ کا میانی سے واپس آیا۔ آخر کار ۹۶۷ء میں بعارضہ درد و دق انتقال کیا۔ ابتدا میں مشہور تخلص کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں فیضی رکھا۔ چار ہزار چھ سو کتا بو کی صحت کی طبی جو بعد وفات اکبری کتب خانہ میں داخل ہو گئیں۔

تصفیات میں ایک دیوان ہے جس کا نام تاثیر الصبح ہے۔ اس کو خود فیضی نے مرتب کیا تھا جس میں ۹ ہزار اشعار ہیں ۹۵۹ء میں جب کشمیر کی تہم سر ہوئی تو بادشاہ گلگشت کو پہنچے اس وقت فیضی نے یہ قصیدہ پڑھا۔ جو داخل انصاب ہے۔ عربی نے بھی کشمیر پہنچ کر تیس روز کا قصیدہ لکھا۔ ہے جبر کا مطلع یہ ہے۔

سحر نوید رسائی قاصد سلیمانی

گر مرغ کباب است کہ بال بال و پر آید

مگر عربی نے مضامین چنانچہ دہار میں بلند پروازی اور فنی آفرینی کی ہے۔ فیضی کا قصیدہ دیکھو

تو تمام مضامین عالیہ کی تصویر ہے۔ دوسری کتاب انشاء نے فیضی ہے جس میں اکثر غرضدائیں ہیں۔ ۹۹۹ میں حکم اکبری خمسہ نظامی کے مقابلے پر ذیل کی کتابیں نظم کی ہیں۔ مخزن اسرار نظامی کے جواب میں مرکز اور ادارہ ہے۔ خسرو شیریں پر سلیمان و بلقیس ہے۔ سیلے مجنوں پر نعل و سن لکھی۔ اور بہت پیکر بہت کشور کو نظم کیا۔ سکندر نامہ۔ محراب اکبر نامہ لکھا۔ مگر ابو الفضل نے ختم کیا۔ ابو الفضل کے قول کی بنا پر کل پچاس ہزار طے ہیں۔ اگرچہ مرتب کرتے وقت اتنے ہی اشعار دیباہ و کر سیدے۔ ایک کتاب لیامادی علم حساب میں ہے جس کو سنسکرت سے فارسی لباس پہنایا ہے۔ مہا بھارت کا ترجمہ بھی شروع کیا تھا مگر ادھورا رہ گیا۔ بھاگوت اور اتھروان وید کو بھی فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ مگر دستیاب نہیں ہوتا۔

یہ بھی شہور ہے کہ فیضی عالم شباب میں بنارس پہنچا اور کسی بڑے گنواں پنڈت کی خدمت میں ہندو مت پر رہا جب سنسکرت تحصیل کر چکا تو رخصت کے وقت راز کھولا۔ اور غفو تفسیر چای اس نے افسوس کیا۔ مگر اسکی ذہانت اور قابلیت سے خوش تھا۔ عہدے لیا کہ گاتیر کیا ستوا و چاروں وید بھاشا یا فارسی میں مکرنا ۱۸۸۳ء میں تفسیر سواطع الانعام لکھی۔ ۵۰ ہجری کی کتاب اور قرآن کی تفسیر اور کل بے نقص۔ اس میں ایک ہزار بیت کا دیباچہ لکھا ہے۔ میر حیدر معالی کا شانی نے اس کی تاریخ سورہ اخلاص سے نکالی جس پر فیضی نے دس ہزار روپے انعام دیے شگفتہ مزاج خوش طبع اور آرائش محفل تھا۔ اس کا کلام فہم الہیہ کی جان ہے اور حالات روزمرہ کی تصویر ہے۔ ہم اس موقع پر شہنوی علیہ السلام بلقیس کے اشعار دیباچہ نظر کرتے ہیں۔ جو قبل کی زبان زد ہیں۔ اشعار

الہی بردہ تقدیس بکشا ہے	سلیمانے مرا بلقیس بہنا ہے
دریں بخت نہ ناقوس جویاں	زبانے وہ مرا قدوس گویاں
حصار قدس را نگر مہناست	ہر گنگہ سر ہا در گنگہناست
ہمہ ذرات در تقدیس و تحلیل	مرا لب پیرا فصول عزراں

چہ سازم بابتاں پیوند دارم
پر ی در شہر دلی در بند دارم
بلاست ہست کس جان من نیست
کہ دیو نفس در فرمان من نیست
بتان ہند تبسم گستند
ہر سویم دودھ زنا رستند
درین شہد غفلت ہر کہ تن داد
نگین دل بدست اہرین داد
دل من بابتاں آذری چند
سلیماں گرفتار پری چند
چنانم از ہندی در دہ آواز
کہ آید بد بد شو تم بپڑاز

الوفضل

یہ شیخ مبارک کا دوسرا فرزند فاضلی کا چھوٹا بھائی ہے۔ اس کا سلسلہ نسب بھی یہی ہے۔ یعنی شیخ مولیٰ پانچویں پشت میں ان کے دادا تھے۔ جو این علاقہ سیستان میں جا بے تھے۔ دسویں صدی کے شروع میں ان کے دادا شیخ خضر کو آرزو ہوئی کہ ہندوستانی اولیا کو بھی دیکھیں۔ چنانچہ رشتہ داروں سمیت ناگور علاقہ اجیر میں پہنچے۔ یہاں ۹۱۱ھ میں شیخ مبارک پیدا ہوئے۔ اور بہت جلد علوم معقول و منقول میں بہرہ کامل حاصل کیا۔ اور ہر ناگور میں و با پہلی۔ اور تحصیل علم کا شوق و انگیزہ ہوا۔ تو گجرات پہنچے۔ اور آخر کار آگرے میں آکر سکونت اختیار کی۔ شیخ مبارک کے آٹھ فرزند تھے نور چار و خضر تھیں۔ جسکے نام یہ ہیں۔ ابو الفیض فاضلی (۱) ابو الفضل (۲) ابو البرکات (۳) ابو الحیر (۴) ابو المکارم (۵) ابو تراب (۶) ابو حامد (۷) ابو راشد آخر کے دونوں بھائی کنیرا دے تھے۔

ابو الفضل ۹۵۷ھ میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ مگر ذہین و ذکا کا کیا قصداں ہے۔ سو ابرار کی طر میں باتیں کرنے لگا۔ اور پانچ برس کا ہوا تو معاملات کو سمجھنے لگا۔ پندرہ برس میں تو اپنے والد ماجد شیخ مبارک سے کل علوم تحصیل کر لیے۔ ۲۰ برس کی عمر میں دربار آبروی کی شرکت نصیب ہوئی۔ اور آیت الکرسی اور سورہ فتح کی تفسیر پیش کی۔ اس سے پیشتر کا زمانہ

افلاس سے بسر ہوا تھا۔ پہلے پہل دارالانشاء کی خدمت سپرد ہوئی۔ پھر تاریخ و معانی کی سلطنت لکھنے کا حکم دیا گیا۔ رفتہ رفتہ مشیر خاص ہو گئے، اور فتح دکن پر مامور ہوئے۔ جہاں اقبال اکبری سے فتوحات نمایاں کیں مگر واپسی پر قتل ہوا۔ جس کا سبب یہ تھا کہ انہی دنوں میں جہانگیر نے بغاوت کی اور اکبر نے اس معاملے کی خبر ابو الفضل کو بھیجی۔ شاہزادے نے خیال کیا کہ اگر ابو الفضل باپ سے ملا تو اور میری چغلیاں کھائے گا۔ بہتر یہ کہ دکن سے واپسی پر قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ ہندیلہ راجپوت نے سنگھ دیو کو لکھا کہ جب اوجھڑیہ گزرسے تو قتل کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ۵۲ برس چند ماہ کی عمر تھی کہ دنیا سے رخصت ہوا۔ اس کی قبر انری میں موجود ہے۔ جو گوالیار سے پانچ پچھ کو س کے فاصلہ پر ہے۔

تقیقات میں سے اکبر نامے کی آخری جدولیں جنکو نامکمل چھوڑ کر تبراہیابی حل ہوا تھا مکمل کیں (۱) اکبر نامہ (۲) جس کا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے (۳) سلطنت سلطانی بادشاہ ابو الفضل (۴) رقصات ابو الفضل (۵) کشکول یا ثروت یک (۶) جامع الاسماء (۷) رزم نامہ جو مہاجرات پر دیا ہے کے طور سے لکھا تھا۔

ایک فرزند عبدالرحمن نامی تھا جس کو جہانگیر نے دو ہزاری سندھ دیا تھا۔ ابو الفضل عالم کامل اور زیر دست، الشاہیر و الزخا، معاملات سیاست میں شاہانہ و مہارت رکھتا تھا۔ سلطنت خلیفہ میں آئی، ایسا سیاست دان شخص نہیں مگر وہ جہاں شمشیر اکبری اپنا سکہ جما سکی۔ وہاں اس کی فتح و ترقی سے دولت ہنسنا کوں نہ ملے۔

حساب شمسی ماہوار

تحويل آفتاب۔ آفتاب کا ایک برج سے دوسرے برج میں داخل ہونا۔ تحويل آفتاب کہلاتا ہے۔
 فروردیں۔ یساکھ یا جنوری۔ ۱۴ دن تک آفتاب برج حمل رہتا ہے۔
 اردی بہشت۔ چیتھ یا فروری۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج ثور میں رہتا ہے۔
 خرداد۔ اساتھ یا مارچ۔ ۳۲ دن تک آفتاب برج جوزا میں رہتا ہے۔
 تیر۔ ساون یا اپریل۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج سرطان میں رہتا ہے۔
 مرداد۔ بھادون۔ مئی۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج اسد میں رہتا ہے۔
 شہر پور۔ اسون۔ جون۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج سنبلہ میں رہتا ہے۔
 مہر۔ کاتک۔ جولائی۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج میزان میں رہتا ہے۔
 آبان۔ گھر۔ اگست۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج عقرب میں رہتا ہے۔
 آذر۔ پوہ۔ ستمبر۔ ۲۹ دن تک آفتاب برج قوس میں رہتا ہے۔
 دے۔ مانگھ۔ اکتوبر۔ ۲۹ دن تک آفتاب برج جدی میں رہتا ہے۔
 بہمن۔ پھانگن۔ نومبر۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج حوت میں رہتا ہے۔
 اسفند یا رچیت۔ دسمبر۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج دلو میں رہتا ہے۔

حساب ماہ قمری و راج

ہر ماہ کی یکم۔ فروردین بہمن۔ اردی بہشت۔ شہر پور۔ اسفند یا رچیت۔ خرداد۔ مرداد۔
 بیادری۔ آذر۔ آبان۔ خرداد۔ ماہ۔ تیر۔ گروش۔ دی۔ مہر۔ گروش۔ شہر۔
 فروردین۔ بہرام۔ رام۔ دیادری۔ دیادری۔ دین۔ ۲۵۔ اردی۔ ۲۵۔ اشاد۔ ۲۵۔ آسمان۔ ۲۵۔
 زیادہ۔ ۲۵۔ یا اسفند۔ ۳۰۔ ایزان۔ ۳۰۔ روز۔ ۳۰۔ شب۔

نمبر شمار	کتاب عربی اور کتب منشی فاضل	تشریح امتحانات	نمبر شمار
۱	اُردو ترجمہ بی۔ اے کو رس عربی جدید	مشتملہ امتحانات بی اے منشی فاضل	۱
۲	اُردو ترجمہ انٹر میڈیٹ کو رس عربی جدید	امتحانات ایف اے مولوی منشی عالم	۲
۳	اُردو ترجمہ عربی کی چوتھی دہرہ حصہ (مع ترجمہ اُردو و عربی مع سوالات و جوابات)	خلبانے انٹرنل کے لئے	۳
۴	اُردو ترجمہ عربی کی تیسری جس میں کئی سوالات کے جوابات اور عربی ترجمے موجود ہیں۔	سوم مڈل کے لئے	۴
۵	اُردو ترجمہ عربی کی دوسری جس میں کئی سوالات کے جوابات اور قواعد عربی کا خلاصہ موجود ہے۔	دوم مڈل کے لئے	۵
۶	اُردو ترجمہ عربی کی پہلی جس میں کل اُردو جملوں کی عربی اور فرہنگ لفظ موجود ہے۔	دوم مڈل کے لئے	۶
۷	اُردو ترجمہ اخلاق حبانی (جس کے ایک صفحہ پر چار عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اُردو ترجمہ آخر میں کل کتاب کا خلاصہ اور فرہنگ لفظ اور نو سو سو کے سوالات مع جوابات)	مشتملہ امتحان منشی فاضل	۷
۸	اُردو ترجمہ دفر اول ابو الفضل جس کے ایک صفحہ پر چار عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اُردو ترجمہ فرہنگ لفظ۔	امتحان منشی فاضل کے لئے	۸
۹	اُردو ترجمہ دفر سوم ابو الفضل جس کے ایک صفحہ پر چار عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اُردو ترجمہ فرہنگ لفظ۔	ایضاً	۹
۱۰	اُردو ترجمہ دفر چہارم ابو الفضل جس کے ایک صفحہ پر چار عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اُردو ترجمہ فرہنگ لفظ۔	لاہوری کے لئے	۱۰

شرح کتب اردو	خلاصہ کتب تواریخ و جغرافیہ
۱- خلاصہ کتاب آب و ہوائ (آزاد دہلوی)	۱۱۲ خلاصہ تاریخ ہند مع نقشہ جات حصہ اول
۲- امتحانی مقامات و شرح نصاب اردو	۱۹ مصنفہ نولٹن صاحبہ وچو دہری عبدالمجید صاحب۔
۳- مع فرہنگ الفاظ و حالات مصنف۔	۱۰۶ خلاصہ حصہ دوم مع نقشہ جات۔
۴- امتحانی سوالات و شرح انتخابات قناردو	۱۱۲ خلاصہ تاریخ ہند مع نقشہ جات حصہ اول
۵- مع فرہنگ الفاظ و حالات مصنفین۔	۱۹ مصنفہ امی داس ڈن و جی رام صاحب۔
۶- امتحانی مقامات و شرح قناردو و دہلوی	۱۰۶ خلاصہ حصہ دوم مع نقشہ جات۔
۷- مع فرہنگ و حالات مصنفین۔	۱۲ خلاصہ زندگی - روشنی - صفائی - با سوالات
۸- امتحانی مقامات و شرح اردو کورس و دہلوی	۶ و جوابات مکمل قابل دید۔
۹- مع فرہنگ الفاظ و حالات مصنفین۔	۱۰۰ خلاصہ جغرافیہ عالم حصہ دوم مع نقشہ جات
۱۰- امتحانی مقامات و شرح اردو کورس و دہلوی	۶ مصنفہ نولٹن صاحبہ وچو دہری لال صاحب۔
۱۱- مع فرہنگ الفاظ و حالات مصنفین۔	۱۹ خلاصہ جغرافیہ عالم حصہ دوم مع نقشہ جات
۱۲- امتحانی مقامات و شرح اردو کورس و دہلوی	۱۰۶ نولٹن صاحبہ وچو دہری لال صاحب۔
۱۳- مع فرہنگ الفاظ و حالات مصنفین۔	۶ خلاصہ جغرافیہ یورپ و شمالی امریکہ مع نقشہ جات
۱۴- خلاصہ منہاج القواعد عن جوابات یونیورسٹی	۱۹ مصنفہ امی داس ڈن و جی رام صاحب۔
۱۵- خلاصہ فضل التواضع بطور سوال و جواب۔	۱۰۶ جغرافیہ ایشیا و جنوبی براعظم کا خلاصہ
۱۶- ساتویں قصبائی کی شرح اور امتحانی مقامات	۱۰۶ نقشہ جات مختلفہ نامہ زمین و آب و ہوا
۱۷- مع فرہنگ الفاظ و حالات مصنفین۔	
۱۸- چھٹی قصبائی کی شرح اور امتحانی مقامات	
۱۹- خلاصہ کاپتہ منہجر دفتر قتل و قتل کی شرح و دوا	

ہدایت

ہر ایک کتاب کی قیمت علاوہ اخراجات ڈاک اور محصول ورنہ کی گئی ہے۔

